Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد بن ابی وقاص

سعد بن ابی وقّاص کا حقیقی چہرہ

تاریخ کے آئینہ میں

jabir.abbas@yahoo.com

تالیف

محمد محسن طبسی

ترجمہ

سید غافر حسن رضوی "چھولسی"

ناشر: ابوطالب انٹر نیشنل اسلامک انسٹی ٹیوٹ لاھور پاکستان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مشخصات کتاب

نام کتاب:...............	سعد بن ابی وقاص کا حقیقی چہرہ، تاریخ کے آئینہ میں
تالیف:................	شیخ محمد محسن طبسی
ترجمہ..................	سید غافر حسن رضوی ''چھولسی''
صفحات:.................	۲۶۶
تعداد:..................	۵۰۰۰
طباعت:................	اپریل ۲۰۱۴ء
پیشکش:.................	شعور ولایت فاؤنڈیشن (لکھنؤ)
ناشر:....................	ابوطالبؑ انٹرنیشنل اسلامک انسٹی ٹیوٹ لاہور پاکستان

ملنے کے پتے:

۱۔ جامعہ شیر شاہ اینڈ ابوطالبؑ اسلامک انسٹی ٹیوٹ محبّ پور سادات، لاہور (پاکستان)

۲۔ قرآن وعترت فاؤنڈیشن ممبئی (ہندوستان) +919167051314

۳۔ شعور ولایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ (ہندوستان) +919044865176

۴۔ جامعہ رضویہ، چھولس سادات ضلع جی بی نگر (ہندوستان) +919720023544

۵۔ شائقین حضرات ہماری سائٹ پر بھی مراجعہ کر سکتے ہیں:

www.shaoorewilayat.com

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد بن ابی وقاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عرض ناشر

اسلام نے آراء ونظریات میں اختلاف سے منع نہیں کیا ہے بلکہ ایسے اختلافات مذموم ہیں جن سے تنازعے کھڑے ہوجاتے ہیں امت گروہوں میں بٹ جاتی ہے اوراختلاف وتفرقہ پیدا ہوتا ہےلیکن علمی ماحول میں رہ کرعلمی گفتگو میں کوئی عیب بھی نہیں ہے تا کہ نوجوان نسل تاریخ اسلام اورتاریخی شخصیات سے آگاہ ہوسکے۔

آج عالم اسلام میں ایک نام نہاد گروہ یہ بات باور کروانے کے درپے ہے کہ صحابہ اوراہل بیت رسولؐ کے درمیان دوستانہ تعلقات تھے اوراصحاب پیغمبرؐ کے درمیان خلافت کے موضوع پرکوئی جنگ وجدال نہیں ہوا جبکہ یہ سب باتیں حقیقت سے بہت دور ہیں اوراس بات کا گواہ سعدبن ابی وقاص کا وہ رویّہ ہے جواس نے خلفاء اور بالخصوص امام علیؑ کے زمانے میں اپنایا اورپھر خلافت امیرالمؤمنین علیہ السّلام کے زمانہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برحق خلیفہ وجانشین کی بیعت کرنے سے انکار کرکے اپنا کرداروا‌ضح کردیا۔

زیرنظرکتاب((**سعدبن ابی وقاص**)) عزت مآب محمد محسن طبسی مدظلہ کی محققانہ تالیف جس کوبرادرعزیزعالیجناب سید غافر حسن رضوی صاحب نے ترجمہ کے سانچے میں ڈھالا۔خداوندمتعال ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اورقارئین کرام کواس کتاب کے مطالعہ سے زیادہ سے زیادہ علمی فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

والسّلام

ناظم حسین اکبر (بانی ادارہ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست

عرض ناشر.......... ۴
فہرست.......... ۵
مقدمۂ مؤلف.......... ۱۹
حرف دل مترجم.......... ۲۲

پہلا حصہ

سعد بن ابی وقاص، پیغمبر اکرمؐ کے عہد میں

پہلی فصل: ہجرت سے قبل

سعد کا تعارف.......... ۲۵
سعد کا اسلام.......... ۲۷
سعد کا مشغلہ.......... ۲۹
مادر سعد کی ناراضگی.......... ۲۹
اپنی ماں کے ساتھ سعد کی بدسلوکی.......... ۳۰
پہلی بار مشرکین سے سعد کی ملاقات.......... ۳۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کے ہاتھوں بہائے گئے خون کی عکاسی.................................۳۱
اس خون کے بارے میں تحقیق.................................۳۱
پہلا اعتراض.................................۳۱
دوسرا اعتراض.................................۳۲
سعد کا لات وعزیٰ کی قسم کھانا.................................۳۳
اس واقعہ کی عکاسی.................................۳۴

دوسری فصل: ہجرت کے بعد

ہجرت کے پہلے سال

عقد اخوت.................................۳۵
سعد، عبیدہ بن حارث کے گروہ میں.................................۳۵
واقعہ کا ردّ عمل.................................۳۶
واقعہ کی تحقیق.................................۳۶
سعد کی ناکامی.................................۳۷
سعد اور خبر گیری.................................۳۸

ہجرت کے دوسرے سال

حضرت علیؑ کی شادی میں سعد کا کردار.................................۳۸
جنگ بدر میں سعد کی موجودگی.................................۳۸
سعد کا لالچ، آیۂ نفل کے نزول کا باعث.................................۳۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کا، پیغمبر اسلاؐم پر اعتراض.. ۴۲

ان دو واقعات کا ردّ عمل... ۴۲

اعتراض و جواب.. ۴۳

ہجرت کے تیسرے سال

سعد جنگ احد میں... ۴۴

میدان جنگ میں سعد کا کردار.. ۴۴

سعد کا میدان جنگ سے فرار ہونا.. ۴۵

سوال سر اٹھانے والے مقامات.. ۴۸

سعد کے فرار کی عکاسی.. ۵۰

سعد کے حق میں پیغمبرؐ کی دعا.. ۵۰

اس واقعہ کا ردّ عمل.. ۵۱

اس دعا کی تحقیق.. ۵۱

حدیث کی سند پر تبصرہ... ۵۱

پہلی روایت... ۵۲

دوسری روایت.. ۵۴

تیسری روایت.. ۵۵

چوتھی روایت... ۵۵

روایت کی دلالت پر تبصرہ.. ۵۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہجرت کے چوتھے سال

سعد، آیۂ خمر کے نزول کا باعث.......۵۸
اس واقعہ کا ردّ عمل.......۶۰

ہجرت کے پانچویں سال

سعد اور جنگ خندق.......۶۱

ہجرت کے چھٹے سال

سعد صلح حدیبیہ کے گواہ.......۶۲

ہجرت کے ساتویں سال

پیغمبرؐ کا پیغام، خیبری یہودیوں کے نام.......۶۲
سعد اور جنگ خیبر.......۶۳

ہجرت کے نویں سال

سعد اور آیۂ نجویٰ.......۶۴
روایت پر تبصرہ.......۶۵
روایت کی سند پر تبصرہ.......۶۵
روایت کی دلالت پر تبصرہ.......۶۶

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہجرت کے دسویں سال

سعد کی بیماری... ۶۸
سعد، غدیر خم میں... ۶۹
مخالفت کرنے والے صحابہ کے حق میں پیغمبرؐ کی بددعا............................. ۷۱
سعد کی خصوصیتیں... ۷۲
سعد کا پیغمبرؐ کی بے احترامی کرنا.. ۷۲
سعد کا مولا علیؑ کی برائی کرنا.. ۷۳
پیغمبرؐ کا سعد کو اسراف سے روکنا.. ۷۴
حالت احرام میں سعد کی نغمہ سرائی.. ۷۴
کیا پیغمبرؐ کو اس بات پر فخر تھا کہ سعد، آپ کے ماموں ہیں؟.................... ۷۴
روایت کی سند پر تبصرہ.. ۷۵
روایت کی دلالت پر تبصرہ... ۷۸
پہلا اعتراض... ۷۸
دوسرا اعتراض.. ۷۸
تیسرا اعتراض... ۷۹
کیا سعد جنتی ہیں؟.. ۷۹
روایت کی سند پر تبصرہ.. ۸۰
پانچوں روایتوں کا ضعف.. ۸۱
پہلی روایت.. ۸۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری اور تیسری روایت..۸۱
چوتھی روایت..۸۲
پانچویں روایت..۸۲
پہلا اعتراض..۸۲
دوسرا اعتراض..۸۳
روایت کی دلالت پر تبصرہ..۸۳
سعد کی خصوصیات..۸۴
فصل کا لب لباب..۸۵

دوسرا حصہ

سعد بن ابی وقاص خلفاء ثلاثہ کے زمانے میں

پہلی فصل: ابوبکر کے زمانے میں

سعد اور سقیفہ کی خلافت..۸۹
ابوبکر کا زمانہ..۹۱
فصل اول کا لب لباب..۹۲

دوسری فصل: خلیفۂ ثانی کے زمانے میں

سعد اور کامیابیاں..۹۳
سعد اور کوفہ..۹۳
سعد اور کوفہ کی تعمیر..۹۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد والی کوفہ..۹۴
خلیفہ کے گماشتوں کا سعد کے دروازے کو آگ لگانا..........................۹۴
سعد کا ظلم وستم..۹۵
بخشش وعطا کے مقابل حمد وثنا..۹۶
اہل کوفہ کی شکایت اور سعد کی معزولی..۹۷
سعد کی بددعا..۹۸
روایت پر تبصرہ..۹۹
سُبکی کی بیہودہ تاویل..۱۰۰
روایت پر تبصرہ..۱۰۱
سعد کوفہ سے معزولی کے بعد...۱۰۳
سعد کے مال کی تفتیش..۱۰۳
سعد کا لالچ..۱۰۳
یاددہانی...۱۰۵
حکم پیغمبرؐ سے سعد کی سرپیچی...۱۰۵
اس روداد کا ردّ عمل..۱۰۶
سعد سنت خلیفہ کو نافذ کرنے والے..۱۰۶
سعد اور دلخواہ کمیٹی..۱۰۷
خلافت سعد کے متعلق خلیفہ کا نظریہ..۱۰۹
خلیفہ کی وصیت سعد کے نام...۱۱۱
کمیٹی کے افراد سے امام (علیؑ) کا اتمام حجت...................................۱۱۲

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عام اتمام حجت............۱۱۲
خاص اتمام حجت............۱۱۳
خاص اتمام حجت میں سعد کا کردار............۱۱۴
بیہودہ تہمت............۱۱۶
سقیفہ میں امامؑ کا سعد پر تبصرہ............۱۱۷
امامؑ کے تبصرہ کا تحقیقی جائزہ............۱۱۷
لفظ"لضغنه" کے بارے میں بحث............۱۱۸
تبصرہ............۱۱۸
پہلا نظریہ............۱۲۱
دوسرا نظریہ............۱۲۲
تیسرا نظریہ............۱۲۳
ابن ابی الحدید اور محقق شوشتری کے دلائل کی وضاحت............۱۲۷
محقق شوشتری کے استدلال کی وضاحت............۱۲۹
تبصرہ............۱۲۹
ابن ابی الحدید کی دلیل پر تبصرہ............۱۲۹
محقق شوشتری کے دلائل پر تبصرہ............۱۳۰
تیسری دلیل پر تبصرہ............۱۳۰
چوتھی دلیل پر تبصرہ............۱۳۱
سرچشمۂ اعتراض............۱۳۲
پانچویں دلیل پر تبصرہ............۱۳۸

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعتراض.......... ۱۴۰
اعتراض کا جواب.......... ۱۴۱
لب لباب.......... ۱۴۱

تیسری فصل: عثمان کے زمانے میں

سعد کا دوبارہ گورنر بنایا جانا.......... ۱۴۵
سعد کی گورنری کے بحال ہونے کا سبب.......... ۱۴۵
ان دونوں نظریات کی سند.......... ۱۴۶
روایتوں پر تبصرہ.......... ۱۴۷
روایت طبری پر تبصرہ.......... ۱۴۷
روایت واقدی پر تبصرہ.......... ۱۴۹
بحث کا نتیجہ.......... ۱۵۰
کوفہ کی گورنری سے معزولی.......... ۱۵۱
سعد کی خودسری، معزولی کا باعث.......... ۱۵۲
سعد کی خودسری، کوفہ میں اختلاف کا سبب.......... ۱۵۳
ان دو واقعات کا ردّ عمل.......... ۱۵۳
سعد کے ذریعے راز کا فاش ہونا.......... ۱۵۴
مذکورہ جملہ کی تحلیل.......... ۱۵۵
امیرالمومنین علیؑ کے مقابل سعد کی حیثیت.......... ۱۵۶
سعد مال جمع کرنے کی منزل میں.......... ۱۵۹

سعد بن ابی وقاص
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن خلدون کی گفتار........۱۶۱
ابن خلدون کے بیان پر تبصرہ........۱۶۲
ابن خلدون کی پہلی دلیل........۱۶۲
ابن خلدون کی دوسری دلیل........۱۶۲
ابن خلدون کی تیسری دلیل........۱۶۲
عثمان کے محاصرہ میں سعد کا کردار........۱۶۳
عثمان کا دفاع اور ان کی حفاظت........۱۶۳
۱۔ بلوائیوں کا سعد سے مدد چاہنا........۱۶۳
۲۔ جناب عمار کے ساتھ سعد کا برتاؤ........۱۶۴
۳۔ مولا علیؑ کے ساتھ سعد کی تند خوئی........۱۶۵
۴۔ امامؑ کی گفتگو، سعد کے ساتھ........۱۶۶
سعد قتل عثمان کے دوران........۱۶۶
قاتلین عثمان کے متعلق سعد کا رویہ........۱۶۸
بحث کا لب لباب........۱۶۹

چوتھی فصل: امیر المومنینؑ کے زمانے میں

لوگوں کے گمشدہ امام کی رہبری........۱۷۱
سعد کی خدمت میں خلافت کا پیش کیا جانا........۱۷۱
روایت کی دلالت پر تبصرہ........۱۷۲
سند روایت پر تبصرہ........۱۷۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لوگوں کا سعد کی جانب نہ آنا............۱۷۴
امام علیؑ کی بابت سعد کی رفتار............۱۷۴
۱۔امامؑ کی بیعت نہ کرنا............۱۷۴
ابن عبدربہ کا بیان............۱۷۵
روایت پر تبصرہ............۱۷۶
بعض متعصبین کی ناجائز تاویل............۱۷۷
دمیری کا بیان............۱۷۸
ابن خلدون کا بیان............۱۷۹
روایت پر تبصرہ............۱۷۹
۲۔امام علیؑ کی بیعت میں سعد کی تاخیر............۱۸۰
بیعت میں تاخیر کا سبب............۱۸۲
۳۔سعد کا جنگوں میں علیؑ کا ساتھ نہ دینا............۱۸۲
سعد اور جنگ جمل............۱۸۳
سعد اور جنگ صفین............۱۸۴
سعد اور حکمیت............۱۸۸
اس بحث کا لب لباب............۱۸۹
سعد اور جنگ نہروان............۱۹۰
سعد کا بہانہ............۱۹۱
دو نکتے............۱۹۳
سعد کی کنارہ کشی کا سبب، محبت خلافت............۱۹۶

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کے حسد کا سبب ۱۹۸
سعد کی کنارہ کشی کا تحقیقی جائزہ ۲۰۲
پیغمبر اسلامؐ کے کلام میں ۲۰۲
مولا علیؑ کے کلام میں ۲۰۲
امام حسنؑ کے کلام میں ۲۰۶
صحابہ کرام کے کلام میں ۲۰۷
سعد کا اظہار ندامت ۲۰۸
متعصب مورخین کے نظریہ پر تبصرہ ۲۰۸
شیعہ علماء کا نظریہ ۲۱۱
سعد کی زبانی علیؑ کے فضائل ۲۱۲
حدیث غدیر ۲۱۲
حدیث منزلت ۲۱۳
حدیث "سدالابواب الا باب علیؑ" ۲۱۶
حدیث "اول من اسلم علیؑ" ۲۱۷
حدیث کساء ۲۱۷
حدیث "من اذی علیاً" ۲۱۸
حدیث علَم، منزلت اور مباہلہ ۲۱۸
بحث کا لب لباب ۲۱۹

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسرا حصہ

سعد بن ابی وقاص کا انجام

پہلی فصل: معاویہ کی بادشاہت کے دوران

معاویہ کے ہاتھوں پر بیعت...۲۲۳

خلیفۂ ثانی کی سنتوں کی مخالفت کرنا...۲۲۳

معاویہ کے ساتھ رویہ...۲۲۵

سعد کے ذریعہ معاویہ کا مذاق اڑایا جانا...۲۲۵

معاویہ کے ذریعہ سعد کا مذاق اڑایا جانا...۲۲۵

قابل توجہ نکتہ...۲۲۹

سعد کو امارت مدینہ کی پیشکش...۲۳۰

قبول یا تردید؟...۲۳۰

دوسری فصل: سعد کا انجام کار

سعد کی وفات...۲۳۱

سعد کی وفات کا سبب...۱۳۲

مروان کا نماز جنازہ پڑھانا...۱۳۳

اولاد حاسد...۱۳۳

محمد بن سعد...۲۳۴

عمر بن سعد...۲۳۴

حسن ختام...۲۳۷

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلاصہ.......... ۲۳۹
لب لباب.......... ۲۳۹
حرف آخر.......... ۲۴۳
منابع وماخذ.......... ۲۴۵

☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد بن ابی وقاص

مقدمۂ مؤلف

فارسی کا مشہور محاورہ ہے: ”عمارت های بزرگ را از سایه شان و مردان بزرگ را از تعداد دشمنان شان می توان شناخت“

یعنی بڑی عمارتوں کو ان کے سائے کے ذریعہ اور بڑی شخصیتوں کو ان کے دشمنوں کی تعداد کے ذریعہ پہچانا جا سکتا ہے۔

ائمہ معصومینؑ کی معرفت حاصل کرنے کا بھی ایک بہترین ذریعہ ان ہستیوں کے دشمنوں کی شناخت ہے، چونکہ ان کے دشمنوں کی حقیقت جاننے کے بعد معصوم اماموں کی ایک حد تک معرفت حاصل ہو جائے گی۔

ہمارے مولا و آقا حضرت علی علیہ السلام جو جبین عالمین پر غازہ کی مانند نمایاں ہیں آپ کی ذات گرامی بھی دشمنوں کے وجود سے محفوظ نہ رہ سکی اور ہر شخص نے اپنی استطاعت کے مطابق حضرتؑ سے دشمنی نبھائی، آپ کے دشمنوں میں سے ایک انتہائی شدید دشمن ”سعد بن ابی وقاص“ نامی شخص تھا جس کا تذکرہ مختلف کتابوں میں مرقوم ہے۔

البتہ اس عنوان کے تحت کتابیں بہت کم ہیں کہ جن میں سعد بن ابی وقاص کے کردار کو پیغمبرؐ، خلفاء اور مولا علیؑ کی نسبت آشکار کیا گیا ہو، اور مصنفوں کے جس گروہ نے غیر مستقل طور پر سعد کا تذکرہ کیا ہے وہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے صحابہ کی مدح سرائی کی ہے، انہوں نے بھی اپنے مخصوص معیار کے مطابق سعد کی زندگی کے بعض گوشوں کی جانب اشارہ کیا ہے اور بہت بڑا سورما، بہادر اور ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنھیں جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ جب ہم تاریخی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو حقیقت سامنے آجاتی ہے اور صحابہ کے مداحوں کے خودساختہ فضائل سے پردہ اٹھ جاتا ہے۔

اس نوشتہ کا مقصد، اہل سنت کی مشہور و معتبر کتابوں کے ذریعہ سعد بن ابی وقاص کی زندگی کو بیان کرنا ہے۔

سعد کی زندگی میں بہت سے نشیب و فراز پائے جاتے ہیں، بالخصوص مولا علیؑ سے اختلاف بالکل عیاں ہے، اور شاید اصحاب کے مداحوں کا سعد کی زندگی کے بعض پہلوؤں کو بیان کرنے کا بھی یہ مقصد ہو کہ مولا علیؑ کے ساتھ اختلاف نمایاں نہ ہو اس لئے کہ سعد، قتل عثمان کے بعد خلافت کا دعویٰ کر بیٹھے تھے اور مولا علیؑ سے روگرداں ہو گئے تھے۔

چند لطیف نکتے:

۱۔ جیسا کہ بیان کیا گیا کہ اس نوشتہ کا اصلی مقصد؛ اہل سنت کی معتبر کتابوں سے زندگانی سعد کی حقیقی عکاسی کرنا ہے۔

۲۔ اس کتاب کے تمام مطالب اہل سنت کی معتبر تاریخی، حدیثی، تفسیری و رجالی کتابوں سے لئے گئے ہیں۔

۳۔ بعض ایسے حادثے جن کو سنی کتابوں نے مکمل طور پر بیان نہیں کیا، ان میں شیعہ کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔

۴۔ یہ نوشتہ تین حصوں پر مشتمل ہے: الف) سعد پیغمبر اسلامؐ کے زمانہ میں، ب) سعد خلفاء کے دور میں، ج) سعد کا انجام۔

میں بندۂ حقیر سراپا تقصیر آیۃ اللہ ہادی معرفت، آیۃ اللہ غلام رضا، حجۃ الاسلام

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مہدی پیشوائی، جواد سلیمانی، علامہ نجم الدین طبسی جیسی ہستیوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھ حقیر کی زحمت کو سراہا، تنقید کی اور اشاعت میں تعاون بھی کیا۔

چونکہ یہ بالکل نیا کام چھیڑا گیا ہے لہٰذا یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ نوشتہ غلطیوں سے محفوظ ہے بلکہ میں آپ حضرات کی تنقید کا پر جوش استقبال کروں گا۔

خداوند عالم سے دعا گو ہوں کہ ہمیں پیغمبر اکرمؐ اور ان کے خاندان پاک کی معرفت عطا فرما! اور مذہب اہل بیت علیہم السلام کی اشاعت میں گامزن فرما۔

محمد محسن طبسی

۱۳۸۵ شمسی

☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حرف دل مترجم

لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ اللَّعِیْنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، اَلسَّلَام عَلٰی اَھْلِہ وَالصَّلَاۃُ عَلٰی اَھْلِھَا وَاللَّعْنَۃُ عَلٰی اَھْلِھَا، اَمَّا بَعْدُ:

مؤلف محترم کے قول کے مطابق، اس موضوع پر یہ نئی کتاب منظر عام پر آرہی ہے لہٰذا اس میں کوتاہیوں کا پایا جانا کوئی تعجب خیز بات نہیں، میں بصد ادب ملتمس ہوں کہ آپ حضرات اس کتاب کو تنقیدی نگاہ سے پڑھیں اور بندۂ حقیر سراپا تقصیر کو اپنا بھائی سمجھ کر اپنے مفید مشوروں سے نوازیں، میں آپ کی تنقید کو داد تحسین سے تعبیر کروں گا چونکہ معصومین علیہم السلام کے اقوال زریں کے مدنظر: "اَلْمَؤْمِنُ مِرْاَۃُ الْمُؤْمِنِ" مومن مومن کا آئینہ ہوتا ہے اور آئینہ کی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ تمام دھبوں کو آشکار کر دیتا ہے اور جب تک آئینہ نہیں دیکھا جاتا وہ داغ دھبّے چہرہ پر باقی رہتے ہیں۔

چونکہ اس موضوع کے تحت ابھی تک میری نظروں سے کوئی مستقل کتاب نہیں گزری لہٰذا میں نے سوچا کہ اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تاکہ ہمارے تمام اعزاء و اقارب بھی مستفیض ہوسکیں، اوران کے لئے کچھ پوشیدہ نکتے ظاہر ہوجائیں، آخر کلام میں برادر عزیز مولانا سید شاہد جمال رضوی صاحب کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ انھوں نے اس ترجمہ میں حقیر کی بہترین رہنمائی فرمائی۔

طالب دعا: سید غافر حسن رضوی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلا حصہ

سعد بن ابی وقاص

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کے عہد میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلی فصل

ھجرت سے قبل

☆سعد کا تعارف

ان کا نام ''سعد'' تھا اور کنیت ''ابواسحاق'' تھی (۱)،ان کی تاریخ ولادت اور مکان ولادت کے بارے میں کوئی بحث نہیں کی گئی ہے،لیکن تاریخی شواہد سے یہاں تک دسترسی ہوتی ہے کہ یہ بعثت پیغمبرؐ سے تقریباً پانچ سال قبل پیدا ہوئے ہیں۔(۲)

مشہور روایات کے مطابق،بنی زہرہ نامی خاندان سے تعلق تھا،اور ان کا سلسلۂ نسب باپ کی جانب سے ''کلاب بن مرّہ'' تک پہونچتا ہے اور ماں کی طرف سے ''بنی امیہ'' تک جاتا ہے۔ان کے سلسلۂ نسب کی ترتیب کچھ اس طرح ہے:

باپ کی جانب سے:سعد بن مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرّہ۔

....

۱. سیر اعلام النبلاء: شمس الدین ذھبی، ج ۱،ص ۹۲.

۲. ایضاً: ص۹٦ و ۱۲۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماں کی طرف سے: حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔(۱)
لیکن تاریخی شواہد کے مدنظر، ان کو بنی زہرہ نامی قبیلہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اصحاب وتابعین کے درمیان بھی ان کے نسب کے سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور بعض مورخین ان کو ''بنی عذرہ'' نامی خاندان کی فرد شمار کرتے ہیں جو یمن سے تعلق رکھتا ہے، اور معاویہ نے بھی بنی عذرہ نامی قبیلہ میں شمار کیا ہے۔(۲)
اسی طرح عروۃ بن زبیر نے بھی ان کو بنی زہرہ نامی قبیلہ میں شمار نہیں کیا۔(۳)
مسعودی نے بھی اسی کی تصریح کی ہے یعنی سعد؛ بنی زہرہ سے نہیں تھے۔(۴)
ابن ابی الحدید معتزلی بھی بعض اساتذۂ تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ سعد بن ابی وقاص بنی زہرہ نامی خاندان سے نہیں تھے بلکہ بنی عذرہ خاندان سے تھے۔(۵)

....

۱. انساب الاشراف: احمد بن یحیٰ بلاذری، ج۱۰، ص۱۱؛ الطبقات الکبریٰ: محمد بن سعد، ج۳، ص۱۳۷؛ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب: ابن عبد البر قرطبی، ج۲، ص۱۷۱؛ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: عز الدین ابن اثیر جزری، ج۲، ص۲۰۹۰؛ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ج۲، ص۳۳.
۲. مروج الذھب: مسعودی، ج۳، ص۱۸.
۳. مجمع الزوائد و منبع لفوائد: نور الدین ھیثمی، ج۹، ص۲۲۶.
۴. مروج الذھب: ج۳، ص۱۸.
۵. شرح نہج البلاغہ: ابن ابی الحدید، ج۱۱، ص۶۷.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر چہ ان کے والد نام ''مالک'' تھا لیکن یہ اپنی کنیت والقاب سے پہچانے گئے مثلاً: ''ابو قاص'' ''سعد بن ابی وقاص'' اور کبھی کبھی ''سعد بن مالک'' کے نام سے جانے گئے۔

☆ سعد کا اسلام

کہا جاتا ہے کہ جس وقت سعد اسلام لائے اس وقت ان کی عمر سترہ سال تھی، اور ابوبکر کے ذریعہ اسلام لیکر آئے۔(۱)

ابوبکر کے ذریعہ سعد کے اسلام لانے کے متعلق چند نکات قابل غور ہیں:

پہلا نکتہ: طبری نے محمد بن سعد سے نقل کیا ہے کہ محمد نے اپنے والد ''سعد بن ابی وقاص'' سے ابوبکر کے اسلام کے متعلق سوال کیا کہ کیا آپ ابوبکر کے ذریعہ اسلام لائے ہیں؟ تو سعد بن ابی وقاص نے جواب دیا: نہیں... بلکہ ابوبکر تو خود پچاس لوگوں کے بعد اسلام لائے ہیں۔(۲)

محمد حنفیہ نے بھی اسی نکتہ کی جانب اشارہ کیا ہے۔(۳)

دوسرا نکتہ: تمام مورخوں اور محدثوں کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ اس ہستی کا نام ہے جو سب سے پہلے اسلام لائے، اہل سنت علماء بھی اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت

....

۱. الطبقات الکبریٰ: ج۲، ص ۱۳۹؛ تاریخ الامم والملوک: ابن جریر طبری، ج ۱، ص ۵۴۱؛ سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۹۶.

۲. تاریخ الامم والملوک: ج ۱، ص ۵۴۰؛ تاریخ الخلفاء: ابن عساکر، ص ۴۷.

۳. المصنف: ابن ابی شیبه، ج۷، ص ۲۷۲؛ الصواعق المحرقه: ابن حجر هیثمی، ص ۵۳.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ پہلے مسلمان تھے،ابن حجر عسقلانی بھی اسی کے قائل ہیں۔(۱)

تیسرا نکتہ: ابن عباس، پیغمبر اسلامؐ سے نقل کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: ''ملائکہ نے سات سال تک مجھ پر اور علی پر درود بھیجا ہے، صحابہ نے سوال کیا: اس کا سبب؟ حضورؐ نے جواب دیا: میرے ساتھ علی کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں تھا کہ جس پر درور بھیجا جا سکے (یعنی کوئی مسلمان نہیں تھا)''۔(۲)

دوسری روایت اس انداز میں نقل ہوئی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: ''چونکہ اس وقت ہمارے (میرے اور علی کے) سوا کوئی نمازی ہی نہیں تھا، فقط ہم دونوں نمازی تھے اور کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا''۔(۳)

اگر اس بات کی جانب توجہ کی جائے کہ اسلام آنے کے سات سال تک مولا علیؑ کے سوا کوئی مسلمان نہیں تھا، اور سات سال بعد ابوبکر ایمان لائے وہ بھی پچاس لوگوں کے بعد؛ اور پھر دیگر صحابہ ایمان لائے جن میں سعد بن ابی وقاص بھی شامل تھے کہ جو ابوبکر کے ذریعہ مسلمان ہوئے، اس گفتگو کے بعد کیا یہ بات تعجب خیز نہیں کہ سعد اسلام لانے والوں میں اول تھے؟۔(۴)

اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ابوبکر کا اسلام تو خود زیر سوال ہے کہ وہ سابقین اسلام میں سے تھے یا نہیں!

....

۱. الاصابة فی تمییز الصحابة: ج۲، ص۵۰۶.   ۲. تاریخ دمشق: ج۴۲، ص۳۶.

۳. کنزالعمال: متقی هندی، ج۱۱، ص۶۱۶، ح۳۲۹۸۹.

۴. اسد الغابة: ج۲، ص۲۹۰؛ سیر اعلام النبلاء: ج۱، ص۹۸؛ الاصابة: ج۲، ص۳۳.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ سعد کا مشغلہ

پیغمبر اسلامؐ کے زمانہ میں سعد بن ابی وقاص کا مشغلہ ''نیزہ بنانا'' تھا۔(۱)

☆ مادر سعد کی ناراضگی

سعد اپنے اسلام لانے کی داستان کچھ اس طرح اپنی زبانی بیان کرتے ہیں:

ایک روز میں تیر بازی کے بعد اپنے گھر واپس آیا، میں نے دیکھا کہ میری والدہ اور میرا بھائی ''عامر'' لوگوں کے ہجوم میں ہیں، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کی ماں اس بات پر بضد ہے کہ سعد اور عامر مسلمان کیوں ہوئے؟ میں نہ تو اب کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی، سعد غصہ کے عالم میں مجمع کو چیرتے پھاڑتے اپنی ماں تک پہونچے اور نہایت سخت لہجہ میں کہا: ٹھیک ہے... ہمیں منظور ہے تم دھرنا دیئے بیٹھی رہو اگر کچھ عذاب ہوگا تو میری گردن پر: ماں نے سوچا کہ یہ تو ابھی ابھی آیا ہے اس کو کیا معلوم کہ یہاں کیا ہو رہا ہے لہٰذا سعد سے پوچھا: تم یہ ذمہ داری اپنی گردن پر کیوں لے رہے ہو؟ سعد نے جواب دیا: چونکہ اگر تم کچھ کھاؤ گی نہ پیوگی تو واصل جہنم ہو جاؤ گی؛ اسی مقام پر کہا جاتا ہے کہ سورۂ لقمان کی پندرہویں آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِنْ جَاهَدَاکَ عَلَى أَنْ تُشْرِکَ بِی مَا لَیْسَ لَکَ بِهِ عِلْمٌ فَلَاتُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوفًا﴾۔(۲)

....

۱۔ حیاۃ الحیوان: دمیری، ج ۱، ص ۲۷۵۔

۲۔ الطبقات الکبریٰ: ج ۴، ص ۱۲۳۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆اپنی ماں کے ساتھ سعد کی بدسلوکی

مصعب بن سعد، سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتا ہے کہ جب میں نیا نیا مسلمان ہوا تھا تو ایک روز میری ماں نے مجھ سے کہا: ''کیا خداوند عالم نے نیکی کا حکم نہیں دیا ہے؟ خدا کی قسم! اگر تم دوبارہ کافر نہیں ہوئے تو میں نہ تو کچھ کھاؤں گی اور نہ ہی کچھ پیوں گی''۔

سعد کا بیان ہے کہ اس قسم کے بعد اگر کھانے کا وقت ہوتا تھا تو ہم اپنی ماں کا منھ ایک سخت لکڑی کے ذریعہ (زبردستی) کھولتے تھے تاکہ ان کو کھانا کھلا سکیں۔

اس وقت سورۂ لقمان کی چودہویں آیت نازل ہوئی: ﴿وَ وَصَّيْنَا الاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا﴾۔(۱)

سعد کے لہجہ سے یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے تھے خاص طور سے ''جہنم میں جاؤ''، حالانکہ اسلامی تعلیمات میں ایسا لہجہ نہیں ہے۔

یہی سبب ہے کہ سعد خود گویا ہیں کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی چار آیتیں نازل ہوئیں، جن میں سے ایک، سورۂ لقمان کی چودہویں آیت ہے۔(۲)

....

۱. جامع البیان فی تفسیر القرآن: ابن جریر طبری، ج ۲۱، ص ۸۵. النکت والعیون: ماوردی، ج۴، ص۳۳۷. معالم التنزیل: بغوی، ج۲، ص ۲۸۸. الجامع لاحکام القرآن: قرطبی، ج ۱۴، ص ۶۳. تفسیر القرآن: سمعانی، ج۴، ص ۲۳۱. الدرالمنثور: ج۵، ص ۱۶۵. الکشف و البیان: ج۷، ص ۳۱۳. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۸۶. کشف المشکل: ابن جوزی، ج ۱، ص ۲۵۲.

۲. تاریخ دمشق: ج ۲۰، ص ۳۳۱. جامع البیان: ج ۲۱، ص ۸۴. الدرالمنثور: ج۵، ص ۱۶۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ سعد کی پہلی ملاقات، مشرکین کے ساتھ

طبری رقمطراز ہیں: ''اصحاب پیغمبرؐ، نماز کی ادائیگی کی خاطر مکہ سے باہر درّوں میں جایا کرتے تھے تاکہ مشرکوں کی نظروں سے اوجھل رہیں''۔

ایک روز ایک مشرک نے دیکھ لیا اور مسلمانوں کو آزار واذیت کا نشانہ بنانے لگا اسی دوران اس مشرک پر سعد کی نظر پڑ گئی انہوں نے فوراً اونٹ کی ہڈی اٹھائی اور اس مشرک کو زخمی کر دیا اور یہ پہلا خون تھا جو اسلام آنے کے بعد بہایا گیا۔(۱)

سعد کے ہاتھوں بہائے گئے خون کی عکاسی

بعض مورخوں نے اس واقعہ کو سعد کی فضیلت شمار کیا ہے(۲) حالانکہ یہ نتیجہ صحیح نہیں ہے۔

اس خون کے بارے میں تحقیق

اس واقعہ کے مدنظر دو اعتراض سر اٹھاتے ہیں:

۱۔کیا یہ واقعہ؛ واقعاً سعد کے ہاتھوں انجام پایا ہے؟

۲۔اگر سعد کے ہاتھوں انجام پایا ہے تو کیا یہ ان کی فضیلت ہے؟

پہلا اعتراض: اسلام میں پہلا خون سعد کے ہاتھوں بہنے میں اختلاف ہے اور اکثر مورخین اس واقعہ کو کسی اور کی جانب منسوب کرتے ہیں۔

....

۱. تاریخ الامم والملوک: ج ۱، ص ۵۴۱. السیرة النبویة: ج ۱، ص ۲۸۱. المنتظم: ج ۲، ص ۵۶۹.

۲. الاصابة فی تمییز الصحابة: ج ۲، ص ۲۳. البدایة و النهایة: ج ۳، ص ۳۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن اثیر نے اس خون کی نسبت براہ راست سعد کی جانب نہیں دی ہے بلکہ "فی قول" کے ذریعہ اشارہ کیا ہے۔(۱)

اور یہ اشارہ اس بات کی علامت ہے کہ ابن اثیر خود مردّد ہیں کیونکہ دوسری روایت کے مطابق، اسلام آنے کے بعد پہلے مشرک کا قاتل "طلیب بن عمیر" تھا، اس نے جس وقت یہ سنا کہ عوف بن صبرۃ، پیغمبر اسلامؐ کو گالی دے رہا ہے تو اونٹ کی ہڈی اٹھائی اور اس کا فرکو زخمی کر دیا۔(۲)

یہ پہلا خون تھا جو اسلام آنے کے بعد بہایا گیا۔(۳)

شاید یہی وجہ ہے کہ ابن قتیبہ دینوری، ابن عبدالبر قرطبی اور شمس الدین ذہبی نے اپنی کتابوں میں اس خون کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

دوسرا اعتراض:

اگر یہ واقعہ، سعد کے ہاتھوں انجام پایا ہے تو اگر یہ سعد کی شان میں نقص نہیں تو کوئی فضیلت بھی نہیں ہے۔ سعد کا یہ کام، پیغمبر اکرمؐ اور مسلمانوں کے لئے باعث زحمت بن گیا چونکہ اس قتل کے بعد کفار و مشرکین کے ایسے سلوک سے روبرو ہونا پڑا کہ اپنی جان بچانے کی خاطر مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت لازم قرار پائی۔

....

۱. الکامل فی التاریخ: ج۲، ص ۶۰. اسد الغابة: ج۳، ص ۶۵.

۲. دوسری روایت کے مطابق گالی دینے والا "ابوجہل" تھا(سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۳۱۵).

۳. تاریخ دمشق: ج۲۲، ص ۱۹۶. الاستیعاب: ج۲، ص ۳۲۳. اسد الغابة: ج ۲، ص ۲۳۳.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس مشکل کے پیش آنے کے بعد، اس واقعہ کو فضیلت کیسے شمار کیا جا سکتا ہے؟ لیکن تعجب خیز بات یہ ہے کہ بعض مورخین نے بالکل واضح طور پر بیان کردیا ہے پھر بھی سعد کے پیروکار پہلے تو اس خون کی نسبت سعد کی جانب دیتے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس کو ان کی فضیلت شمار کرتے ہیں۔

☆سعد کا لات وعزّیٰ کی قسم کھانا

سعد ابن ابی وقاص اپنے بیٹے ''مصعب'' سے کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے دو بڑے بتوں (لات وعزیٰ) کی قسم کھائی، میرے ہم نواؤں نے مجھے ملامت کی کہ میں یہ کیا کررہا ہوں! میری زبان پر یہ بیہودہ کلمات کیسے آئے!؟۔ سعد، پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں شرفیاب ہوئے اور ماجرا بیان کیا، حضورؐ نے ان سے فرمایا: ''اس کے بعد ہمیشہ یہ فقرے کہنا: لا الله الا هو وحده لا شريك له...'' اور اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ یہ (کفرآمیز) کلمات تمہاری زبان پر نہ آنے پائیں۔(۱)

....

۱۔ تفسیر النسائی: احمد بن شعیب، ج۲، ص۳۵۵۔ سنن النسائی: ج۷، ص۷۔ سنن ابن ماجه: محمد بن يزيد قزويني، ج۱، ۶۷۸، ح۲۰۹۷۔ مسند احمد بن حنبل: ج۱، ص۱۸۳۔ المصنف: ابن ابی شيبة، ج۳، ص۴۸۱۔ الاحسان فی ترتيب صحيح ابن حبان: ش۱۱۷۸، یہاں پر اس واقعہ کے زمان و مکان کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا البتہ اشاروں سے پتہ چلتا ہے کے یہ اسلام سے پہلے کی بات ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆اس واقعہ کی عکاسی

یہ واقعہ اہل سنت کی معتبر کتابوں میں مرقوم ہے لیکن تعجب خیز بات یہ ہے سیرت لکھنے والے افراد نے اس واقعہ پر روشنی نہیں ڈالی۔(۱)

☆☆☆

۱. الاستیعاب: ج۲، ص ۱۷۱. اسد الغابة: ج۲، ص ۲۹۰. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۹۲. الاصابة: ج۲، ص ۳۳. الوافی بالوفیات: ج ۱۵، ص ۱۴۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری فصل

ھجرت کے بعد

ھجرت کے پھلے سال

☆ عقداخوت

ابن حبّان کا بیان ہے:"جب مہاجرین نے مدینہ منورہ کو اپنی پناہ گاہ بنایا تو حضورؐ نے مہاجرین وانصار کے درمیان عقداخوت و برادری پڑھا"۔

اسی درمیان حضورؐ نے سعدابن ابی وقاص اورعمار یاسر کوصدادی اورعمار یاسرؓ سے فرمایا:"تم سرکش و باغی گروہ کے ہاتھوں جام شہادت نوش کروگے...اورآخر میں ان دونوں کے درمیان عقداخوت پڑھ کر برادری وبھائی چارگی قائم کی"۔(۱)

☆ سعد،عبیدہ بن حارث کے گروہ میں

سعد کی جنگی کارکردگی کا آغاز اسی سال سے ہوا،چونکہ پیغمبراسلامؐ نے عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کی سپہ سالاری میں ایک لشکر قریش کی جانب روانہ کیا تاکہ اپنی فوجی قوت کااظہار کیا جاسکے،یہ لشکر عازم سفر ہوااورایک پانی کے مقام پر پہونچا یہ مقام"ثنیۃ المرۃ"(مکہ ومدینہ کے درمیان)کے بعد واقع ہے،وہاں پہونچ کر

....

۱. کتاب الثقات: ابن حبان، ج ۱، ص ۱۴۱.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوسفیان کی زیر سرپرستی دوسوافراد پر مشتمل لشکر سے مقابلہ آرائی ہوئی، اس سے قبل کہ دونوں لشکر آپس میں الجھیں؛ دونوں لشکر خود بخود ایک دوسرے سے دور ہو گئے، لیکن سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر روانہ کیا جس کی سنسناہٹ نے قریش کے لشکر کو للکارا اور جاتا ہوا لشکر واپس آگیا، سعد نے عبیدہ کی جانب رخ کر کے کہا: ''اگر ہم اس لشکر کا پیچھا کرتے ہیں تو پورے لشکر کو نیست ونابود کر سکتے ہیں لیکن عبیدہ نے ان کی بات نہیں مانی اور مدینہ منورہ کی جانب واپس پلٹ آئے''۔(۱)

اس واقعہ کی عکاسی

بعض مورخین نے اس واقعہ کو سعد کے بہادرانہ کارناموں میں شمار کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ سعد اس پہلی شخصیت کا نام ہے جس نے راہ خدا میں تیر چلایا۔(۲)

اس واقعہ کی تحقیق

اس واقعہ کو سعد کی فضیلت شمار نہیں کیا جا سکتا اور اس کی دو وجہیں ہیں:

الف: یہ واقعہ سعد کی فضیلت کی جانب اشارہ نہیں کر رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے سردار کی اجازت کے بغیر تیر چلایا۔

ب: اگر ہم اس کو صحیح بھی مان لیں اور سعد کی فضیلت بھی شمار کر لیں تب بھی یہ فضیلت؛ جنگ احد سے فرار کرنے کی وجہ سے ہوا ہو جائے گی اس لئے کہ سعد نے

....

۱۔ السیرۃ النبویہ: ابن ہشام، ج۲، ص۲۲۲۔ المغازی: محمدبن عمرواقدی، ج۱، ص۱۰۔ تاریخ الامم والملوک: ج۲، ص۱۱۔ التنبیہ والاشراف: علی بن حسین مسعودی، ص۲۱۰۔ المنتظم: ج۲، ص۶۴۰۔ البدایۃ والنہایۃ: ج۳، ص۲۴۲۔ النجوم الزاہرۃ: ابن تغری اتابکی، ج۱، ص۱۹۲۔

۲۔ الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص۱۴۰۔ المصنف: ج۸، ص۳۳۴۔ سنن ابن ماجہ: ج۱، ص۴۷۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنگ احد میں فرار اختیار کیا تھا، فضیلت اس وقت ثابت ہوتی جب ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے۔

کتنی تعجب خیز بات ہے کہ جو لشکر جنگ کے ارادہ سے آیا ہی نہیں اس کی پیٹھ پر تیر چلانے کو شجاعت کا نام دیا جا رہا ہے!؟ حالانکہ یہی شجاعت تھی جو جنگ احد میں فرار کی صورت اختیار کر گئی اور پیغمبر اکرمؐ کو تنہا چھوڑ دیا گیا، کیا یہ فضیلت ہے!؟۔

شاید یہی وجہ ہے کہ ابن جوزی نے اس واقعہ کو سعد کے فضائل میں شمار نہیں کیا ہے اور اس نازک موڑ سے بہت خاموشی سے گزر گئے ہیں۔(۱)

☆ سعد کی ناکامی

پیغمبر اکرمؐ کے فرمان کے تحت، سعد بن ابی وقاص بیس افراد کے ساتھ ''خرّار'' نامی مقام کے لئے روانہ ہوئے (۲) تا کہ ابوسفیان کے لشکر کی بنیاد ہلا دیں لیکن جب وہاں پہونچے تو لشکر گزر چکا تھا لہٰذا سعد ناکام واپس لوٹ آئے۔(۳)

....

۱. صفة الصفوة: جمال الدین ابو الفرج ابن جوزی، ج ۱، ص ۱۵۰.

۲. حجاز میں واقع جحفہ کے نزدیک ایک مقام (معجم البلدان: یاقوت حموی، ج ۲، ص ۳۵۰).

۳. السیرة النبویة: ج ۲، ص ۶۰۰. مغازی: ج ۱، ص ۱۱. التنبیه والاشراف: ص ۲۱۰. الطبقات الکبریٰ: ج ۲، ص ۷. طبری اور ابو اسحاق نے اس واقعہ کو ہجرت کے دوسرے سال میں بیان کیا ہے (تاریخ الامم والملوک: ج ۲، ص ۱۱).

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆سعد اور خبر گیری

اسی سال، پیغمبر اکرمؐ نے کچھ لوگوں کو اطلاع حاصل کرنے کی غرض سے ''نخلہ''(۱) نامی مقام کی جانب روانہ کیا جن میں سے ایک، سعد بھی تھے۔(۲)

ھجرت کے دوسرے سال

☆حضرت علیؑ کی شادی میں سعد کا کردار

کہتے ہیں کہ جب پیغمبر اسلامؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ (ولیمہ کے) کھانے کا اہتمام کرو تو سعد نے کہا کہ میرے پاس دو مرغ ہیں اور حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیئے اور آخر کار ولیمہ کی رسم ادا کی گئی۔(۳)

☆جنگ بدر میں سعد کی موجودگی

جنگ بدر میں شرکت اور اس میں سعد کے کردار کے متعلق اس طرح مرقوم ہے:

۱۔ سترہ رمضان المبارک شب جمعہ میں جب لشکر اسلام بدر کے علاقہ میں پہونچا تو حکم رسالت کے تحت مولا علیؑ، زبیر اور سعد نے تمام لشکر کو پانی پلایا۔(۴)

....

۱. مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے پہلی قیام گاہ (معجم البلدان: ج۵، ص۲۷۷).

۲. مغازی: ج۱، ص۱۹. المنتظم: ج۲، ص۲۴۸. البدایة والنهایة: ج۳، ص۲۴۳.

۳. المنتظم: ج۲، ص۲۴۵.

۴. مغازی: ج۱، ص۵۱. الطبقات الکبریٰ: ج۲، ص۱۵. المنتظم: ج۲، ص۲۴۵. البدایة والنهایة: ج۳، ص۲۶۴. بحار الانوار: علامه مجلسیؒ، ج۱۹، ص۳۳۲.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۔ سعد کا بیان ہے: جب ہم بدر کے مقام پر پہونچے تو وہاں طوفان آیا ہوا تھا اور گرد و غبار کا ماحول تھا، اس کے بعد اکثر مسلمانوں پر نیند کا غلبہ طاری ہوگیا۔(۱)

۳۔ سعد بن ابی وقاص، پیغمبر اکرمؐ کے تیراندازوں میں سے ایک تھے۔(۲)

۴۔ سعد نے جنگ بدر میں، امیہ بن خلف کے غلام ''فاکہ'' کو گرفتار کیا جس کا تعلق ''بنی جُمَح'' نامی قبیلہ سے تھا۔(۳)

سعد کا لالچ، آیۂ نفل کے نزول کا باعث

مفسرین کے مطابق، جنگ بدر میں کفار پر مسلمانوں کی فتح ہوجانے کے بعد مال غنیمت کو تقسیم کرنے کی نوبت آئی، یہاں پہونچ کر جوانوں اور بزرگوں میں اختلاف پیش آگیا، جوانوں کا کہنا تھا کہ ہم نے براہ راست دشمن کے مقابل ثابت قدم رہ کر جنگ کی ہے لیکن تم لوگوں نے ایسا نہیں کیا لہٰذا (اس مال غنیمت میں) ہمارا حصہ زیادہ ہے۔(۴)

....

۱. مغازی: ج ۱، ص ۵۴.

۲. انساب الاشراف: ج ۱۰، ص ۱۱.

۳. مغازی: ج ۱، ص ۵۴.

۴. الکشف والبیان: ج۴، ص ۳۲۴. معالم التنزیل: ج۳، ص ۳۲۳. تفسیر ابن کثیر: ج۲، ۲۹۶. تفسیر القرآن: سمعانی، ج ۲، ص ۲۴۶. الجامع الاحکام القرآن: ج۷، ص ۳۶۰. فتح القدیر: شوکانی، ج ۲، ص ۳۵۷. روح المعانی: آلوسی، ج ۱، ص ۱۶۲. التفسیر الکبیر: فخر رازی، ج ۱۵، ص ۱۱۵. تفسیر المنار: محمد عبدہ، ج ۹، ص ۵۸۶. بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ اختلاف؛ انصار و مہاجرین کے درمیان واقع ہوا۔ (روح المعانی: ج ۹، ص ۱۶۰).

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آخر کار اسی ہنگام سورۂ انفال نازل ہوا اور اس سورہ کی پہلی آیت نے اس اختلاف کا حل پیش کیا۔

بعض مورخوں نے اس واقعہ کو ایک عام نظر سے دیکھا اور کہا ہے کہ سورۂ انفال کی یہ آیت، ایک خاص موقع پر نازل ہوئی ہے، یعنی اس آیت کے نازل ہونے کا سبب فقط سعد بن ابی وقاص ہیں چونکہ روایات کے مدنظر؛ سعد کو ایک شمشیر ملی، انہوں نے چاہا کہ وہ شمشیر اپنے لئے رکھ لیں لیکن پیغمبر اکرمؐ نے ان کے ہاتھ سے وہ شمشیر لے لی اور فرمایا: ''یہ شمشیر تمہارے لئے نہیں ہے'' اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ...﴾۔(۱)

سدّی کا بیان ہے: ''جنگ بدر کے روز سعد کو ایک شمشیر ملی اور وہ اس کو اپنی ملکیت شمار کرنے لگے لیکن لوگوں نے ان سے جھگڑا کیا اور فیصلہ کے لئے رسول اسلامؐ کی خدمت میں آئے، پیغمبرؐ نے اس شمشیر کو سعد کے ہاتھ سے لے لیا اور اسی وقت آیۂ نفل نازل ہوئی''۔(۲)

دوسری روایت میں سعید بن جبیر سے منقول ہے: ''جنگ بدر کے خاتمہ کے بعد سعد اور انصار میں سے ایک شخص، مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول ہو گئے سعد کو اچانک ایک خوبصورت شمشیر نظر آئی، سعد نے وہ شمشیر فوراً اٹھالی، انصاری شخص بھانپ گیا اور ان کے اس عمل سے راضی نہیں ہوا، دونوں میں قیل وقال ہوئی اور نوبت یہ آئی کہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور اکرمؐ کی خدمت میں یہ واقعہ

....

۱. سورۂ انفال/۱.

۲. جامع البیان: ج۹، ص۲۳۴، ح۱۲۱۷. مسند احمد بن حنبل: ج۱، ص۱۸۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیان کیا گیا، حضورؐ نے فرمایا: یہ شمشیر نہ تو تمہاری ہے اور نہ ہی تمہاری، بلکہ یہ شمشیر میری ہے، اور اسی وقت آیۂ نفل نازل ہوئی''۔(۱)

یہ بھی بتا دینا ضروری ہے کہ مفسروں اور مورخوں کی گفتگو میں کسی قسم کا ٹکراؤ نہیں ہے چونکہ جنگ بدر کے بعد جوانوں اور بزرگوں کے درمیان اختلاف ہونے میں کوئی دورائے نہیں ہے، لیکن فقط سعد کا نام آنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ سعد کا لالچ اور لالچ کی بنیاد پر زیادہ اختلاف واعتراض کرنا دوسرے فوجیوں سے زیادہ تھا تبھی تو ان کا اختلاف، آیۂ نفل کے نزول کا باعث بنا! یہی سبب ہے کہ سعد خود گویا ہیں کہ میرے بارے میں نازل ہونے والی آیتوں میں سے ایک آیت، آیۂ نفل ہے۔(۲)

اس واقعہ کی حقیقت صرف یہ ہے کہ یہ ایک حکایت ہے، اگر سعد کی ذات میں نقص بھی شمار نہ کیا جائے تو کوئی فضیلت بھی نہیں ہے۔

....

۱۔ النکت والعیون: ماوردی، ج۲، ص۲۹۳۔ معالم التنزیل: بغوی، ج۳، ص۳۲۴۔ روح المعانی: ج۹، ص۱۶۲۔ تفسیر المنار: ج۹، ص۵۸۶۔ مجمع البیان: طبرسی، ج۴، ص۴۲۵۔ بحارالانوار: ج۱۹، ص۲۱۲۔ سدّی اور سعید بن جبیر کی روایتوں کے پیش نظر کشف ہوتا ہے کہ اگر سعد اور دیگر افراد کے درمیان یا سعد اور انصاری شخص کے درمیان اختلاف نہ ہوتا تو سعد وہ شمشیر اپنے پاس رکھتے، پیغمبر کی خدمت میں (کبھی بھی) پیش نہ کرتے۔

۲۔ الدرالمنثور: ج۱۵۸، ص۱۵۹۔ تفسیر القرآن العظیم: ج۲، ص۲۹۵۔ مسند طیالسی: ص۲۸۔ روایات الامام احمد بن حنبل فی التفسیر: ج۲، ص۲۷۔ اتحاف المہرۃ: ابن حجر عسقلانی، ج۵، ص۱۱۰، ح۵۰۲۱۔ تاریخ دمشق: ج۲۰، ص۳۳۱۔ الوافی بالوفیات: ج۱۵، ص۱۴۶۔ مسند احمد: ج۱، ص۱۸۵۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ سعد کا پیغمبر اسلامؐ پر اعتراض

تاریخ شاہد ہے کہ مال غنیمت کے تقسیم ہونے کے بعد، سعد کو اعتراض تھا چونکہ معتبر تاریخوں سے ثابت ہے کہ سعد نے پیغمبرؐ کی تقسیم پر اعتراض کیا اور کہا: ''اے رسول خدا! کیا بہادر سورماؤں کے لئے بھی وہی حصہ معین کیا ہے جو جنگ نہ کرنے والوں کے لئے معین ہے؟''۔ حضور اکرمؐ نے جواب دیا: ''تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے، کیا یہ کامیابی غریبوں کی مدد کرنے کے علاوہ بھی کچھ ہے!؟''۔(۱)

ان دو واقعات کا ردّ عمل

کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ معتبر و متعدد روایتوں کے باوجود بھی ابن عبد البر قرطبی (۲)، ابن اثیر جزری (۳)، ذہبی (۴)، ابن حجر عسقلانی (۵) جیسے محقق افراد نے ان دونوں باتوں کو نظر انداز کر دیا!۔

....

۱۔ مغازی: ج ۱، ص ۹۹۔ مسند احمد: ج ۱، ص ۱۷۳۔ جامع المسانید والسنن: ج ۵، ص ۲۲۳۔ تفسیر قمی: ابوالحسن علی بن ابراھیم قمی، ج ۱، ص ۲۵۵۔ بحار الانوار: ج ۱۹، ص ۲۷۰، ج ۹۳، ص ۲۱۴۔ موسوعة التاریخ الاسلامی: محمدھادی یوسفی، ج ۲، ص ۱۳۶۔

۲۔ الاستیعاب: ج ۲، ص ۱۷۱۔

۳۔ اسد الغابة: ج ۲، ص ۲۹۰۔

۴۔ سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۹۳۔ تاریخ الاسلام حوادث سال ۴۱ تا ۶۰: ص ۲۱۵۔

۵۔ الاصابة: ج ۲، ص ۳۳۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعتراض وجواب:

آیۂ نفل کے سلسلہ میں جو روایتیں نقل ہوئی ہیں اور جو سعد کے لالچ کی جانب اشارہ کرتی ہیں، ان میں یہ تو بیان کیا گیا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے وہ شمشیر سعد سے واپس لے لی، لیکن آیۂ نفل کے نزول کے بعد وہ شمشیر سعد کو عطا کی گئی یا نہیں؟ اس اس سلسلے میں روایت خاموش ہے۔

لہٰذا یہاں تک تو یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ حضور اکرمؐ نے وہ شمشیر سعد کے ہی حوالہ کردی تھی، لیکن نسائی نے ایک روایت نقل کی ہے جو گذشتہ روایت کے سکوت کو توڑتی ہے یعنی وہ روایت یہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے وہ شمشیر سعد کو دے دی تھی۔(۱)

اس روایت کے ذریعہ، سعد کی توہین میں قلت اور ان کی فضیلت میں چار چاند لگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اس کا جواب کچھ یوں دیا جائے گا: پہلی بات تو یہ ہے کہ جس روایت کے ذریعہ سعد کی فضیلت کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ روایت ضعیف ہے اور مشہور کے خلاف ہے اور اکثر و بیشتر مورخین نے اس روایت کو بیان نہیں کیا ہے، یہاں تک کہ جو محدثین و مورخین، سعد کی فضیلت تحریر کرنے کو بے قرار رہتے ہیں ان لوگوں نے بھی اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے اور سعد کے مخلص پیروکاروں میں سے ابن عبدالبر قرطبی، ذہبی اور ابن حجر عسقلانی وغیرہ کے اسماء کو نمونہ کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

....

۱۔ تفسیر النسائی: ج ۱، ص ۵۱۳، ح ۲۱۶۔ الکشف والبیان: ج ۴، ص ۳۲۵۔ جامع البیان: ج ۹، ص ۲۳۰۔ تفسیر ابن کثیر: ج ۲، ص ۲۹۵۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری بات یہ ہے کہ روایت سند کے اعتبار سے بھی ضعیف ہے۔
اس روایت کی سند میں دوراوی ضعیف ہیں جو''عاصم بن بہدلہ اور ابوبکر بن عیاش بن سالم'' کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔
عاصم بن بہدلہ کو ان کی کند ذہنی کے مدنظر ضعیف شمار کیا گیا ہے، جیسا کہ دارقطنی کا کہنا ہے:''ان کے حافظہ کے بارے میں بحث ہوئی ہے''،عقیلی کہتے ہیں: ''عاصم کی مشکل یہ ہے کہ وہ مطالب کو اچھی طرح حفظ نہیں کر پاتے تھے''۔(۱)
ابوبکر بن عیاش بن سالم کو اس لئے ضعیف کہا جاتا ہے کہ یہ غلط روایتیں نقل کرتے ہیں،ان کے بارے میں احمد ابن حنبل کا بیان ہے:''ابوبکر غلط بیانی سے کام لیتے ہیں''(۲) شاید اسی وجہ سے اکثر محدثین ومورخین نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے۔لہٰذا اس روایت کو سعد کی فضیلت کا حامل قرار نہیں دیا جاسکتا۔

هجرت کے تیسرے سال

☆ سعد، جنگ احد میں

میدان جنگ میں سعد کا کردار

جنگ احد میں سعد کے کردار کو کچھ اس انداز میں بیان کیا گیا ہے:

....

۱. تهذيب الكمال: ج۹، ص ۲۹۰. سير اعلام النبلاء: ج۵، ص ۲۵۶. الضعفاء الكبير: ج۳، ص ۳۳۶. ميزان الاعتدال: ج۲، ص۳۵۷. الجرح والتعديل: ج۶، ص ۳۶۱. تقريب التهذيب: ج ۱، ص ۳۸۳. تهذيب التهذيب: ج۵، ص ۳۶.

۲. تهذيب الكمال: ج ۲۱، ص۹۷. سير اعلام النبلاء: ج۸، ص ۴۹۶. مقدمة فتح البارى: ابن حجر عسقلانى، ص ۴۵۶. ميزان الاعتدال: ج۴، ص ۴۹۴. تقريب التهذيب: ج۲، ص ۳۹۹. تهذيب التهذيب: ج ۱۲، ص ۳۹.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۔ سعد، اس جنگ میں ایک تیرانداز تھے۔(۱)

۲۔ اس جنگ میں سعد نے لشکر کفر کے علمبردار ''ابوسعد بن ابوطلحہ'' کو اپنے تیر کا نشانہ بنایا، اس طرح سے کہ جب ان کا تیر ابوسعد کے گلے پر لگا تو اس کی زبان کتے کی مانند باہر لٹک گئی، پھر سعد نے ابوسعد کے مقابل آ کر جنگ کی اور ابوسعد کو ہلاکت کی نذر کر دیا۔(۲)

اس جنگ میں سعد نے مالک بن زہیر کی آنکھ پر ایسا تیر مارا کہ وہ اس کے سر میں سرایت کر کے پیچھے نکل گیا۔(۳)

سعد کا میدان جنگ سے فرار ہونا

جب حفاظتی عملہ نے حکم رسول سے روگردانی کی اور مال غنیمت کے لالچ میں اپنے عہدے بھی گنوا بیٹھے، تو مشرکوں نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور ایسی افواہ پھیلائی کہ میدان جنگ میں رسولؐ و خلیفۂ رسول (علیؑ) کے سوا کوئی بھی نہ ٹھہرا، پیغمبرؐ نے بہت پکارا لیکن فرار کے سامنے رسول کی صدا کہاں...اور انہیں فراریوں میں سے ایک ''سعد'' ہیں۔(۴)

jabir.abbas@yahoo.com

۱۔ مغازی: ج ۱، ص ۲۴۳۔

۲۔ مغازی: ج ۱، ص ۲۲۷۔ الطبقات الکبریٰ: ج ۲، ص ۴۱۔ المنتظم: ج ۲، ص ۷۰۲۔

۳۔ مغازی: ج ۱، ص ۲۴۳۔ ۴۔ مغازی: ج ۱، ص ۲۵۴۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعض مورخین کا کہنا ہے کہ اس واقعہ کے بعد، سعد واپس آ گئے تھے اور رسولؐ کی حفاظت کر رہے تھے۔(۱)

لیکن دوسرا قول یہ ہے کہ سعد، میدان جنگ سے فرار ہونے کے بعد واپس نہیں آئے۔(۲)

یہ بھی بیان کرنا لازم ہے کہ سعد کے فرار اور واپسی کے درمیانی فاصلہ میں، سعد کے بھائی (عتبہ بن ابی وقاص) نے حضورؐ کے چہرۂ انور اور دندان مبارک کو زخمی کر دیا تھا۔(۳)

بعض محققین (۴) نے فرار کو کچھ اس انداز سے بیان کیا ہے:

۱۔ قوشجی کا کہنا ہے: ''شیطانی افواہ کے مدنظر، رسولؐ کے پاس علیؑ کے سوا کوئی بھی باقی نہیں بچا''۔(۵)

۲۔ ابن عباس سے منقول ہے: ''مولا علیؑ کی خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جنگ احد میں فقط آپ ہی تھے جو میدان سے نہیں بھاگے اور

....

۱. مغازی: ج ۱، ص ۲۵۶.

۲. المستدرک علی الصحیحین: حاکم نیشاپوری، ج۳، ص ۲۶. دلائل الصدق: محمد حسن مظفر، ج۲، ص ۳۵۶. الصحیح من سیرة النبی: ج۶، ص ۱۸۲.

۳. المصنف: ج۵، ص ۲۹۰. الکامل فی التاریخ: ج۴، ص ۳۰. الاغانی: ابوالفرج اصفهانی، ج۱۵، ص ۱۸۶.

۴. مثلاً سید جعفر مرتضیٰ عاملی: الصحیح فی سیرة النبی: ج۶، ص ۱۷۵.

۵. شرح تجرید الاعتقاد: ص ۴۸۶. دلائل الصدق: ج ۲، ص ۳۵۷. الصحیح من سیرة النبی: ج۶، ص ۱۷۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پیغمبر اسلامؐ کا دفاع کیا اور آنحضرتؐ کی حفاظت فرمائی‘‘۔(۱)

۳۔سلمہ بن کُہیل کا بیان ہے: ’’ان ہنگامی حالات میں فقط علیؑ ہی میدان میں ثابت قدم رہے‘‘۔(۲)

۴۔سدّی کا کہنا ہے: ’’جب مشرکین نے پیچھے سے وار کیا تو طلحہ و سہیل بن حنیف کے علاوہ تمام فوجی میدان سے بھاگ گئے‘‘۔(۳)

۵۔ جب واقدی (صاحب کتاب مغازی) ثابت قدم افراد کے نام تحریر کرتے ہیں تو ان اسماء میں سعد کا نام تحریر نہیں کرتے۔(۴)

۶۔اسکافی و ابن عباس جیسے محدثین، جب میدان احد میں ثابت قدم رہنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں تو وہ بھی سعد کا نام نہیں لیتے۔(۵)

۷۔خود سعد بن ابی وقاص ناقل ہیں: ’’اس واقعہ کے بعد ایک روز پیغمبرؐ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم اس دن کہاں تھے؟‘‘۔(۶)

اس بحث کا لب لباب یہ ہے کہ میدان احد سے سعد کا فرار ہونا ثابت ہے لیکن پلٹ کر واپس آنا کوئی بھی روایت ثابت نہیں کر پائی۔

jabir.abbas@yahoo.com

۱. المستدرک علی الصحیحین: ج۳، ص ۱۱۱. الصحیح من سیرة النبی: ج۶، ص ۱۷۵.

۲. ایضاً.

۳. تاریخ الامم والملوک: ج۲، ص ۲۰۱. دلائل الصدق: ج۲، ص ۳۵۶.

۴. مغازی: ج۱، ص۲۵۷. دلائل الصدق: ج۲، ص ۳۵۶.

۵. شرح نهج البلاغه: ابن ابی الحدید، ج۱۳، ص ۲۹۳. الصحیح من سیرة النبی: ج۶، ص ۳۵۶.

۶. المستدرک علی الصحیحین: ج۳، ص ۲۶. دلائل الصدق: ج۲، ص ۳۵۶. الصحیح من سیرة النبی: ج۶، ص ۱۸۲.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوال سر اٹھانے والے مقامات

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ جب تمام اصحاب پیغمبر (علیؑ کے ماسوا) حضورؐ کو میدان جنگ میں تنہا چھوڑ گئے، سعد کے بھائی "عُتبہ" نے حضورؐ کے روئے مبارک اور دندان مبارک کو مجروح کر دیا، یہ واقعہ اسی وقت پیش آیا جب سعد میدان سے فرار کر چکے تھے۔

دوسری جانب سے روایتیں بتاتی ہیں کہ سعد، عتبہ کے اس عمل سے راضی نہیں تھے بلکہ اظہار نفرت کرتے تھے اور (شرم کے مدنظر) عتبہ کو اپنا بھائی نہیں کہتے تھے، اور کہتے تھے: "میں اتنا حساس کسی کے قتل کے سلسلے میں نہیں ہوا جتنا حساس عتبہ کو قتل کرنے کے سلسلے میں تھا"۔ (۱)

اور جب پیغمبر اسلامؐ نے عتبہ کو لعنت ملامت کی تو سعد نے کہا: "اب کہیں جا کر میرے دل کو سکون ملا ہے، اس لئے کہ مجھے جتنا لالچ عتبہ کے قتل کا تھا اتنا لالچ کسی بھی چیز کا نہیں تھا"۔ (۲)

یہاں جو سوال سر اٹھاتا ہے وہ یہ ہے کہ سعد کا اپنے بھائی کو قتل کرنے کا لالچ ہونا، کس معنیٰ کا حامل ہے!؟۔

تاریخی شواہد کے مدنظر شاید یہ کہا جا سکتا ہے کہ سعد کی یہ بات، محض دکھاوا تھی اور اپنے آپ سے الزام ہٹانے کے لئے ایسی بات کر رہے تھے۔

....

۱. الاغانی: ج۱۵، ص ۱۹۱.

۲. مغازی: ج۱، ص ۲۴۵. الاغانی: ج۱۵، ص ۱۹۱. المنتظم: ج۲، ص ۷۱۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چونکہ جب سعد میدان سے بھاگ چکے تھے تب یہ واقعہ (عتبہ کی جنایت) پیش آیا، اس واقعہ کے ذریعہ سعد پر الزام آرہا تھا کہ انہوں نے اپنے بھائی کی مدد کی ہے، لہٰذا اپنے ہی بھائی کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کرنے لگے ورنہ عرب کا تعصب دیکھتے ہوئے یہ کتنا بعید ہے کہ ایک خونی رشتہ والا بھائی اپنے بھائی کے لئے ایسے جملے استعمال کرے!۔

اس دعوے پر دوسری دلیل یہ ہے کہ فتح مکہ کے بعد، سعد کے بھائی ''عتبہ'' نے سعد سے چاہا کہ زمعہ کے نومولود بچہ کو اس کے لئے لے آئیں (کیونکہ وہ بچہ عتبہ سے بہت زیادہ مشابہ تھا) اور وہ اس بچہ کو اپنا نام دینا چاہتا تھا۔(۱)

اگر سعد، اپنے بھائی سے نفرت و کینہ رکھتے تھے اور اس کے خون کے پیاسے تھے تو پھر اس کی بات کو کیوں تسلیم کرتے تھے؟۔

اب تو بالکل واضح ہوگیا کہ سعد نے یہ بات صرف اپنے کردار پر لگے ہوئے داغ کو دھونے کی خاطر کہی ہے۔

لیکن ایک سوال اب بھی باقی رہ جاتا ہے کہ سعد کا میدان سے فرار کرنا اور ان کی عدم موجودگی میں ان کے بھائی کا پیغمبر کو زخمی کرنا، یہ سازش پہلے سے ہی رچائی گئی تھی یا نہیں؟ چونکہ سعد نے اپنے بھائی پر لعنت ملامت اس وقت کی ہے جب پیغمبرؐ فتح پا چکے تھے، اور دوسری جانب، اس واقعہ کے بعد اپنے بھائی کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر گھوم رہے ہیں...!

....

۱. البداية والنهاية: ج۴، ص ۳۱۶. دلائل النبوة: بيهقى، ج۵، ص ۸۹. فتح البارى فى شرح صحيح البخارى: ج۸، ص ۲۴۰. المبسوط: سرخسى، ج۱۷، ص ۱۰۰. المجموع فى شرح المهذب: نووى، ج۱۹، ص ۱۳۸.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کے فرار کا ردّ عمل

اس میں کوئی شک نہیں کہ میدان احد سے سعد کا فرار ثابت ہے۔(۱)

خود سعد نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے، بزرگ صحابہ اور اکثر و بیشتر معتبر مورخین نے بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے، لیکن بعض تعصب کی عینک لگانے والوں نے سعد کے اس فرار کو نقل نہیں کیا ہے بلکہ صرف ان کی فضیلتوں کو بیان کرنے میں مصروف رہے ہیں اور بے بنیاد حدیثیں بیان کی ہیں (مثلاً جنگ احد میں رسولؐ نے سعد کے حق میں دعا کی) اور یہ صرف اس لئے ہے تا کہ جنگ احد سے فرار ہونے پر پردہ ڈالا جاسکے، لیکن ہم آئندہ بحثوں میں بال کی کھال نکالیں گے۔

☆ سعد کے حق میں پیغمبرؐ کی دعا

بعض روایتوں میں نقل ہوا ہے کہ پیغمبرؐ نے جنگ احد میں سعد کے حق میں دعا کی، اس دعا کے فقرے کچھ اس طرح نقل ہوئے ہیں: ”اِرْمِ فِدَاكَ أَبِیُ وَ اُمِّیُ، اَللَّهُمَّ سَدِّدْ رَمِیَتَهُ وَ اَجِبْ دَعْوَتَهُ“۔(۲)

....

۱. الصحیح من سیرة النبی: ج۶، ص ۱۵۹.

۲. مغازی: ج۱، ص ۲۴۰. البدایة و النهایة: ج۴، ص۲۸. الاستیعاب: ج۲، ص ۱۷۱.
کنزالعمال: متقی هندی، ج۱۳، ص ۲۱۲. مجمع الآداب فی معجم الالقاب: شیبانی، ج۴، ص۳۵۷.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس واقعہ کی عکاسی

بعض مورخین کا کہنا ہے کہ اس دعا میں سعد کی تین فضیلتیں ہیں:

۱۔ پیغمبر اکرمؐ نے اپنے ماں باپ کو سعد کی جان کا فدیہ قرار دیا ہے (ارم فداك ابی وامی)۔

۲۔ پیغمبر اکرمؐ نے سعد کو تیراندازی میں ثابت قدمی کی دعا دی (اللھم سدد رمیته)۔

۳۔ پیغمبر اسلامؐ نے خداوند عالم سے دعا کی کہ سعد مستجاب الدعوات ہو جائیں (اجب دعوته)۔

اس دعا کی تحقیق

یہ (دعا اور اس جیسی) روایتیں جو پیغمبر اسلامؐ کی جانب منسوب کی گئی ہیں، وہ سب سند کے اعتبار سے قابل قبول نہیں ہیں۔

حدیث کی سند پر تبصرہ

دیگر احادیث پر بحث کرنے سے قبل، مذکورہ حدیث کے بارے میں بحث کرنا لازم ہے، یہ حدیث چار انداز سے نقل ہوئی ہے:

الف: "اِرمِ یَاسَعدُ! فِدَاكَ أَبِیُ وَ اُمِّیُ"۔(۱)

....

۱۔ الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص۱۴۱۔ البدایة و النھایة: ج۴، ص۲۸۔ کنز العمال: ج۱۳، ص۲۱۲۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ب:"اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ رَمیَتَہُ وَ اَجب دَعوَتَہُ"۔(۱)

ج:"اَللّٰھُمَّ اِستَجِبْ لِسَعدٍ اِذْ دَعَاكَ"۔(۲)

د:"اِرْمِ فِدَاكَ أَبِیْ وَاُمِّیْ، اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ رَمیَتَہُ وَ اَجِبُ دَعْوَتَہُ"۔(۳)

پہلی روایت:"اِرْمِ یَا سَعدُ! فِدَاكَ أَبِیْ وَ اُمِّیْ"۔ یہ حدیث تین طریق سے نقل ہوئی ہے: حضرت امیرالمومنین علی ابن ابیطالبؑ کے وسیلہ سے، سعد بن ابی وقاص کے وسیلہ سے اور سعد کی بیٹی "عائشہ" کے وسیلہ سے۔ لیکن ان تینوں طرق میں ضعف پایا جاتا ہے:

۱۔ جو روایت مولا علیؑ کی جانب منسوب ہے وہ روایت مرسلہ ہے چونکہ اس روایت کو ابن سعد نے کتاب طبقات میں "وکیع بن جراح" سے نقل کیا ہے اور علمائے رجال کا کہنا ہے کہ ابن سعد نے کوئی بھی روایت براہ راست وکیع سے نقل نہیں کی ہے، چونکہ وکیع کا اس سلسلۂ روایت میں وجود ہی نہیں ہے یا اور کوئی سبب ہوگا۔(۴)

....

۱. کنزالعمال: ج۱۳. ص ۲۱۲. حلیة الاولیاء: ابونعیم اصفهانی، ج ۱، ص ۹۲. البدایة والنهایة: ج۸، ص ۷۸. الاستیعاب: ج۲، ص ۱۷۱.

۲. الجامع الصحیح: ج۵، ص ۶۴۹. البدایة والنهایة: ج۸، ص ۷۸. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۴۲. سیر اعلام النبلاء: ج۱، ص ۱۱۱.

۳. کنزالعمال: ج۱۳. ص ۴۱۵.

۴. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۴۱. تهذیب الکمال: مزّی، ج ۱۹، ص ۳۹۵. سیر اعلام النبلاء: ج۹، ص ۱۴۲.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی اس سلسلۂ روایت میں کچھ ایسے راوی ہیں کہ اگر ان کا تذکرہ نہ کیا جائے تو روایت مرسلہ ہو جائے گی۔

اس اعتراض کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ وکیع بن جراح، خود علماء اہل سنت کے نزدیک ضعیف شمار کیا جاتا ہے، مثلاً عبداللہ بن احمد نے اپنے والد احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے کہ وکیع نے پانچ سو سے زیادہ روایتوں میں غلطی کی ہے۔(۱)

اسی طرح علی ابن مدینی کا کہنا ہے: وکیع، حدیث و روایت نقل کرنے میں امین نہیں ہے، چونکہ یہ صحیح حدیث بیان کرنے میں غلطی کرتا ہے۔(۲)

محمد بن نصر مروزی کا بیان ہے: وکیع، روایت کے الفاظ میں تبدیلی کر دیتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس پر اعتماد کرنا مشکل ہے۔(۳)

۲۔ سعد بن ابی وقاص کے وسیلہ سے نقل ہوئی روایت بھی مرسل ہے چونکہ ابن سعد نے یہ روایت عبداللہ بن نمیر سے نقل کی ہے اور اہل سنت علماء رجال کا کہنا ہے کہ ابن سعد کوئی بھی روایت براہ راست عبداللہ بن نمیر سے نقل نہیں کرتا ہے۔(۴)

اسی طرح سعد سے منقول دوسری روایت بھی مرسل ہے چونکہ اس حدیث کو

....

۱. تهذيب الكمال: ج ۳۰، ص ۴۷۱. الجامع فى العلل و معرفة الرجال: ج ۱، ص ۳۹۵. سير اعلام النبلاء: ج ۹، ص ۱۴۲.

۲. ميزان الاعتدال فى نقد الرجال: شمس الدين ذهبى، ج ۴، ص ۳۲۶.

۳. تهذيب التهذيب: ج ۱۱، ص ۱۲۵. تاريخ بغداد: ج ۱۳، ص ۴۷.

۴. تهذيب الكمال: ج ۱۱، ص ۴۰۶. سير اعلام النبلاء: ج ۹، ص ۲۴۴.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معن بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے اور علمائے رجال اہلسنت کا ماننا ہے کہ ابن سعد نے کوئی بھی روایت براہ راست معن بن عیسیٰ کے حوالہ سے نقل نہیں کی ہے۔(۱)

۳۔ سعد کی بیٹی ''عائشہ'' سے نقل کی ہوئی روایت بھی مرسل ہے، چونکہ اس روایت کو ابن سعد نے اسماعیل بن ابراہیم سے نقل کیا ہے اور اہل سنت علماء کا کہنا ہے کہ ابن سعد نے کوئی روایت براہ راست اسماعیل سے نقل نہیں کی ہے۔(۲)

لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے اور اس کو معتبر نہیں مانا جاسکتا۔

دوسری روایت: ''اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ رَمْیَتَهُ وَ اَجِبْ دَعْوَتَهُ''۔ یہ روایت دو طرق سے نقل ہوئی ہے: ابوبکر و سعد وقاص۔ اور یہ دونوں طرق بھی ضعیف ہیں۔

ان دونوں کے طریق میں قیس بن ابی حازم نامی شخص کا وجود ہے جس کو علماء اہلسنت اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور اس پر تنقید و تبصرہ کرتے ہیں۔

قیس بن ابی حازم کے بارے میں یحییٰ بن سعید کا خیال ہے: قیس، حدیث کا منکر ہے، عجیب و غریب حدیثیں نقل کرتا ہے (شاید انہیں میں سے ایک روایت یہی مذکورہ روایت ہو)۔

یعقوب سدوسی کا کہنا ہے: علمائے رجال کے درمیان قیس بن ابی حازم تنقید و تبصرہ کا حامل ہے اور اس پر تبصرہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ عجیب و غریب روایتیں نقل

۱۔ تھذیب الکمال: ج۱۸، ص۲۸۸۔ سیر اعلام النبلاء: ج۹، ص۳۰۵۔ الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص۱۴۰۔

۲۔ تھذیب الکمال: ج۲، ص۱۲۵۔ الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص۱۴۱۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرتا ہے۔(۱) علی بن مدینی نے بھی، قیس کو ضعیف شمار کیا ہے۔(۲)

تیسری روایت: "اَللّٰھُمَّ اِستَجِب لِسَعد اِذ دَعَاكَ"۔اس حدیث کو پیغمبرؐ کی جانب منسوب کیا گیا ہے، یہ حدیث بھی ضعیف ہے چونکہ اس سلسلہ میں قیس بن ابی حازم اورعبدالرحمٰن بن مغراء موجود ہیں۔

ابن عدی، عبدالرحمٰن کے بارے میں کہتے ہیں کہ عبد الرحمٰن ایسے ضعیف راویوں میں شمار ہوتا ہے کہ جن کی روایتیں صرف قید تحریر میں لائی جاتی ہیں (یعنی فقط لکھی جاتی ہیں لیکن ان کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاتا) اور دوسری بات یہ کہ وہ ایسی عجیب وغریب روایتیں قید تحریر میں لاتا ہے جن کو معتبر راوی و محقق افراد معتبر شمار نہیں کرتے۔(۳)

چوتھی روایت: "اِرمِ فِدَاكَ أَبِی وَاُمِّی، اَللّٰھُمَّ سَدِّد رَمیَتَهُ وَ اَجِب دَعوَتَهُ"

اس روایت میں بھی قیس ابن ابی حازم آ گیا لہٰذا یہ بھی ضعیف شمار ہوتی ہے، اس بحث کا لب لباب یہ ہے کہ سعد کے حق میں رسولؐ کی دعا والی تمام روایتیں ضعیف ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اسلامؐ کے ذہن مبارک سے کوئی ایسی دعا نہیں نکلی جو سعد کے حق میں ہو۔

....

۱. میزان الاعتدال: ج۳، ص ۳۹۲.

۲. "اِنَّمَا کَانَ اِعرَابِیاً بَوَّالاً عَلی عَقِیبَیهِ"(سیر اعلام النبلاء: ج ۱۱، ص ۵۳).

۳. الکامل فی ضعفاء الرجال: ج۴، ص ۲۸۹. میزان الاعتدال: ج۲، ص ۵۹۲. سیر اعلام النبلاء: ج۹، ص ۳۰۱.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایت کی دلالت پر تبصرہ

اس روایت کے ضعیف ہونے کے علاوہ، دلالت کے اعتبار سے بھی متعدد اعتراضات ہیں اور وہ اعتراضات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اگر ہم روایتوں کے ضعف سے چشم پوشی بھی کرلیں تب بھی یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ سعد کے حق میں پیغمبرؐ کی دعا میدان احد کے فرار سے پہلے تھی یا بعد میں؟ اگر فرار سے پہلے تھی تو فرار کے ذریعہ بے اثر ہوگئی اور چونکہ انھوں نے پیغمبرؐ کو نرغۂ اعدا میں تنہا چھوڑ دیا اس لئے اس دعا کی کوئی قیمت نہیں، اور اگر یہ دعا فرار کرنے کے بعد میں کی گئی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پیغمبرؐ کے دہن مبارک سے ایک بھگوڑے کے لئے دعا نکلے...!؟ چونکہ حاکم نیشاپوری کے بقول: ''خود سعد اس بات کے قائل ہیں کہ وہ میدان وغا سے ایسے الٹے پاؤں بھاگے کہ پھر واپس نہیں پلٹے اور دور سے ہی نظارہ کرتے رہے''، اگر واپس پلٹ بھی آئے تھے تو ان کے بھائی کے ہاتھوں پیغمبرؐ کا زخمی ہونا اور سعد کا پیغمبرؐ کی حمایت نہ کرنا... کیا یہ (بزدلانہ) کام دعا کا حقدار ہے...؟ ہرگز نہیں! یہ کام تو دعا سے کوسوں دور ہے۔

۲۔ اگر روایت کو صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تب بھی اس روایت سے سعد کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی چونکہ پیغمبرؐ کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری، مومنوں کو کافروں کے مقابلہ میں ثابت قدم بنانا ہے، اسی وجہ سے پیغمبرؐ نے یہ فرمایا لیکن افسوس کہ میدان احد سے سعد کے فرار نے....

۳۔ اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ حضورؐ نے سعد کے حق میں دعا کی تھی تو پھر لشکر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسامہ سے منحرف افراد کی فہرست میں سعد کا نام آنا...! کیا مطلب...!۔(۱)

۳۔ اگر ہم (سعد کے حق میں پیغمبر اکرمؐ کی دعا والی) روایتوں کو تسلیم بھی کر لیں تب بھی روایت پیچیدہ ہے کیونکہ روایتوں میں فقط لفظ ''سعد'' استعمال ہوا ہے، اب اس سعد سے کون سا سعد مراد ہے؟ یہ واضح نہیں ہے۔

لیکن عبدالرزاق صنعانی کہ جو معتبر راوی شمار کیا جاتا ہے اور جس کی روایتیں قابل اعتماد مانی جاتی ہیں (۲) اس نے اس روایت کی پیچیدگی دور کی اور اس حدیث کا مصداق ''سعد بن معاذ'' کو قرار دیا ہے: ''اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لِسَعْدِ بِنْ مَعَاذ: اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ رَمْیَتَہُ وَاَجِبْ دَعْوَتَہُ''۔(۳)

گزشتہ تحریر سے سمجھ میں آ گیا کہ سعد بن ابی وقاص کی شان میں آنے والی روایتوں کا ضعیف ہونا، سعد بن معاذ کی شان میں آنے والی روایت کو چار چاند لگا رہا ہے، پیغمبرؐ کی دعا کو سعد بن معاذ کے حق میں ثابت کرتا ہے اور سعد بن ابی وقاص کے لئے پیغمبر اسلامؐ کی دعا سے انکار کرتا ہے۔

روایتوں کے ضعف کی بنیاد پر، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پیغمبرؐ نے سعد بن ابی وقاص کے حق میں یہ دعا کی تھی، اگر کوئی شخص یہ کہتا نظر آئے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ پیغمبرؐ پر بہتان لگا رہا ہے، اور اس حدیث کا مصداق قرار پا رہا ہے:

....

۱. الطبقات الکبریٰ: ج۲، ص۱۹۰. الملل والنحل: شہرستانی، ج۱، ص۲۳. المنتظم: ج۲، ص۹۰۲. مغازی واقدی: ج۳، ص۱۱۱۹. شرح نہج البلاغہ: ابن ابی الحدیدمعتزلی، ج۲، ص۲۰.

۲. عبدالرزاق صنعانی، اعتبار واعتماد کی ان منزلوں پر فائز ہے کہ جس کے بارے میں نقل ہوا ہے: ''لَوْاِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ مَا تَرَکْنَا حَدِیْثَہُ''(سیر اعلام النبلاء: ج۹، ص۵۷۳).

۳. المصنف: ج۱۱، ص۲۳۸، ح۲۰۴۲۳.

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

”مَنْ كَذِبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيُتَبَوَّءْ مِقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“۔(۱)

سعد کا میدان احد سے فرار کرنا اور اس واقعہ کا معتبر کتابوں میں نقل ہونا اور فضائل صحابہ رقم کرنے والوں کے قلم کے ذریعہ قید تحریر میں نہ آنا، اور دوسری جانب سے سعد کے حق میں پیغمبر اکرمؐ کی دعا والی روایتوں کا ضعیف ہونا اور ان باتوں کا صفحۂ قرطاس پر قید ہونا...سب کچھ سمجھ سے باہر ہے، کیا یہ سب باتیں اس کی جانب اشارہ نہیں کرتیں کہ سعد بن ابی وقاص کے فرار کو چھپانے کی کوشش کی جارہی ہے!؟۔

ہجرت کے چوتھے سال

☆ سعد، آیۂ خمر کے نزول کا باعث

سعد کا بیٹا ”مصعب“ اپنے باپ کے حوالہ سے نقل کرتا ہے کہ سعد ابن ابی وقاص نے کہا: ”شراب کو حرام قرار دینے والی آیت، میرے بارے میں نازل ہوئی ہے“۔(۲)

سعد کی زبانی، خود ان کی کہانی کچھ اس طرح نقل ہے: ”ایک روز انصار میں سے ایک شخص (۳) نے کھانا آمادہ کیا، اس نے میری اور ایک گروہ کی دعوت کی، ہم کھانا کھانے اور شراب پینے کے بعد مست ہوگئے اور بیہودہ باتوں میں مشغول ہوگئے،

۱. ترجمہ: ”جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر تہمت لگائے خداوند عالم اس کی نشیمن گاہ کو آتش جہنم سے بھر دے گا“(مترجم). صحیح بخاری: ج ۱، ص ۳۱. صحیح مسلم: ج۴، ص ۲۵۶. جامع الصحیح: ج ۴، ص ۵۲۴. سنن ابی داؤد: ج۳، ص ۳۱۹. سنن الدارمی: ج ۱، ص ۸۸. سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۱۳.

۲. تاریخ دمشق: ج ۲۰، ص ۳۳۱. الدر المنثور: ج۵، ص ۱۶۵. مسند طیالسی: ص ۲۸. تفسیر ابن کثیر: ج ۲، ص ۲۹۵. اتحاف المھرۃ: ج۵، ص ۱۱۰. مرویات الامام احمد بن حنبل فی التفسیر: ج ۲، ص ۷۶. الوافی با الوفیات: ج ۱۵، ص ۱۴۶.

۳. کہا جاتا ہے کہ وہ انصاری شخص، قدامہ بن مظعون تھا۔(تفسیر القرآن سمعانی: ج ۲، ص ۶۳)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انصار کہتے تھے کہ ہم برتر ہیں اور قریش کہہ رہے تھے کہ ہم افضل ہیں، اسی اثناء میں انصار میں سے ایک شخص نے ایک ہڈی اٹھائی اور میری (سعد کی) ناک پر ماری جس سے ایک گہرا نشان پڑ گیا، میں پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں پہونچا اور واقعہ بیان کیا اسی ہنگام یہ آیت نازل ہوئی (۱): ﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ...﴾''۔(۲)

ابن شہاب، سالم ابن عبداللہ کے واسطہ سے نقل کرتا ہے: ''سب سے پہلے حرام قرار دی جانے والی شئے، شراب تھی اور یہ (شراب کی حرمت) سعد کی وجہ سے ہوئی تھی، چونکہ سعد اور ان کے ساتھیوں نے شراب نوشی کی تھی، اور شراب پی کر آپس میں جھگڑا کرنے لگے جس میں سعد کی ناک ٹوٹ گئی، اور اسی وجہ سے خداوند عالم نے شراب کو حرام قرار دیا''۔(۳)

....

۱. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۸۶. الکشف والبیان: ج ۲، ص ۱۴۳. النکت و العیون: ج ۲، ص ۶۴. تفسیر ابن ابی حاتم: ج ۴، ص ۱۲۰۰. تفسیر جامع البیان: ج ۷، ص ۴۶. تفسیر بغوی: ج ۳، ص ۹۴. تفسیر ابن کثیر: ج ۲، ص ۹۵. الدر المنثور: ج ۲، ص ۳۱۵. تفسیر قرطبی: ج ۶، ص ۲۸۶. المجموع فی شرح المهذب: ج ۲۲، ص ۲۵۴. سنن الکبریٰ: بیهقی، ج ۵، ص ۲۸۵. تفسیر المنار: ج ۷، ص ۴۹. مسند احمد: ج ۱، ص ۱۷۸. فتح القدیر: ج ۲، ص ۹۴. الکشاف فی تفسیر القرآن: زمخشری، ج ۱، ص ۲۵۷. مناقب آل ابیطالب: ج ۲، ص ۲۰۴. مستدرک الوسائل: ج ۱۷، ص ۸۴.

۲. سورۂ مائدہ/ ۹۰.

۳. جامع البیان: ج ۷، ص ۴۶. الدر المنثور: ج ۲، ص ۳۱۵. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۸۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس واقعہ کی عکاسی

مفسرین، مورخین اور محدثین کے اتفاق نظر کے باوجود، بعض لوگوں نے اس واقعہ کو نقل کرنے سے دامن بچایا ہے اور دامن بچانے والوں میں سرفہرست افراد کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ابن عبدالبر قرطبی۔(۱)

۲۔شمس الدین ذہبی۔(۲)

۳۔ابن حجر عسقلانی (۳) وغیرہ۔(۴)

☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

۱. الاستیعاب: ج۲، ص ۱۷۱.

۲. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۹۳. تاریخ الاسلام (حوادث سال ۴۱ تا ۶۰): ص ۲۱۵.

۳. الاصابة: ج۲، ص ۳۳.

۴. اسد الغابة: ج۲، ص ۲۹۰.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هجرت کے پانچویں سال

☆سعداور جنگ خندق

۱۔سعدابن ابی وقاص، جنگ خندق میں پیغمبرؐ کے محافظ ونگہبان تھے۔(۱)

۲۔سعد کے بارے میں عائشہ کا بیان ہے: ’’میں نے ایک شب سعد کو خندق میں دیکھا،ان کی کارکردگی (پیغمبرؐ کی حفاظت) اتنی بہترین تھی کہ میں ہمیشہ کے لئے ان کی فریفتہ ہوگئی‘‘۔(۲)

۳۔اس جنگ میں بھی مشرکین کی جانب تیراندازی کی اور ایک (دشمن) مشرک کو تو میدان سے بھاگنے پر مجبور کردیا۔(۳)

اس کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ بعض محققین،اس واقعہ کو سعد کے فضائل میں شمار نہیں کرتے اور خود معتبر اہل سنت کے حوالوں کے ذریعہ اپنے اس دعوے کی دلیل بھی پیش کرتے ہیں۔(۴)

....

۱. مغازی واقدی: ج ۲، ص ۴۶۳.

۲. مغازی واقدی: ج ۲، ص ۴۶۳. صحیح بخاری: ج ۲، ص ۱۵۰. صحیح مسلم: ج ۴، ص ۱۱۱. قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس روایت سے عائشہ کی ایک طرفہ محبت نظر آرہی ہے حالانکہ سعد نے ایسا کچھ اظہار نہیں کیا ہے،اور اس بات کی گواہی قتل عثمان کے ہنگام سعد کی گفتگو دیتی ہے،سعد کا بیان ہے: ’’عثمان اسی شمشیر برہنہ کے ذریعہ قتل کئے گئے جس کو عائشہ نے نیام سے نکالا تھا‘‘ (تاریخ المدینة المنورة: ابن شُبَّہ، ج ۴، ص ۱۱۷۴. العقد الفرید: ابن عبد ربہ، ج ۴، ص ۲۹۵. الامامة والسیاسة: ابن قتیبہ، ج ۱، ص ۶۷).

۳. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۸۶. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۱۰۳.ھ

۴. الصحیح من سیرة النبی الاعظم: ج ۹، ص ۲۷۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہجرت کے چھٹے سال

☆ سعد، صلح حدیبیہ کے گواہ

صلح حدیبیہ میں جو عہد نامہ پیغمبرؐ اور مشرکین کے درمیان لکھا گیا جس کے کاتب مولا علیؑ تھے، جب اس عہد نامہ پر دستخط کرنے کی نوبت آئی تو سعد ابن ابی وقاص نے بھی چشم دید گواہ کے عنوان سے دستخط کئے۔(۱)

ہجرت کے ساتویں سال

☆ پیغمبرؐ کا پیغام، خیبری یہودیوں کے نام

شیخ مفیدؒ رقمطراز ہیں: ''ہجرت کے ساتویں سال، جنگ خیبر سے پہلے رسول اسلامؐ نے اتمام حجت کے عنوان سے خیبر کے یہودیوں کے لئے ایک خط لکھا جن کا سردار ''عبداللہ ابن سلام'' تھا، اور وہ خط اپنے ایک قاصد کے ذریعہ ان تک پہونچایا''۔ اس خط کو تحریر کرنے والے ''سعد ابن ابی وقاص'' تھے۔(۲)

....

۱. تاریخ الامم والملوک: ج۲، ص۱۲۳. البدایة والنهایة: ج۱، ص۱۷۱. ''قابل ذکر ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے دور میں مولا علیؑ تمام عہد ناموں اور صلح ناموں کے عہدہ دار تھے'' (مکاتیب الرسول: احمدی میانجی، ج۱، ص۱۳۸).

۲. الاختصاص: شیخ مفیدؒ، ص۴۲. بحار الانوار: ج۹، ص۳۳۵. مکاتیب الرسول: ج۲، ص۴۸۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

البتہ دیّا ربکری کا دعویٰ یہ ہے کہ سعد ابن ابی وقاص، (مستقل) کاتبان پیغمبرؐ میں سے تھے(۱) لیکن ان کے پاس اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں ہے، اور یہ بھی واضح رہے کہ صرف دیار بکری نے ہی ایسا دعویٰ کیا ہے باقی کسی بھی مورخ نے اس بات کی جانب اشارہ نہیں کیا ہے۔

یہاں پہو نچ کر چند نکتوں کی جانب اشارہ کرنا ضروری ہے:

۱۔ کاتب رسول ہونا، عام ہے یعنی کاتب وحی کو بھی کاتب رسول کہا جائے گا اور کاتب عہد نامہ کو بھی کاتب رسول ہی کہا جائے گا۔

۲۔ دیار بکری کے دعوے کے مطابق؛ (کہ سعد نے ایک نامہ تحریر کیا) تو کیا صرف ایک نامہ لکھنے سے ہی کاتب رسول کا خطاب دیا جا سکتا ہے!۔

۳۔ کوئی بھی تاریخ یہ نہیں بتاتی کہ سعد، کاتب رسول کی حیثیت سے ہوں اور وحی الٰہی کو قید تحریر میں لائے ہوں، بلکہ شیخ مفیدؒ کے بقول: سعد نے صرف ایک خط لکھا تھا۔

☆ سعد اور جنگ خیبر

۱۔ منقول ہے کہ سعد، جنگ خیبر میں پیغمبرؐ کے محافظ و نگہبان تھے۔(۲)

۲۔ جنگ خیبر کے بعد پیغمبرؐ نے (چاہا کہ کسی کو فدک کی جانب روانہ کریں) لہٰذا فرمایا: ''کون ہے جو علمدار بنے اور اپنی ذمہ داری نبھائے؟'' زبیر نے آمادگی کا

....

۱. تاریخ الخمیس: دیا بکری، ج۲، ص ۱۸۱.

۲. کنزالدرر و جامع الغرر: ابوبکر بن عبداللہ بن ایبک دواداری، ج۳، ص ۱۴۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اظہار کیا لیکن حضورؐ نے قبول نہیں کیا، سعد بن ابی وقاص نے بھی اظہار کیا لیکن حضورؐ نے ان کی گذارش بھی مسترد کردی، آخر کار...علیؑ سے خطاب فرمایا:''اے علی! یہ پرچم سنبھالو اور حق وصول کرو...''۔(۱)

ہجرت کے نویں سال

☆ سعد اور آیۂ نجویٰ

تمام مفسرین ومحدثین کا اتفاق ہے کہ آیۂ نجویٰ امیرالمومنین علی ابن ابیطالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے لیکن طبرانی و ابن مردویہ جیسے مورخ ومفسر اس آیت کو سعد ابن ابی وقاص سے منسوب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خود سعد نے بتایا کہ اس آیت کے مصداق ''سعد'' ہیں۔ یہ واقعہ کچھ اس طرح منقول ہے:''جب لوگ پیغمبر اسلامؐ کے قیمتی اوقات کو اپنی بیہودہ باتوں کے ذریعہ ضائع کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی:﴿پیغمبرؐ سے گفتگو کرنے کی خاطر صدقہ دو﴾''۔(۲)

سعد کا بیان ہے:''میں ایک روز پیغمبرؐ سے گفتگو کرنے کی غرض سے ''جو'' کا ایک نازک سا دانہ لے گیا تاکہ گفتگو کرسکوں تو حضورؐ نے فرمایا: تم مادی اعتبار سے

....

۱. السیرة النبویة: ابن هشام، ج۳، ص۳۴۹. تاریخ الامم و الملوک: ج۳، ص۱۳. اعلام الوریٰ باعلام الهدیٰ: ابی علی الفضل بن الحسن الطبرسیِ ج۱، ص۲۰۹. بحارالانوار: ج۲۱، ص۲۲.

۲. سورۂ مجادله/۱۲.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضعیف ہو"۔(۱)

اوراسی وقت یہ آیت نازل ہوئی(۲) ﴿أَأَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَي نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ...﴾۔(۳)

روایت پر تبصرہ

مذکورہ روایت، سند اور دلالت کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

روایت کی سند پر تبصرہ

اس روایت کو طبرانی، ابن مردویہ اور احمد بن حنبل نے نقل کیا ہے، اس روایت کی سند کے سلسلہ میں "سلمہ بن فضل ابرش" نامی شخص بھی موجود ہے کہ جس کو اہلسنت کے بزرگ علمائے رجال ضعیف شمار کرتے ہیں اور اس سے نقل ہوئی روایتوں کو قید تحریر میں نہیں لاتے گویا کہ جس روایت کی سند میں اس شخص کا وجود ہو اس روایت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اسحاق بن راهویہ(۴) بخاری(۵) نسائی، علی بن مدینی، ابوزرعہ دمشقی(۶) ابوحاتم رازی(۷) ابن حجر عسقلانی(۸) وغیرہ نے بہت شدت

---

۱. انک لزهید: ای قلیل المال فقدرت علی خشب مالک... (التفسیر الکبیر: ج۲۹، ص۲۷۲).
۲. المعجم الکبیر: طبرانی، ج۱، ص۱۴۷. مسند احمد بن حنبل: ج۱، ص۱۸۵. الدرالمنثور: ج۶، ص۱۸۵.
۳. سورۂ مجادله/۱۳.
۴. میزان الاعتدال: ج۲، ص۱۹۱.
۵. التاریخ الکبیر: ج۴، ص۸۴.
۶. میزان الاعتدال: ج۲، ص۱۹۲.
۷. الجرح والتعدیل: ج۴، ص۱۶۹.
۸. تقریب التهذیب: ج۱، ص۳۱۸.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے ساتھ اس کی مخالفت کی ہے اور ضعیف گردانا ہے۔

سلمہ بن فضل کے متروک ہونے کے سبب ہی، ہیثمی (۱) اور سیوطی (۲) نے اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے اور اسے لائق عمل نہیں سمجھا ہے۔

روایت کی دلالت پر تبصرہ

۱۔ اکثر مفسرین و مورخین مثلاً ابن عباس، مجاہد، کلبی، اسحاق بن راہویہ، ابن مردویہ، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم (۳) مقاتل بن سلیمان (۴) ابن ابی شیبہ (۵) عبد الرزاق صنعانی (۶) سعید بن منصور (۷) حاکم نیشاپوری (۸) بیضاوی (۹) ابوالفرج ابن جوزی (۱۰) شمس الدین ذہبی (۱۱) وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ تکلیف جو عائد ہوئی تھی وہ مولا علیؑ کی خاطر نسخ ہوئی جیسا کہ حضرتؑ خود فرماتے ہیں: ''میرے سبب خدا نے تمام لوگوں کے ساتھ نرمی برتی'' (۱۲)

۱. مجمع الزوائد: ج۷، ص۲۶۰.
۲. الدر المنثور: ج۶، ص۱۸۵.
۳. الدر المنثور: ج۶، ص۱۸۵.
۴. تفسیر مقاتل بن سلیمان: ج۴، ص۲۶۳.
۵. المصنف: ج۷، ص۵۰۵.
۶. تفسیر عبد الرزاق: ج۲، ص۲۹۴.
۷. الدر المنثور: ج۶، ص۱۸۵.
۸. المستدرک علی الصحیحین: ج۲، ص۴۸۲.
۹. انوار التنزیل: ج۴، ص۲۵۶.
۱۰. زاد المسیر فی علم التفسیر: ج۴، ص۲۴۸.
۱۱. المستدرک علی الصحیحین: ج۲، ص۲۴۸.
۱۲. الجامع الصحیح، ترمذی، ج۵، ص۴۰۷، ح۳۳۰۰. جامع البیان: ج۲۸، ص۲۸. الدر المنثور: ج۶، ص۱۸۵. التفسیر الکبیر: ج۲۹، ص۲۷۲.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترمذی (۱) حاکم نیشاپوری (۲) ذہبی (۳) جیسے معتبر اہل سنت مورخین نے تائید کی ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

۲۔ خود سعد نے بھی اس کی جانب اشارہ نہیں کیا ہے کیونکہ ان کا بیان ہے کہ میری شان میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں: ''سورۂ لقمان کی تیرہویں آیت، آیۂ انفال، ایک تہائی مال میں وصیت اور شراب کو حرام قرار دینے والی آیت''۔

سعد، (اپنے فضائل) بیان کر رہے تھے لیکن پھر بھی اس کی جانب کوئی اشارہ نہیں کیا ہے۔

۳۔ اگر مذکورہ روایت کے مدنظر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس آیت کی شان نزول ''سعد'' ہیں تب بھی اس آیت سے سعد کی کوئی فضیلت سمجھ میں نہیں آ رہی ہے، چونکہ پیغمبر اسلامؐ کا جملہ ''لزهيد'' یعنی تم فقیر ہو، اگر سعد کی زندگی کو دیکھتے ہوئے سعد سے منسوب کیا جائے تو سازگار نہیں ہے اس لئے کہ سعد خود اپنی مالداری کے دعویدار تھے (کہ میں غنی ہوں) اور اس کا ثبوت سعد کی گفتگو میں جا بجا ملتا ہے نمونہ کے طور پر جنگ بدر میں سعد کی گفتگو کو ملاحظہ کیجئے: ''میں بے نیازی کے اعتبار سے، پیغمبرؐ کے بزرگ یاور و انصار میں سے ہوں''۔ (۴)

....

۱. ترمذی کہتے ہیں: ''هذا حسن'' یعنی یہ حدیث حسن ہے (الجامع الصحيح: ج۵، ص۴۰۷).

۲. حاکم کہتے ہیں: ''هذا حديث صحيح على شرط الشيخين'' یعنی یہ حدیث شیخین کی شروط کی بنا پر صحیح ہے (المستدرک على الصحيحين: ج۲، ص۴۸۲).

۳. ایضاً.

۴. مغازی واقدی: ج۱، ص۲۶.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یا دوسرا نمونہ سعد کا وہ کلام ہے جو انھوں نے بیماری کی حالت میں رسول اسلامؐ سے خطاب کیا: ''میرے پاس بہت سا مال ہے'' (۱) لہٰذا کسی بھی صورت میں سعد کی فقیری ثابت نہیں ہوتی۔

سعد کی کہانی خود ان کی ہی زبانی سننے کے بعد اس ''جَو'' کے دانہ کو دیکھئے جو سعد صدقہ کے عنوان سے لے کر آئے تھے کہ پیغمبرؐ سے گفتگو کرنے کا جواز پیدا ہو جائے تو یہ ''جو'' کا دانہ یا تو سعد کی مذمت کر رہا ہے یا ان کے بخل کی جانب اشارہ ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس روایت سے کسی بھی طرح سے کوئی فضیلت نظر نہیں آ رہی ہے جو سعد کی شان میں چار چاند لگا دے۔

شاید اس روایت کے ضعف کی بنا پر، علماء اہل سنت نے اس کو سعد کے لئے بیان نہیں کیا اور ان کے زندگی نامہ میں بھی کسی طرح کا کوئی اشارہ نہیں کیا ہے۔

ہجرت کے دسویں سال

☆ سعد کی بیماری

منقول ہے: ''جب رسول اسلامؐ حجۃ الوداع انجام دینے کی غرض سے مکہ تشریف لے گئے تھے اس وقت سعد بن ابی وقاص شدید علیل تھے، اور ان کا مرض اس منزل پر پہونچ چکا تھا کہ شفا کی امید نہیں تھی، حضورؐ ان کی عیادت کو تشریف لائے، سعد نے حضورؐ کی جانب رخ کیا اور کہا: اے خدا کے رسول! میرے پاس

....

۱. جامع المسانید و السنن: ابن کثیر، ج۵، ص ۱۵۴. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۷۶. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۴۴. اخبار مکہ: فاکھی، ج ۲، ص ۳۶۳. صحیح بخاری: ج۴، ص ۱۰۹.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کثیر مقدار میں مال وثروت موجود ہے... کیا میں اس مال کے آدھے حصہ کی وصیت کرسکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا: نہیں، تم فقط ایک تہائی مال کی وصیت کرنے کے حقدار ہو"۔(۱)

اس گفتگو کے بعد حضورؐ نے سعد کی شفا کے لئے دست دعا بلند کئے اور سعد کو شفا حاصل ہوئی۔

یہی وجہ ہے کہ سعد خود ناقل ہیں: "وہ چار آیتیں جن کے نزول کا سبب میری ذات قرار پائی، ان آیتوں میں سے ایک آیت آیۂ وصیت بھی ہے جس میں ایک تہائی مال کی وصیت کرنے کا حکم دیا گیا ہے"۔(۲)

یہ جملہ بھی صرف ایک حقیقت سے پردہ اٹھا رہا ہے اور اس کا کوئی بھی گوشہ، سعد کے فضائل کی جانب اشارہ نہیں کررہا ہے۔

☆ سعد، غدیر خم میں

۱۔سعد، واقعۂ غدیر خم کے عینی شاہد ہیں اور "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ" والی روایت کے ناقل بھی ہیں۔(۳)

۲۔مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں: "حضور اکرمؐ نے اسّی (Eighty) افراد کو

....

۱. جامع المسانید و السنن: ج۵، ص ۱۵۴. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۷۶. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۴۴. اخبار مکه: ج۲، ص ۳۶۳. صحیح بخاری: ج۴، ص ۱۰۹.

۲. مسند طیالسی: ص ۲۸. تاریخ دمشق: ج۲۰، ص ۳۳۱. الدالمنثور: ج۳، ص ۱۵۸.

۳. تاریخ یعقوبی: ج۱، ص ۵۰۲. کتاب سلیم بن قیس هلالی: ج۲، ص ۸۳۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جمع کیا جن میں چالیس افراد عرب تھے اور چالیس عجم، ان سے اتمام حجت کیا کہ میں (علیؑ) حضورؐ کے بعد ان کا جانشین اور ہر مومن کا امام ہوں، اور آخر میں ان سے کہا کہ اس (علیؑ) کی اطاعت کرنا...

اس مجمع میں ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد اور عبد الرحمٰن جیسی شخصیتیں بھی موجود تھیں۔(۱)

۳۔امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے: "جب پیغمبرؐ نے علیؑ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تو آپؐ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے بعض صحابہ نے کہا: ذرا پیغمبر کی آنکھوں کی جانب دیکھو! دیوانوں جیسی آنکھیں لگ رہی ہیں! اب یہ کہہ رہے ہیں کہ (جانشینی علی) خدا کی جانب سے ہے!"۔

اسی وقت جبرئیل نازل ہوئے اور پیغمبر کو ان لوگوں کی اس گستاخی کی اطلاع دی، پیغمبرؐ نے ان کو طلب فرمایا اور ان کی گستاخی کے بارے میں سوال کیا، وہ لوگ اپنی بات سے پھر گئے اور قسم کھانے لگے کہ ہم نے ایسا نہیں کہا ہے، اس وقت خدا نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی (۲): ﴿یَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَ لَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا﴾(۳) "وہ لوگ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے ایسا نہیں کہا حالانکہ انھوں نے اپنی زبانوں پر کفر جاری کیا ہے، اور اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئے، اور انھوں نے جس خطرناک کام کا ارادہ کیا تھا اس تک ان کی رسائی نہ ہوسکی"۔

....

۱. کتاب سلیم بن قیس هلالي: ج۲، ص ۶۹۲.

۲. تفسیر القمی: ج ۱، ص ۳۰۱. الاصفی فی تفسیر القرآن: فیض کاشانی، ج ۱، ص ۴۸۰.

۳. سورۂ توبہ/۷۴.

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۔حذیفہ یمانی کہتے ہیں: ''واقعۂ غدیرخم کے بعد پیغمبراسلامؐ نے مجھے کچھ لوگوں کے چہرے پہچنوائے اور فرمایا کہ یہ منافقین ہیں جن میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص بھی تھے''۔(۱)

☆مخالفت کرنے والے صحابہ کے حق میں پیغمبرؐ کی بددعا

حضوراکرمؐ نے اپنی عمر کے آخری ایام میں ایک نوجوان سپاہی (اسامہ بن زید) کو اپنے لشکر کا سپہ سالار قرار دیا تاکہ جنگ تبوک کے لئے روانہ ہوں، لیکن جیسے ہی مدینہ سے خارج ہوئے تو کچھ مہاجرین وانصار نے حضوراکرمؐ کی مخالفت شروع کردی اور حکم آنحضرتؐ سے سرپیچی کی، ان مخالفین میں ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ جراح، سعد بن ابی وقاص، سعد بن زید، عفان بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بن جریش جیسی ہستیاں بھی شامل تھیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

....

۱. صحیح بخاری: ج۲، ص۳۰۵. مسند احمد بن حنبل: ج۶، ص۴۴۹. فتح الباری: ج۷، ص۱۱۶. عمدۃ القاری: ج۱۶، ص۲۳۷. ارشاد الساری: ج۸، ص۲۵۸. المحلّٰی: ابن حزم اندلسی، ج۱۱، ص۲۲۰. سیر اعلام النبلاء: ج۲، ص۳۶۱. شیعی کتب میں یہ ماجرا تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ (کتاب سلیم بن قیس ھلالی: ج۲، ص۷۳۰. نوادر الاخبار: فیض کاشانی، ص۱۹۱. معادن الحکمۃ فی مکاتیب الأئمۃ: ج۱، ص۷۸. ذہبی، حذیفہ کی شان میں رطب اللسان ہیں: ''وھو صاحب السر، و کان النبی قد اسرّ الی حذیفۃ اسماء المنافقین وضبط عنه الفتن الکائنۃ فی الامامۃ، و قد ناشدہ عمر: أ انا من المنافقین؟'').

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس گروہ کا یہ کہنا تھا کہ حضورا کرمؐ نے اس نوجوان کو ہم بزرگوں کا حاکم وامیر کیسے بنایا؟ جب یہ خبر حضورا کرمؐ کے گوش سماعت سے ٹکرائی تو حضورؐ غضبناک ہوگئے اور جن لوگوں نے حکم آنحضرتؐ سے سرپیچی کی تھی، حضورؐ نے ان کے حق میں بددعا کی۔(۱)

آیۂ اطاعت ﴿اَطِیعُوااللّٰہَ وَاَطِیعُوُاالرَّسُوُلَ﴾ کے مدنظر، صحابہ کا حکم رسولؐ سے سرپیچی کرنا اور آنحضرتؐ کا ان کے حق میں بددعا کرنا قابل غور اور مقام سوال ہے اور صحابہ کے مریدوں کے حق میں مشکل ایجاد کرتا ہے۔

سعد کی خصوصتیں

یہ حصہ ان واقعات سے مخصوص ہے کہ جن کی تاریخ معین نہیں ہے۔

☆ سعد کا، پیغمبرؐ کی بے احترامی کرنا

ابن سعد اپنی تاریخ میں قلمبند کرتا ہے: ''ایک روز حضوراکرمؐ سعد ابن ابی وقاص کے دیدار کے لئے ان کے گھر آئے، واپسی کے وقت سعد نے حضورؐ کی خدمت میں مرکب (سواری) پیش کیا، جب آنحضرت گھوڑے پرسوار ہوگئے تو سعد نے چاہا کہ حضورؐ کے ہمراہ اپنے بیٹے کو بھیجیں، حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو گھوڑے کے آگے قرار دو نہ کہ پیچھے، لیکن سعد نے قبول نہیں کیا اور بات یہاں

....

۱. الطبقات الکبریٰ: ج۲، ص۱۹۰. الملل و النحل: شهرستانی، ج۱، ص۲۳. المنتظم: ج۲، ص۹۰۲. مغازی واقدی: ج۳، ص۱۱۱۹. شرح نهج البلاغه: ابن ابی الحدید، ج۲، ص۲۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تک پہونچی کہ سعد نے کہا: ٹھیک ہے اگر آپ میرے بیٹے کو نہیں لے جا رہے ہیں تو میری سواری واپس کردیں اور حضور اکرمؐ نے ایسا ہی کیا''۔(۱)

☆سعد کا، مولا علیؑ کی برائی کرنا

مصعب بن سعد، اپنے باپ (سعد) کے حوالہ سے نقل کرتا ہے کہ ایک روز میں دو مہاجرین کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اور ہم تینوں علی کی برائی میں مشغول تھے...اسی اثناء میں پیغمبر اکرم طیش کے عالم میں ہماری جانب آئے، میں نے اپنے دل میں کہا: ''غضب پیغمبرؐ سے خدا کی پناہ''، حضورؐ نے فرمایا: ''تمہیں مجھ سے کیا بیر ہے؟ (کیا تمہیں نہیں معلوم!) جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی'' اور اس جملہ کی تین بار تکرار کی۔(۲)

آخر سعد نے علیؑ کی برائی کیوں کی اور پیغمبرؐ کو کیوں غضبناک کیا؟ جب کہ وہ جانتے تھے کہ علیؑ کا مقام کتنا اعلیٰ ہے! پیغمبرؐ سے نسبت کو بھی جانتے تھے! حد تو یہ ہے کہ بہت سی حدیثوں کو نقل بھی کیا ہے کہ جو علیؑ کے فضائل پر مشتمل ہیں مثلاً: حدیث غدیر، حدیث منزلت، حدیث ''سُدَّ الْاَبْوَابُ اِلَّابَابُ عَلِیٍّ''، حدیث ''اول من اسلم علی''، حدیث کساء، حدیث اذیت علی، مباہلہ وغیرہ...!۔

....

۱. الطبقات الکبریٰ: ج۱، ص۱۷۶.

۲. المصنف: ابن ابی شیبة. ج۷، ص۵۰۴. المطالب العالیة: ابن حجر عسقلانی، ج۴، ص۶۳. البدایة والنهایة: ج۷، ص۳۵۹. کنزالعمال: ج۱۱، ص۶۰۱. الصواعق المحرقة: هیثمی، ص۱۲۳. مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۷۵. ینابیع المودة: قندوزی، ج۲، ص۲۳۳. مناقب آل ابیطالب: ج۳، ص۲۴۳.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ پیغمبرؐ کا، سعد کو اسراف سے روکنا

عبداللہ ابن عمر کا بیان ہے: ''ایک روز حضور اکرمؐ نے سعد ابن ابی وقاص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، پیغمبرؐ نے ان سے کہا: اسراف نہ کرو، آخر یہ وضو کا کونسا طریقہ ہے! سعد نے کہا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ پیغمبرؐ نے فرمایا: ہاں! اگر چہ تم نہر کے پانی سے ہی کیوں نہ وضو کرو (اسراف موجود رہے گا)''۔(۱)

☆ حالت احرام میں سعد کی نغمہ سرائی

سلیمان بن یسار کا بیان ہے: ''میں نے مکہ و مدینہ کے درمیان سعد کو دیکھا کہ ایک مقام پر آرام فرما ہیں، ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے نغمہ سرائی میں مصروف ہیں، میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! اے ابو اسحاق! حالت احرام میں بھی نغمہ سرائی...؟ سعد نے کہا: کیا میں بے ہودہ نغمہ سرائی کر رہا ہوں!''۔(۲)

☆ کیا پیغمبر کو اس بات پر فخر تھا کہ سعد، آپ کے ماموں ہیں؟

کچھ ضعیف روایتوں کے مطابق، پیغمبرؐ نے سعد کو اپنے ماموں کے عنوان سے پہچنوایا ہے اور اس رشتہ پر اظہار افتخار کیا ہے۔ اور انہیں ضعیف روایتوں کی بنیاد پر

....

۱. مسند احمد بن حنبل: ج۲، ص ۲۲۱. سنن ابن ماجه: ج ۱، ص ۱۴۷. عوائد الایام: احمد نراقی، ص ۶۱۹.

۲. العقد الفرید: ج۶، ص ۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کے مریدوں نے ان کے فضائل میں ایک فضیلت کا اضافہ کر دیا۔(۱)

روایت پر تبصرہ

اس باب میں بیان کی گئی تمام روایتیں، سند اور دلالت کے اعتبار سے ضعیف ہیں۔

سند پر تبصرہ

اس فضیلت میں پانچ حدیثیں نقل ہوئی ہیں، جن میں سے چار حدیثیں جابر ابن عبداللہ انصاری سے منقول ہیں اور ایک روایت عامر شعبی سے مروی ہے کہ روایت کی تحریر کچھ اس طرح آئی ہے:

پیغمبر نے سعد بن ابی وقاص کو اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا: ”هٰذا خالِيْ فَلْيُرِنِيْ امرءٌ خاله“۔(۲)

یہ میرے ماموں ہیں، لہٰذا ہر کوئی اپنے ماموں کو دکھائے۔

ان روایتوں میں نہ صرف یہ کہ کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے بلکہ بعض حدیثیں جعلی بھی ہیں، اور اس کی دلیلیں مندرجہ ذیل ہیں:

....

۱. الاستیعاب: ج۲، ص۱۷۲. اسد الغابة: ج۲، ص۲۹۱. صفة الصفوة: ج۱، ص۱۵۰. الاصابة: ج۲، ص۲۳. البداية والنهاية: ج۸، ص۷۷.

۲. المعجم الکبیر: ج۱، ص۱۴۴. تاریخ دمشق: ج۲۲، ص۲۲۷. سلسلۂ سند: ابن عساکر کہتا ہے: مجھے خبر دی ابوالوفاء عمر بن الفضل بن احمد بن عبداللہ اور ابومحمد بن محمد بن احمد بن ابی الحسین نے کہ ہم سے نقل کیا محمد بن عبیداللہ بن علاء کاتب نے اور اس نے نقل کیا علی ابن حسین بن عرفہ عبدی کے حوالہ سے اور اس نے ابراہیم بن عبداللہ ہروی سے اس نے ہیثم سے اور اس نے مجالد بن سعید کے حوالہ سے، اس نے شعبی سے، انھوں نے جابر سے نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں: رسول اسلامؐ نے فرمایا:...

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۔چار روایتوں میں مجالد بن سعید نامی شخص موجود ہے کہ جس کے بارے میں علمائے اہلسنت شدید تبصرہ وتنقید کرتے ہیں۔

یہ شخص روایت کونقل کرنے میں لاپرواہی وکوتاہی کرتا تھا،ضعیف افراد سے نقل کرتا تھا، اپنی عمر کے آخری ایام میں حواس باختہ ہوگیا تھا، شاذ اور خلاف مشہور روایتیں نقل کرتا تھا بالخصوص شعبی کے حوالہ سے نقل کرتا تھا جو یحیی بن سعید، یحیی بن معین، بخاری، احمد بن حنبل، نسائی، دار قطنی ،ابن حبان ،ابوحاتم رازی، ابن عدی، ہیثمی ، محمد بن سعد، ابن ندیم ، ذہبی اور ابن حجر عسقلانی جیسے محققین و مورخین کے نزدیک تبصرہ وتنقید کا مستحق ہے۔(۱)

مزہ کی بات تو یہ ہے کہ مجالد نے یہ چاروں روایتیں شعبی کے حوالہ سے نقل کی ہیں جو علمائے اہل سنت کے نزدیک ضعیف ہے۔

۲۔حدیث کے سلسلہ سند میں، "ابراهيم بن عبدالله هروی "اور"هشيم بن بشير سلّمی" کا وجود ہے جن کو ضعیف کہا گیا ہے، ابراہیم کو ابوداؤد اور نسائی نے ضعیف شمار کیا ہے۔(۲)

ہثیم کو بھی روایتوں میں دھوکہ دھڑی کے سبب، ضعیف شمار کیا گیا ہے۔(۳)

....

۱. اگر صاحبان ذوق کو تفصیل درکار ہو تو مندرجہ ذیل کتب کی جانب مراجعہ فرمائیں: "سير اعلام النبلاء: ج۳، ص۲۸۶. الضعفاء والمتروكين: ص۴۸. حاشيه سنن الدار قطني: ج۴، ص۲۴۵. كتاب المجروحين: ج۳، ص۱۰. الجرح والتعديل: ج۸، ص۳۴۲. المعارف: ص۵۳۷. مجمع الزوائد: ج۹، ص۳۵۹. الطبقات الكبرىٰ: ج۳، ص۲۴۳. الفهرست: ص۱۳۳. ميزان الاعتدال: ج۳، ص۴۳۸. تقريب التهذيب: ج۲، ص۲۲۹".

۲. ميزان الاعتدال: ج۱، ص۳۹.

۳. ميزان الاعتدال: ج۴، ص۳۰۶.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۔ چوتھی حدیث میں بھی مشترک اعتراضات کے علاوہ تین اور اعتراض پائے جاتے ہیں:

الف: اس میں ''زبیر بن بکار'' نامی شخص موجود ہے جو جعل حدیث میں معروف ہے اسی وجہ سے ابوحاتم رازی وغیرہ نے شدت سے تبصرہ کیا ہے۔(۱)

ب: زبیر بن بکار نے اس حدیث کو نامعلوم شخص سے نقل کیا ہے۔

ج: شعبی نے اس حدیث کو بطور مرسل نقل کیا ہے، چونکہ وہ تابعین میں سے تھا لہٰذا اس نے پیغمبر کے زمانہ کو درک نہیں کیا ہے، تو پھر کیسے ممکن ہے کہ اس منظر کو براہ راست دیکھا ہو اور نقل کر دیا ہو!؟۔

۴۔ پانچویں روایت کے سلسلۂ سند میں ''عبدالوہاب بن ضحاک'' نامی شخص موجود ہے جو علمائے اہلسنت کی شدید نکتہ چینی کا نشانہ بنا ہوا ہے اور حدیث میں چوری کے علاوہ، بے بنیاد اور جھوٹی روایتیں بھی بیان کرتا ہے اسی سبب اس کو حدیث گڑھنے والا کہا گیا ہے۔

عبدالوہاب بن ضحاک کے بارے میں بخاری کا نظریہ ہے: ''یہ (عبدالوہاب) عجیب وغریب روایتیں بیان کرتا ہے''۔(۲)

ابوحاتم رازی کچھ اس طرح بیان کرتا ہے: ''وہ (عبدالوہاب) جھوٹ بولتا ہے اور جعلی روایتیں نقل کرتا ہے''۔(۳)

....

۱. الجرح والتعدیل: ج۳، ص ۵۸۵. سیر اعلام النبلاء: ج ۱۲، ص ۳۱۴. میزان الاعتدال: ج ۲، ص ۶۶.

۲. تاریخ الکبیر: بخاری، ج۶، ص ۱۰۰.

۳. الجرح و التعدیل: ج۶، ص ۷۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوداؤد نے تو بالکل واضح طور پر اس کو جاعل حدیث کہا ہے: ”میں نے عبدالوہاب کو دیکھا کہ حدیث گڑھتا ہے“۔(۱)

ابن حبّان، ابن عدی، نسائی، دار قطنی، عقیلی، صالح بن محمد، ابونعیم اصفہانی، حاکم نیشاپوری اور ابن حجر عسقلانی نے بھی عبدالوہاب بن ضحاک کو واضح طور پر جھوٹا اور من گھڑت روایتیں نقل کرنے والے سے تعبیر کیا ہے۔(۲)

روایت کی دلالت پر تبصرہ

اس روایت میں بہت سے اعتراضات ہیں:

پہلا اعتراض: پیغمبر اسلامؐ اور بنی زُہرہ کے درمیان رابطہ، آج بھی علم انساب کے محققین کے درمیان اختلاف کا موضوع ہے اور کوئی یقینی نظریہ نہیں دیا گیا ہے۔

دوسرا اعتراض: اگر فرض بھی کرلیا جائے کہ بنی زُہرہ پیغمبر اسلامؐ کے ننھیال والے تھے تب بھی یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ سلسلہ ”سعد“ تک پہونچتا ہے یا نہیں! کہ حضورؐ اس رشتہ داری پر فخر ومباہات کریں، چونکہ گذشتہ بیان کے مطابق معاویہ اور ابن ابی الحدید کی تصریح کے پیش نظر، سعد ابن ابی وقاص کا تعلق قبیلۂ بن عُذرہ سے تھا نہ کہ بنی زُہرہ سے۔

....

۱. تھذیب الکمال: ج۱۲، ص۱۴۲. تھذیب التھذیب: ج۶، ص۳۹۵. میزان الاعتدال: ج۲، ص۶۷۹.

۲. صاحبان فہم وفراست مندرجہ ذیل کتب کی جانب مراجعہ کر سکتے ہیں: کتاب المجروحین: ج۲، ص۱۴۸. الکامل فی ضعفاء الرجال: ج۵، ص۲۹۶. تھذیب الکمال: ج۱۲، ص۱۴۲. میزان الاعتدال: ج۲، ص۶۷۹. تھذیب التھذیب: ج۶، ص۳۹۵. الضعفاء الکبیر: ج۳، ص۷۸.تقریب التھذیب: ج۱، ص۵۲۷.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسرا اعتراض: اگر پیغمبر اکرمؐ کی سعد سے رشتہ داری کو تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی روایات کی سند کے مدنظر حضورؐ نے ایسی رشتہ داری پر فخر ومباہات کا اظہار نہیں فرمایا ہے اور آنحضرتؐ کی جانب ایسی نسبت دینا، مناسب نہیں۔

اس بحث کا لب لباب یہ ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کا اپنے ماموں پر فخر ومباہات کرنے والی روایتوں کے راوی ضعیف یا مجہول ہیں کہ جن پر خود علمائے اہلسنت تبصرہ ونکتہ چینی کرتے ہیں مثلاً مجالد، ابن ضحاک، ابن بکّار، شعبی وغیرہ؛ ان روایتوں میں ان تمام راویوں کا وجود، ان روایتوں کے ضعف کی دلیل ہے، اور جو لوگ ان حدیثوں سے سعد کی فضیلت بیان کرنا چاہتے ہیں وہ ان (راویوں) کے باعث منھ کی کھاتے ہیں، اور تعجب خیز بات یہ ہے کہ ان روایتوں کو صحیح مسلم وصحیح بخاری میں نقل نہیں کیا گیا اور خطیب بغدادی وابونعیم اصفہانی جیسے محدثین ومورخین نے بھی ان روایتوں کی جانب کوئی اشارہ نہیں کیا، اور دوسری جانب سے یہ بھی دیکھیں کہ بعض لوگوں نے سعد کو بنی زہرہ میں شمار نہیں کیا ہے بلکہ ان کو یقین ہے کہ وہ خاندان بنی عُذرہ سے تھے، غرض یہ کہ پیغمبرؐ کا سعد کی رشتہ داری پر فخر ومباہات کرنا اور اس کے ذریعہ سعد کی فضیلت کو بیان کرنا، بے بنیاد ہے۔

☆ کیا سعد، جنتی ہیں؟

اس موضوع کے متعلق دو قسم کی روایتیں موجود ہیں: بعض روایتیں ایسی ہیں جن میں پیغمبر اسلامؐ نے سعد کو بہشتی کے عنوان سے پہچنوایا ہے اور بعض روایتیں ایسی ہیں جو عشرۂ مبشرہ سے منسوب ہیں اور یہ ثابت کرتی ہیں کہ سعد بھی جنتی ہیں، عشرۂ مبشرہ والی روایتیں بھی ضعیف اور بے بنیاد ہیں جن کو مورخین نے ثابت کیا ہے، بعض مورخین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے تو ان روایتوں کو ''افسانہ عشرۂ مبشرہ'' کے نام سے تعبیر کیا ہے(۱) اس نوشتہ میں صرف پہلی والی روایتوں کو بیان کریں گے یعنی ان روایتوں کا تذکرہ کریں گے کہ جن میں حضورؐ نے سعد کو بہشتی کے عنوان سے پہچنوایا ہے۔

روایت کی سند پر تبصرہ

یہ روایتیں سند و دلالت کے اعتبار سے ضعیف ہیں، آیئے کچھ بحث کی جائے:

اس مضمون کی پانچ روایتیں نقل ہوئی ہیں جن میں سے تین روایتیں عبداللہ ابن عمر سے منقول ہیں، ایک روایت عبداللہ ابن عمر ابن عاص سے منقول ہے اور ایک روایت کے راوی انس بن مالک ہیں جو پیغمبرؐ سے نقل کرتے ہیں اس حدیث کا مضمون کچھ اس طرح ہے:

ایک روز حضورؐ نے اپنے اصحاب سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''ابھی اس دروازہ سے ایک جنتی داخل ہوگا، اسی اثناء میں اس دروازہ سے سعد بن ابی وقاص داخل ہوئے''۔(۲)

....

۱. بررسی حدیث عشرۂ مبشرہ: نجم الدین طبسی. افسانۂ عشرۂ مبشرہ: اکبر روستائی.

۲. مسند احمد بن حنبل: ج۲، ص ۲۲۲. تاریخ دمشق: ج۲۲، ص ۲۲۲. البدایة والنهایة: ج۸، ص ۷۶.

سلسلۂ سند انس ابن مالک: ابن عساکر کا بیان ہے: ہمیں خبر دی ابوعبداللہ الحسین بن علی بن عبدالملک نے، انھوں نے نقل کیا ابوطاہر احمد بن محمود ثقفی سے، انھوں نے ابوبکر محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے محمد ابن حسن بن قتیبہ سے، انھوں نے حرملہ بن یحیٰ تجیبی سے، انھوں نے عبداللہ بن وہب سے، انھوں نے حَیَوہ سے، انھوں نے عقیل سے، انھوں نے ابن شہاب سے کہ انس نے کہا:....

سلسلۂ روایت ابن عمر: ابن عساکر کہتا ہے کہ مجھ سے بیان کیا ابوالقاسم علی بن ابراہیم، ابوطاہر محمد بن حسین اور ابوالحسن علی ابن حسن نے کہ ہم نے سنا ابوموسیٰ محمد ابن مثنیٰ سے انھوں نے نقل کیا عبداللہ بن قیس رقاشی خراز بصری سے، انھوں نے ایوب سختیانی سے، انھوں نے نافع سے کہ نافع نے نقل کیا: ابن عمر کہتے ہیں:....

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پانچوں روایتوں کا ضعف

پہلی روایت: اس روایت کے سلسلۂ سند میں ''عبداللہ بن قیس الرقاشی خراز بصری'' نامی شخص موجود ہے جس کا نام کسی بھی کتاب میں موجود نہیں ہے، اگر اہلسنت کی اصطلاح میں تعبیر کیا جائے تو ''مجھول الحال'' اور اگر شیعی علم رجال کی اصطلاح میں دیکھا جائے تو'' مھمل '' ہے، اسی وجہ سے ہیثمی نے اس روایت کو ہیچ گردانا ہے۔(۱)

دوسری اور تیسری روایت: پہلی بات تو یہ ہے کہ ان دونوں روایتوں میں ''صالح بن بشیر ابو بشر مرّی'' نامی شخص کا وجود ہے جو اہلسنت کے علمائے رجال اور علمائے حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔

اس کا ایک ضعف تو یہ ہے کہ یہ جعلی روایتیں نقل کرتا ہے اور دوسرا ضعف یہ ہے کہ یہ کہانی بیان کرنے والا شخص ہے نہ کہ کوئی محدث، یہی وجہ ہے کہ اس کو یحییٰ بن معین، ابن حبان بستی، بخاری، ابوحاتم رازی، ابن عدی، علی بن مدینی، ابوداؤد، نسائی، فلّاس، صالح بن محمد، دارقطنی، احمد بن حنبل، جوزجانی، عُقیلی، ذہبی اور ابن حجر عسقلانی نے ضعیف شمار کیا ہے۔(۲)

....

۱. مجمع الزوائد: ج۹، ص ۲۲۱.

۲. صاحبان ذوق مزید تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی جانب مراجعہ فرمائیں: میزان الاعتدال: ج۲، ص ۲۸۹. کتاب المجروحین: ج ۱، ص ۳۷۲. تاریخ الکبیر: ج۴، ص ۲۷۳. الجرح والتعدیل: ج۴، ص ۳۹۶. الکامل فی ضعفاء الرجال: ج۴، ص ۶۴. تھذیب الکمال: ج ۹، ص ۱۱. الضعفاء الکبیر: ج۲، ص ۱۹۹. تقریب التھذیب: ج ۱، ص ۳۵۸.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مزہ کی بات تو یہ ہے کہ اس حدیث کو ابن عدی اور ذہبی نے صالح بن بشیر کی روایتوں کو ضعیف ثابت کرنے کی دلیل بنایا ہے۔

اور دوسری بات یہ کہ دوسری روایت مرسل ہے چونکہ داؤد بن منصور، صالح بن بشیر سے نقل نہیں کرسکتا اور اس کا سبب یہ ہے کہ یہ دونوں ایک طبقہ میں نہیں ہیں۔

چوتھی روایت: اس روایت کی سند میں ''رِشْدُ بن سعد مصری'' موجود ہے جو اپنے لاابالی پن میں معروف ہے، بدتر اور عجیب وغریب روایتیں نقل کرتا ہے، قابل اعتماد راویوں کے نزدیک ضعیف شمار کیا جاتا ہے اور علمائے اہلسنت کے طنز کا شکار بنا ہوا ہے، مثلاً: یحیی بن معین، ابوزرعہ دمشقی، احمد بن حنبل، فلّاس، ابوحاتم رازی، نسائی، جوز جانی، ابن حبّان، محمد بن سعد، ابوداؤد، دار قطنی، قتیبہ بن سعید، عقیلی، ذہبی اور ابن حجر عسقلانی کے نزدیک شدید تنقید وتبصرہ کا مستحق ہے۔(۱)

پانچویں روایت: اس حدیث میں دو اعتراض ہیں:

پہلا اعتراض: اس روایت کے سلسلۂ سند میں ''ابوحفص حرملہ بن یحیٰی بن عبد اللہ تجیبی'' نامی شخص موجود ہے جو ضعیف ہے، اور ابوحاتم رازی، عبداللہ بن محمد فراہانی اور عقیلی نے اس کو ضعیف شمار کیا ہے اور اس کی جانب سے منقول روایتوں کو قابل احتجاج نہیں سمجھتے۔(۲)

....

۱. صاحبان فہم وفراست مندرجہ ذیل کتب کی جانب رجوع کریں: تهذيب الكمال: ج٦، ص٢٠٧. الجرح و التعديل: ج٣، ص٥١٣. ميزان الاعتدال: ج٢، ص٤٩. كتاب المجروحين: ج١، ص٣٠٣. الطبقات الكبرىٰ: ج٧، ص٥١٧. تهذيب التهذيب: ج٣، ص٢٤١. الضعفاء الكبير: ج٢، ص٦٦. تقريب التهذيب: ج١، ص٢٥١.

۲. الجرح والتعديل: ج٣، ص٢٧٤. الكامل فى ضعفاء الرجال: ج٢، ص٤٥٨.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرا اعتراض: یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ محمد بن شہاب زہری نے اس شخص کے نام کا تذکرہ نہیں کیا جس کے ذریعہ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ابن شہاب زہری، خود بھی متہم ہے اس لئے کہ وہ شاہان بنی امیہ کے درباروں میں زندگی بسر کرتا تھا اور ان سے گہرا رابطہ رکھتا تھا (۱) اور بادشاہوں کی جانب سے دیئے گئے تحفے بغیر چون و چرا قبول کرتا تھا۔ (۲)

اور ان تحفوں کا قبول کرنا اس صورت میں ہے کہ خود ہی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتا ہے: ''جب تم بادشاہوں کو فقہاء کی تکیہ گاہ بنتے ہوئے دیکھو تو ان فقہاء پر تہمت لگاؤ'' (۳) اور ان باتوں کے علاوہ وہ مدلِّس (دھوکہ باز) بھی ہے۔ (۴)

روایت کی دلالت پر تبصرہ

سند کے ضعف سے چشم پوشی کے علاوہ یہ روایت، دلالت کے اعتبار سے بھی استدلال کے قابل نہیں ہے، چونکہ اس روایت کے مقابل ایک دوسری روایت بھی ہے جو حضور اکرمؐ سے منقول ہے اور اس میں علیؑ کو جنت کی بشارت دی گئی ہے، روایت کچھ اس طرح ہے:

....

۱. سیر اعلام النبلاء: ج۵، ص۳۳۷.

۲. سیر اعلام النبلاء: ج۵، ص۳۳۷. تاریخ الاسلام (حوادث سال ۱۲۱): ص۲۳۵. نفح الطیب من غصن الاندلس الرطیب: تلمسانی، ج۳، ص۲۳۶.

۳. سیر اعلام النبلاء: ج۶، ص۲۶۲.

۴. مزید تفصیل کے لئے رجوع کریں: رجال مقارن: نجم الدین طبسی، ص۴۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبداللہ ابن مسعود کا بیان ہے: ''ہم پیغمبرؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضورؐ نے فرمایا: ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی آئے گا اور اسی اثناء میں حضرت علیؑ تشریف لے آئے'' (۱) ہیثمی نے بھی اس روایت کے سلسلہ کی تائید کی ہے۔ (۲)

☆ سعد کی خصوصیات

منقول ہے کہ سعد، جسم کے اعتبار سے پستہ قد اور روح کے اعتبار سے تند مزاج تھے، ان کی انگلیاں پھیلی ہوئی اور ناک نشہ کی حالت میں چوٹ کھانے کے باعث چپٹی ہوگئی تھی (پچک گئی تھی)، اپنے بالوں پر سیاہ خضاب کیا کرتے تھے۔ (۳)

مزہ کی بات یہ ہے کہ سیاہ خضاب کرنے والا پہلا شخص ''فرعون'' تھا۔ (۴)

اور دوسری جانب خود سعد ناقل ہیں: ''حضور اکرمؐ نے کبھی بھی سیاہ خضاب نہیں کیا اور کبھی بھی اس کو اہمیت نہیں دی''۔ (۵)

جب ان دو روایتوں کو دیکھتے ہیں تو سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ آخر سعد نے حضورؐ کی پیروی کیوں نہیں کی...!؟۔

مالک بن انس کتاب موطا میں لکھتے ہیں: ''سعد کان یعزل''۔ (۶)

....

۱. المعجم الكبير: ج ۱۰، ص ۱۶۶.

۲. مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۵۳.

۳. الطبقات الكبرىٰ: ج ۳، ص ۱۴۲. تاريخ دمشق: ج ۲۰، ص ۲۹۵. المنتظم: ج ۴، ص ۱۴۴.

۴. المصنف: ج ۸، ص ۳۳۵.

۵. البداية و النهاية: ج ۶، ص ۲۰.

۶. اتحاف المهرّة: ج ۵، ص ۱۰۷. الموطا کے جدید ایڈیشن میں یہ حدیث نہیں ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆فصل کالُبّ لباب

سعد ابن ابی وقاص کی فضیلت میں جو کچھ بھی احادیث وروایات نقل ہوئی ہیں وہ معتبر نہیں ہیں اور بعض روایتوں میں تبدیلی وتحریف بھی کی گئی ہے، مثلاً جنگ احد سے سعد کا فرار ہونا مسلّم الثبوت امر ہے لیکن اس فرار کو چھپانے کی خاطر ان کی فضیلت میں پیغمبر کی حدیث نقل کی گئی: "ارم فداك ابى و امى ..."۔

واقعاً اگر حقیقت سے پرے منقول فضائل کو دیکھتے ہیں تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ درعلیؑ سے دوری کا نتیجہ ہے، جیسا کہ بعض محققین کا بیان ہے: "سعد کی شان میں یہ سب فضائل نقل کرنے کا اصلی سبب، سعد کا مولا علیؑ سے منحرف ہونا اوران سے دشمنی ہے"۔(۱)

☆☆☆

۱. الصحیح من سیرة النبی: ج۶، ص۲۱۷.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرا حصہ

سعد بن ابی وقاص

خلفاء کے زمانے میں

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد بن ابی وقاص

پہلی فصل

ابوبکر کے زمانہ میں

☆ سعد اور سقیفہ کی خلافت

ابن قتیبہ کا بیان ہے: ''وفات پیغمبرؐ کے بعد، لوگ ابوبکر کے گرد جمع ہو گئے اور اکثر مسلمانوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی، بنی ہاشم علیؑ کے بیت الشرف میں جمع تھے، زبیر بھی ان کے ساتھ تھا اور خود کو بنی ہاشم کی فرد شمار کرتا تھا... بنی امیہ نے عثمان کو گھیر لیا، بنی زُہرہ نے سعد و عبدالرحمٰن کی حمایت میں قدم بڑھائے، عمر ابوعبیدہ جراح کے ہمراہ ان کی تلاش میں گئے اور ان سے پوچھا: کیا ہو گیا ہے کہ تم ایک جگہ جمع ہو گئے؟ اٹھو اور ابوبکر کی بیعت کرو اس لئے کہ انصار اور دیگر افراد نے ان کی بیعت کر لی ہے، یہ سننے کے بعد عثمان، سعد، عبدالرحمٰن اور ان تینوں کی بیعت میں بندھے افراد اٹھ کھڑے ہوئے اور سب نے ابوبکر کی بیعت کی''۔(۱)

....

۱. الامامة و السياسة: ج ۱، ص ۲۸. شرح نهج البلاغه: ابن ابی الحديد، ج ۲، ص ۲۶۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

البتہ یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ عمر نے، حضورؐ کی وفات سے قبل ہی ابوبکر کی بیعت کا زینہ فراہم کرلیا ہوگا، تاکہ حضورؐ کے بعد اپنے بزرگوں کو آگے بڑھایا جائے، خلافت کو اپنی مٹھی میں لیا جائے اور نئی نسل کو مولا علیؑ سے دور کیا جائے اور بعد میں سب مل جل کر ابوبکر کی بیعت کرلیں...اور وقت آنے پر کوئی بھی تو تو میں میں (قیل وقال) نہ کرے۔

لیکن یہ گمان واحتمال، باطل ہے کیونکہ وفات پیغمبرؐ سے پہلے ہی عمر کا یہ ارادہ تھا کہ خلافت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے لے (ابوبکر کہاں...!)، لیکن ہاں! اس گمان سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ عمر کے علاوہ بھی نہ جانے کتنے لوگ ہوں گے جو خلافت کے خواب دیکھ رہے ہوں گے! مگر کسی کا خواب اجتماعی نہیں تھا بلکہ سب اپنی اپنی فکر میں تھے۔

اس دعوے پر دلیل خود عمر کا قول ہے: ''عمر سے سوال کیا گیا: قریش میں سب سے بڑا حاسد کون ہے؟ عمر نے جواب دیا: ابوبکر، چونکہ وفات پیغمبرؐ کے بعد میری خواہش تھی کہ لباس خلافت مجھے ملے، میں نے وہ لباس اخلاقاً ابوبکر کی جانب بڑھایا اور اس نے فوراً پہن لیا، لہٰذا قریش کا سب سے بڑا حاسد ابوبکر ہے''۔(۱)

نتیجہ یہ ہے کہ عمر لباس خلافت کو اپنی ذات تک محدود کرنا چاہتا تھا، سعد، عبدالرحمٰن، اور عثمان کا عمر کی بات کو ماننا ان سب کی مجبوری تھی اس لئے کہ وہ تند مزاج تھا۔

....

۱۔ شرح نہج البلاغہ: ابن ابی الحدید، ج۲، ص۳۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ابوبکر کا زمانہ

ایسا لگتا ہیکہ خلافت ابوبکر کے دوران، سعد ایک ملازم کی حیثیت سے تھے۔(۱) اس کے باوجود سعد کے بارے میں فقط ایک جگہ ذکر ہوا وہ بھی ابوبکر کی زندگی کے آخری ایام میں کہ ابوبکر سے ایک گروہ نے گفتگو کی اس گروہ کی ایک فرد ''سعد'' بھی تھے۔

شیخ مفیدؒ رقمطراز ہیں: ''جب یہ طے پایا کہ ابوبکر اپنے بعد عمر کو خلیفہ بنائیں تو بعض صحابہ نے ابوبکر پر اعتراض کیا اور اعتراض کرنے والوں میں سعد، طلحہ اور زبیر بھی تھے، ان سب نے ابوبکر سے کہا: اے ابوبکر! ہمارے اوپر اس تندمزاج شخص (عمر) کو مسلط کر رہے ہو! خدا کو کیا جواب دو گے؟ ہم اس کو تحمل نہیں کر سکتے، یہ بھی اس رعایا کی ایک فرد ہے جو تمہارے زیر تسلّط ہے، یہ مقام اسے کیسے دے سکتے ہو؟ اے ابوبکر! اسلام اور مسلمانوں کی فکر کرو اور اس کو لوگوں پر مسلّط نہ کرو...ابوبکر (جو کہ ان کی رگ رگ سے بخوبی واقف تھے) جواب دیتے ہیں: بیٹھ جاؤ، سب لوگ ابوبکر کے پاس بیٹھ گئے، ابوبکر نے ان سے کی جانب انگلی اٹھاتے ہوئے کہا: مجھے خدا سے ڈرا رہے ہو...! (حالانکہ) تم سب کی لالچی نظریں خلافت پر ہیں''۔(۲)

۱۔ البدایة و النهایة: ج۸، ص۷۵۔ مستدرک الوسائل: محدث نوری، ج۹، ص۲۶۷۔

۲۔ تاریخ الامم و الملوک: ج۳، ص۴۲۹۔ الطبقات الکبری: ج۳، ص۲۰۰۔ الکامل فی التاریخ: ج۲، ص۴۲۵۔ الثقات: ابن حبّان بُستی، ج۲، ص۱۹۲۔ کنز العمال: ج۵، ص۶۷۸۔ الجمل: شیخ مفید، ص۱۲۰۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆فصل اول کالُبّ لباب

اس بحث سے چند نکتے حاصل ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔سعد وطلحہ اور زبیر وغیرہ، اپنے مقصد تک رسائی کی خاطر،حق کی دہائی دیتے تھے حالانکہ ان کا اصلی مقصد وہی تھا جو ابوبکر کا مقصد تھا یعنی لباس خلافت کو زیب تن کرنا۔

۲۔سقیفہ نے ایسا زمینہ فراہم کر دیا تھا کہ مہاجرین بھی اس فکر میں پڑ گئے تھے کہ ابوبکر کے بعد خلافت کے حقدار ہم ہیں لہٰذا ابوبکر کے پاس آئے اور خلافت کو حاصل کرنا چاہا۔

☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری فصل

خلیفۂ ثانی کے زمانہ میں

☆ سعد اور کامیابیاں

سعد، لشکر اسلام کے سپہ سالاروں میں سے ایک تھے اور جنگوں کی فتح میں ان کا اہم کردار رہا ہے۔(۱)

البتہ یہ کامیابیاں اور جنگی فتوحات، اسلام کے فائدے میں تھیں یا نہیں؟ ایک الگ بحث ہے۔(۲)

☆ سعد اور کوفہ

سعد اور کوفہ کی تعمیر

جنگ قادسیہ کے بعد، سعد کوفہ آئے اور اس کی چہار دیواری کرائی۔

....

۱. سیر اعلام النبلاء: ج۲، ص۹۵. المنتظم: ج۳، ص۱۰۱۳. المبسوط: سرخسی، ج۱۰، ص۱۵.

۲. یہ فتوحات مولا علیؑ کی اجازت ورضایت کے تحت تھیں یا نہیں؟ رجوع کریں: مصباح الفقاھة: ابو القاسم الخوئیؒ، ج۱، ص۵۴۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوفہ کی مرمّت اور تعمیر کرائی اور اس کو شہر کی صورت دی۔(۱)

البتہ کوفہ کی تعمیر کے متعلق اختلاف ہے کہ وہ کون سے سنہ میں انجام پائی؟ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ ۱۵ھ میں مرمّت ہوئی (۲) اور بعض مورخین کا بیان ہے کہ ۱۷ھ میں ہوئی۔(۳)

☆ سعد، والی کوفہ

شہر کوفہ کی تعمیر و مرمّت کے بعد سعد، کوفہ میں خلیفہ ثانی کے گورنر بنے۔(۴)

خلیفہ کے گماشتوں کا سعد کے دروازہ کو آگ لگانا

جب سعد، کوفہ میں آئے تو خلیفۂ ثانی سے گھر بنانے کی اجازت طلب کی اور خلیفہ نے کچھ اس طرح جواب دیا: ''ایسا گھر بنانا جو پانی اور ہوا سے تمہاری حفاظت کر سکے''۔(۵)

....

۱. المنتظم: ج۳، ص ۱۰۴۱. معجم ما استعجم: عبد اللہ بکری اندلسی، ج۴، ص ۳۰.

۲. البدایة و النهایة: ج۷، ص ۵۳. العِبر: شمس الدین ذهبی، ج۱، ص ۱۵.

۳. المنتظم: ج۳، ص ۱۰۵۹. الکامل فی التاریخ: ج۲، ص ۵۲۷. وفیات الاعیان: ابن خلکان، ج۱، ص ۲۰۷. غالبًا ۱۵ھ صحیح ہوگی، کیونکہ آنے والی تحریر بیان کرتی ہے کہ ۱۷ھ میں لوگوں کی ناراضگی کو دیکھتے ہوئے سعد کو معزول کر دیا تھا اور اگر کوفہ کی تعمیر و مرمت کو سترہ ہجری میں تسلیم کیا جائے تو تعمیر اور سعد کی امارت میں کچھ فاصلہ بھی تو ہونا چاہیئے تا کہ لوگ سعد کو پہچانیں اور ظلم سہنے کے بعد ان کے مظالم کی شکایت کریں لہٰذا پندرہ ہجری والا قول بہتر ہے۔

۴. المنتظم: ج۳، ص ۱۰۴۱.

۵. العقد الفرید: ج۲، ص ۲۲۳. عیون الاخبار: ج۱، ص ۳۱۲.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ جملہ کنایہ ہے اس بات کا کہ اپنے گھر کو شاہانہ طور طریقہ سے مت بنانا، اس پیغام کے کچھ عرصہ بعد جب خلیفہ نے یہ خبر سنی کہ سعد نے بہت عالیشان مکان بنایا ہے، اس کا دروازہ اعلیٰ قسم کی لکڑیوں سے آمادہ کرایا ہے اور باہری دیواروں پر بہترین قسم کے چونے سے نقاشی کرائی ہے تو خلیفہ نے حکم دیا کہ محمد بن مسلمہ کوفہ کی جانب روانہ ہو اور سعد کے دروازہ میں آگ لگا دے، اور اس کی دیواروں کو بھی تہس نہس کر دے، محمد بن مسلمہ راہی کوفہ ہوا اور حکم خلیفہ کی تعمیل کی۔(۱)

یہ بیان کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم خلیفہ کے سلوک و کردار کے بارے میں بحث نہیں کر رہے ہیں ورنہ خلیفہ کا سعد کے ساتھ یہ سلوک (آگ لگانا) بہت غور طلب ہے کیونکہ یہ (سعد کا) گھر یا تو سعد کی ملکیت تھی یا مسلمانوں کا بیت المال تھا، اور دونوں صورتوں میں اس مال میں آگ لگانا، اس مال میں سعد کے تصرف سے کم ناجائز نہیں ہے!۔

سعد کا ظلم و ستم

اس سے قبل بیان کیا گیا کہ جب سعد بن ابی وقاص کوفہ میں آئے تو پہلے کوفہ کی تعمیر اور مرمت کرائی اور کوفہ کے قبیلوں کو تعمیر کے بہانے سے اذیت پہونچائی۔ سعد حرقہ نامی لڑکی کو طلب کرتے ہیں جب وہ آتی ہے تو اس سے کہتے ہیں: ”تو حرقہ،

....

۱۔ الطبقات الکبریٰ: ج۵، ص ۶۲، مروج الذھب: مسعودی، ج۲، ص ۳۶۹۔ یہ بتانا بھی لازم ہے کہ خلیفہ کا سعد کے گھر کو جلانے کا حکم دینا ثابت کرتا ہے کہ گھروں میں آگ لگانا خلیفہ کا مخصوص طریقہ تھا، اور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بیت الشرف میں آگ لگانا بھی کوئی بعید نہیں ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نعمان کی بیٹی ہی ہے ناں!''حرقہ نے جواب دیا:''مجھ سے کیوں انکار کرتے ہو اور میری جانب توجہ کیوں نہیں دیتے؟، خدا کی قسم! ہم روز وشب گریہ وزاری میں بسر کرتے ہیں حالانکہ یہ ہمارا ہی دیار تھا اور تمام لوگ ہماری پیروی کرتے تھے اور ہم ان سے ٹیکس وصول کرتے تھے (لیکن اب ایسا کچھ نہیں ہے) پھر حرقہ نے آہ وگریہ کی حالت میں ایسے دلخراش شعر پڑھے کہ دونوں پر رقت طاری ہوگئی، اور اس مختصر سی گفتگو کے بعد سعد نے اس لڑکی کا نام، مستحقین کی فہرست میں لکھ لیا''۔(۱)

بخشش وعطا کے مقابل، حمد وثنا

سعد نے عمرو بن معدی کرب کو کچھ مال عطا کیا تاکہ اس کے سبب خلیفہ کی نظروں میں مقام حاصل کرلیں، اور اسی طرح سعد، اپنے مقام کی حفاظت کا زمینہ فراہم کرتے تھے۔

ایک روز عمرو بن معدی کرب مدینہ پہونچا تو خلیفہ نے سعد کے بارے میں دریافت کیا، عمرو نے جواب دیا:''بہت اچھا امیر ہے... فیصلہ کرتے وقت عادل ہے اور مال تقسیم کرتے وقت مساوات سے کام لیتا ہے، اور ہمارے حق کو صحیح طریقہ سے ادا کرتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ خلیفہ نے عمرو سے کہا: یہ تیری حمد وثنا کا سبب وہ ٹکڑے ہیں جو سعد نے تیرے سامنے ڈالے ہیں''۔(۲)

....

۱. اعلام الدین: دیلمی، ص ۲۸۳.

۲. العقد الفرید: ج۲، ص ۶۵. مجمع الامثال: میدانی، ج۳، ص ۷۰. النهایة فی غریب الحدیث: ج ۱، ص ۱۹۶. لسان العرب: ابن منظور، ج۴، ص ۴۱۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل کوفہ کی شکایت اور سعد کی معزولی

جابر بن سمرہ کا بیان ہے: ''میں ایک روز خلیفۂ ثانی کی خدمت میں تھا کہ اہل کوفہ کا ایک گروہ عمر کے پاس آیا اور سعد کی شکایت کی یہاں تک کہ ان لوگوں کو سعد کی نماز پر بھی اعتراض تھا، انھوں نے کہا: نماز بھی صحیح سے انجام نہیں دیتے، خلیفہ نے سعد کو طلب کیا...، سعد نے وضاحت کے ساتھ بیان کیا: خدا کی قسم! میں نے بالکل رسول اسلاؐم کی مانند نماز ادا کی ہے، خلیفہ نے پوچھا: پیغمبر اسلاؐم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ سعد نے جواب دیا: پہلی دو رکعتیں تیزی کے ساتھ پڑھتا ہوں اور آخری دو رکعتیں آرام آرام سے پڑھتا ہوں۔ خلیفہ نے کہا: اے ابواسحاق! یہی چیز لوگوں کی بدگمانی کا باعث بنی ہے، پھر خلیفہ نے ان شکایتوں کی جانچ کرنے کے لئے ایک شخص کو کوفہ بھیجا...ابوسعدہ نامی شخص نے سعد کے متعلق خلیفہ کے گماشتہ کے جواب میں کہا: فیصلہ کرنے میں اور مال تقسیم کرنے میں عدالت کی رعایت نہیں کرتے''۔(۱)

....

۱. تاریخ المدینة المنورة: ج۳، ص۸۱۵. البداية و النهاية: ج۷، ص۱۰۳. الکامل فی التاریخ: ج۲، ص۵۲۹. العقد الفرید: ج۱، ص۲۲. الاستیعاب: ج۲، ص۱۷۳. اسد الغابة: ج۲، ص۲۹۰. تاریخ خلیفة بن خیاط: ص۸۴۰. کشف المشکل: ابن جوزی، ج۱، ص۲۳۱. فتح الباری: ج۲، ص۲۳۹. النهاية: ج۲، ص۲۸۵. لسان العرب: ج۳، ص۱۸۴. مسند احمد بن حنبل: ج۱، ص۱۷۵. جامع المسانید والسنن: ج۵، ص۱۲۵. اتحاف المهرة: ج۵، ص۱۳۹. الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان: ج۳، ص۱۶۷. کتاب العین: فراهیدی، ج۳، ص۱۷۴۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس واقعہ کے بعد گویا شکایت کو ان سُنا کر دیا گیا لٰہذا دوسری بار کوفہ کے بزرگ افراد کا گروہ خلیفہ کے پاس پہونچا اور سعد کی شکایت کی۔

ابن شُبّہ کا بیان ہے: ''کوفہ کے بزرگوں کا ایک گروہ خلیفہ کے پاس پہونچا اور سعد کی شکایت کی، ایک نے کہا: وہ ہم پر ظلم وستم روا رکھتے ہیں، ہمارا حق نہیں دیتے، لٰہذا ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کو کوفہ کی امارت سے معزول کریں...وہ لوگ شکایت کرکے واپس آگئے، کچھ عرصہ بعد دیکھا کہ سعد غیظ وغضب کے عالم میں مسجد سے باہر نکلتے ہیں اور اپنے مخالفوں کی مذمت کرتے ہیں، اسی اثنا میں ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم! یہ غیظ وغضب صرف عہدہ سے معزولی والا ہے''۔(۱)

اور اس طرح سعد کو معزول کیا گیا۔

سعد کی بددعا

عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ کے حوالہ سے نقل کرتا ہے: ''جب ابوسعدہ نے سعد کی برائی کی اور کہا کہ فیصلہ اور مال کی تقسیم میں عدالت کی رعایت نہیں کرتے تو سعد نے اس کے حق میں بددعا کی اور کہا: پروردگار! اگر یہ شخص جھوٹ بول رہا ہو تو اس کی عمر طولانی کردے، اس کے فقر کو دوام بخش دے اور مشکلات میں گرفتار کردے، عبدالملک بن عمیر کہتا ہے: میں نے دیکھا کہ ابوسعدا اتنا بوڑھا ہوگیا تھا کہ اس کی ابرو

....

۱. تاریخ المدینۃ المنورۃ: ج۳، ص۸۱۵....

البتہ خلیفہ بن خیاط اور ابن عبدالبر قرطبی کی نقل کے مطابق، سعد کو دوبارہ کوفہ کا والی بنایا گیا اور دوبارہ معزول کیا گیا: (تاریخ خلیفہ بن خیاط: ص۸۸؛ الاستیعاب: ج۳، ص۱۷. تھذیب الکمال: ج۷، ص۱۱۴).

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کی آنکھوں کو چھپائے رکھتی تھیں اور وہ فقیری کی دہلیز پر زندگی گزارتا رہا...۔ جب اس کا سبب پوچھا جاتا تھا تو ابوسعد جواب دیتا تھا کہ یہ سعد کی بددعا کا نتیجہ ہے۔(۱)

روایت پر تبصرہ

شاید بہت سے مورخین، اس روایت کو سعد کے مستجاب الدعوات ہونے پر دلیل شمار کریں حالانکہ سعد کو مستجاب الدعوات سمجھنا صرف ایک دعویٰ ہے اور بس...۔ عبد الملک بن عمیر کی روایت بھی اس دعوے کو ثابت نہیں کرسکتی، چونکہ عبدالملک، ضعیف ہے اور اہل سنت کے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین کا بیان ہے: ''وہ بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا''۔ ابوحاتم کا کہنا ہے: ''وہ کند ذہن تھا''۔ احمد بن حنبل کا بیان ہے: ''وہ ضعیف ہے اور نقل روایت میں بھی غلطیاں کرتا ہے''۔ ذہبی کہتے ہیں: ''اس کی عمر طولانی تھی اور اس کا حافظہ ضعیف تھا''۔(۲)

جی ہاں! گویا سعد کی بددعا، عبدالملک بن عمیر کے قدموں کی زنجیر بن گئی اور اس کا حافظہ اسی وجہ سے ضعیف ہوگیا!۔

....

۱۔ الطبقات الشافعیۃ الکبریٰ: سبکی، ج۲، ص ۳۳۲۔

۲۔ میزان الاعتدال: ج۲، ص ۶۶۰۔ سیر اعلام النبلاء: ج۵، ص ۴۳۹۔ الجرح و التعدیل: ج۵، ص ۳۶۰۔ تھذیب الکمال: ج۱۲، ص ۷۴۔ تھذیب التھذیب: ج۶، ص ۳۶۵۔ تقریب التھذیب: ج۱، ص ۵۲۱۔ الجامع فی العلل و معرفۃ الرجال: احمد بن حنبل، ج۱، ص ۲۷؛ ج۲، ص ۹۹۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن عمیر اور دیگر روایات کے مدنظر، سعد کے مستجاب الدعوات ہونے کو ثابت نہیں کیا جا سکتا، اور یہ نسبت ناجائز ہے۔

سُبکی کی بیہودہ تاویل

کوفہ سے سعد کی معزولی کے باب میں، سبکی ایک تاویل کرتا ہے اور کہتا ہے:
خلیفۂ ثانی کے ذریعہ صحابہ کا معزول ہونا ان کے فضائل میں کمی کا باعث نہیں ہے۔
خلیفۂ دوم کا کہنا تھا: ''جس شہر کے والی کی مجھ سے شکایت کی جاتی ہے، میں اس کو معزول کر دیتا ہوں''۔ اس قول کی تاویل میں سبکی کہتا ہے کہ یہ کلام دو معنی کا حامل ہے:
۱۔ خلیفہ، تمام صحابہ کو عادل سمجھتے تھے لہٰذا انہیں معزول کرنا اور ایک کی جگہ دوسرے کو بٹھانا جائز ہے۔
۲۔ جن لوگوں کو معزول کیا گیا وہ لوگ واقعاً ولایت و امارت کی جانب رجحان نہیں رکھتے تھے، بلکہ ان کے نزدیک عہدوں کا قبول کرنا صرف خلیفہ کے حکم کی تعمیل تھی، لہٰذا اگر ان کو معزول کیا جاتا ہے تو نہ صرف یہ کہ وہ اس معزولی سے ناراض و رنجیدہ نہیں ہوں گے بلکہ خوش ہو جائیں گے، انہی دو نکتوں کے پیش نظر، اگر خلیفہ کسی والی کی شکایت سنتے تھے تو اس کو معزول کر دیا کرتے تھے۔(۱)

....

۱. الطبقات الشافعية: ج۲، ص ۱۳۳.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد بن ابی وقاص

روایت پر تبصرہ

تبصرہ سے قبل یہ نکتہ قابل غور ہے کہ متعصّب مورخین کی ایک بڑی مشکل، فضائل میں غلو کرنا ہے، گویا وہ لوگ ایک چھوٹی سی چیز کے ذریعہ ہی منزل معراج پر فائز کردیتے ہیں اور اگر کوئی ایسی روایت دیکھتے ہیں جو ان کے محبوب کی شان میں نقص واقع ہورہی ہے تو وہ لوگ اس کی طرح طرح سے تاویلیں کرتے ہیں حالانکہ ان تاویلوں کا حق و حقیقت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا اور ان کی تاویلیں فقط ذہنی ایجاد ہوتی ہیں اسی باعث غلو کے شکار ہوجاتے ہیں، سُبکی کی تاویلیں بھی کچھ اسی قسم کی ہیں کہ ان تاویلوں کے مصادیق کو ذہن کے علاوہ کہیں بھی تلاش نہیں کیا جاسکتا۔

۱۔سُبکی کی پہلی تاویل، عدالت صحابہ کے بارے میں ہے، اس بارے میں تفصیلی بحثیں ہوچکی ہیں کہ عدالت صحابہ کا نظریہ باطل ہے، لیکن سب سے اہم اعتراض یہ ہے کہ اس زمانے میں عدالت صحابہ کا نظریہ رائج ہی نہیں تھا کہ سعد وغیرہ کی عدالت کے بارے میں بحث کی جائے۔ یہ بھی بتادینا لازم ہے کہ اس نظریہ کا آغاز بنی امیہ سے ہوا ہے کہ انھوں نے اپنے اور بعض صحابہ کے کالے کرتوتوں کی پردہ پوشی کے لئے یہ پودا بویا تھا جس کو وہابیت کی سیاست نے پروان چڑھایا، درحقیقت اس قسم کی تاویلیں اور تفسیریں ایسی ہیں کہ خود ان حضرات کو بھی پسند نہیں آئیں گی جن کے بارے میں یہ تاویلیں کی جارہی ہیں۔(۱)

۱۔ یہ نظریہ خود اہل سنت کے مطابق بھی باطل ہے، عدالت صحابہ کے متعلق تفصیل طلب افراد (عدالت صحابہ در میزان کتاب و سنت، تالیف: علامہ غلام رضا کاردان) کی جانب رجوع کرسکتے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۔سُبکی کا یہ قول: ''خلیفہ تمام صحابہ کو عادل سمجھتے تھے''، سست ہے اوراس میں بہت سے نقائص پائے جاتے ہیں مثلاً:

جب خلیفۂ ثانی نے ابوہریرہ کو بیت المال سے چوری کے جرم میں بحرین کی امارت سے معزول کیا تو کہا: ''یَاعَدُوَّاللّٰہِ وَ عَدُوَّ کِتَابِہِ سَرَقْتَ مَالَ اللّٰہِ'' (۱) اے دشمن خدا ودشمن کتاب خدا! تو نے خدا کے مال کو چرایا!۔

کیاابوہریرہ (صحابی) کا چور ہونا، عدالت صحابہ سے سازگار ہے!؟۔

۳۔سُبکی کی دوسری دلیل یہ تھی کہ صحابہ، ولایت وامارت کی جانب رجحان نہیں رکھتے تھے، یہ بھی ضعیف ہے اور یہ دعویٰ بھی زندگانی سعد کے مطالعہ کے بغیر کیا گیا ہے، اگران کی زندگی کا بغور جائزہ لیا ہوتا تو ایسی تاویل کرنے کی جرأت نہیں ہوتی، اس لئے کہ معتبر تاریخی شواہد کے مدنظر، سعد کو خلافت وامارت کا اشتیاق تھا۔

اوران کے اشتیاق کی دلیلیں مندرجہ ذیل ہیں اوران کا تذکرہ پہلے بھی کیا جاچکا ہے:

الف: سعد بن ابی وقاص نے سقیفہ کے دن اپنے قبیلہ میں خودکوخلیفہ کے عنوان سے پہچنوایا۔(۲)

ب: جب کوفہ کی ولایت سے معزول ہوئے تو مسجد سے غیظ وغضب کے عالم میں باہر آئے اوراپنے مخالفوں کی مذمت کی اوراسی اثناء میں ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم! یہ غصہ صرف ولایت وامارت سے معزولی کا ہے۔(۳)

....

۱. الطبقات الکبریٰ: ج۴، ص ۳۳۵. سیر اعلام النبلاء: ج۲، ص ۶۱۲.

۲. الامامة و السیاسة: ج ۱، ص ۲۸. شرح نهج البلاغه: ابن ابی الحدید، ج۲، ص ۳۶۶.

۳. تاریخ المدینة: ج۳، ص ۸۱۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ج: اپنی خلافت کو بچانے کی خاطر، سعد نے عمرو بن معدی کرب کو خلیفہ کے پاس بھی بھیجا تا کہ وہ ان کی حمد وثنا کرے۔(۱)

(خلافت کے سلسلے میں سعد کے اشتیاق کے) یہ نمونے سُبکی کی ان تمام تاویلوں کو باطل کر دیتے ہیں جو سُبکی کے ذہن کی پیداوار ہیں۔

سعد کے بعد کوفہ کے والی عمار یاسر قرار پائے اور ان کے بعد مغیرہ بن شعبہ کو عہدۂ خلافت ملا۔(۲)

☆ سعد، کوفہ سے معزولی کے بعد

سعد کے مال کی تفتیش

جب سعد کو کوفہ کی امارت سے معزول کر دیا تو خلیفۂ ثانی نے مال جمع کرنے کے جرم میں ان کے آدھے مال کی تفتیش کی۔(۳)

سعد کا لالچ

ابراہیم بن حمزہ کا بیان ہے: ''خلیفۂ ثانی کی خدمت میں یمن سے بہترین قسم کا کپڑا لایا گیا، خلیفہ نے وہ کپڑا انصار ومہاجرین کے درمیان تقسیم کر دیا، اسی اثناء میں

....

۱. العقد الفرید: ج۲، ص ۶۵. مجمع الامثال: ج۳، ص ۷۰. النهایة فی غریب الحدیث: ج ۱، ص ۱۹۶. لسان العرب: ج۴، ص ۴۱۴.

۲. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۳۳. العبر: ج ۱، ص ۱۹. البدایة و النهایة: ج۷، ص ۱۲۹. الطبقات الکبریٰ: ج۶، ص ۲۰. العقد الفرید: ج ۱، ص ۲۲.

۳. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۵۹. تاریخ یعقوبی: ج ۲، ص ۲۶. تاریخ الخلفاء: ص ۱۴۸. موسوعة التاریخ الاسلامی: ج ۲، ص ۴۱.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفہ نے سب سے خوبصورت کپڑے کے بارے میں قرعہ اندازی کی تا کہ جھگڑا نہ ہو اور اس میں مَسْوَر بن مَخْرَمہ نامی جوان کا نام آیا، کچھ عرصہ بعد جب سعد نے اس جوان کے ہاتھوں میں وہ کپڑا دیکھا تو اس سے پوچھا کہ یہ کپڑا تمھیں کس نے دیا؟ مسور نے جواب دیا: خلیفہ نے دیا ہے، سعد غصہ کے عالم میں تندروئی کے ساتھ خلیفہ کے پاس گئے اور کہا: میں مسور سے بہتر ہوں، وہ کپڑا مجھے کیوں نہیں دیا؟ خلیفہ نے جواب دیا: میں نے وہ کپڑا اس کو ایسے ہی نہیں دیا بلکہ قرعہ اندازی کر کے دیا ہے...، آخر کار سعد نے آخر کلام میں کہا: میں نے قسم کھائی ہے کہ میں وہی کپڑا تمہارے سر پر ماروں اور یہ کہہ کر وہ کپڑا خلیفہ کے سر پر مار دیا...''۔(۱)

اسی طرح جب خلیفہ کے پاس کہیں سے مال ومتاع آیا اور وہ مال کو تقسیم کرنے میں مشغول ہوئے، ان کے ارد گرد مجمع جمع تھا، اسی اثناء میں سعد آئے اور مجمع کو چیرتے ہوئے خود کو خلیفہ تک پہونچایا تا کہ اپنا حصہ لے لیں، خلیفہ کو یہ بات پسند نہیں آئی اور سعد کے سر پر چھڑی مار کر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔(۲)

سعد کا اپنے بیٹے کو حرص ولالچ سے بچنے کی نصیحت کرنا اور خود ان کا مال غنیمت پر ٹوٹ پڑنا... ہر انسان کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔(۳)

....

۱. المنتظم: ج۴، ص ۱۵۴۴.

۲. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص۲۸۷.

۳. سعد نے اپنے بیٹے کو کچھ یوں نصیحت کی: ''ایاک و الطمع فانه فقر حاضر''. العقد الفرید: ج۳، ص ۲۰۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یاددہانی

سعد کا لالچ اور ان کا مال ومتاع جمع کرنا، آغاز اسلام کی یاد تازہ کردیتا ہے کیونکہ اسلام کی پہلی جنگ (جنگ بدر) کے بعد مال غنیمت کی تقسیم میں سعد نے لالچ کا اظہار کیا جو مہاجرین وانصار کے درمیان اختلاف کا سبب اور پیغمبر اکرمؐ کی ناراضگی کا باعث بنا۔

حکم پیغمبرؐ سے سعد کی نافرمانی

عبیداللہ کا بیان ہے: ''حیرہ کا رہنے والا جُفَیْنَہ نامی عیسائی، سعد کا رضاعی بھائی تھا (یعنی ان دونوں نے ایک ہی ماں کا دودھ پیا تھا) سعد اس کو خلیفۂ ثانی کی خلافت کے دور میں اپنا بھائی سمجھتے ہوئے مدینہ میں لائے،... جُفینہ نے مدینے میں لکھنا سیکھا''۔(۱)

جفینہ وہ شخص ہے جس کو عبداللہ ابن عمر نے ابولولوکی سازش میں شریک شمار کرکے، قتل عمر کے الزام میں قتل کرادیا۔(۲)

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ خلیفۂ ثانی کا بیان ہے: ''میں نے حضور اکرمؐ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے: بے شک میں عیسائیوں اور یہودیوں کو جزیرۃ العرب سے

....

۱. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۳۵۶. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۷۵. المنتظم: ج۳، ص۱۱۵۷. کتاب المحن: ابوالعرب تمیمی، ص ۷۰.

۲. المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام: ج۸، ص ۳۰۱.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکال باہر کردوں گا‘‘۔(۱)

مذکورہ حدیث اور آیۂ اطاعت ﴿اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ﴾ کو سعد کے کردار میں کس طرح جمع کیا جا سکتا ہے!؟۔

اس روداد کا ردّ عمل

باوجود اس کے کہ یہ واقعہ تاریخی اعتبار سے مسلّم ہے، ابن عبدالبر قرطبی (۲)، ابن اثیر جزری (۳)، اور ابن حجر عسقلانی (۴) نے اس کے بیان سے گریز کیا ہے۔

☆ سعد، سنت خلیفہ کو نافذ کرنے والے

خلیفہ نے اپنے دور خلافت میں کچھ سنتیں یا بدعتیں ایجاد کی تھیں جن کو اپنی یادگار کے طور پر چھوڑا ہے، مثلاً: کتابت کو منع کرنا یہاں تک کہ حدیث نقل کرنے سے بھی روکنا، حج تمتع اور متعہ کو حرام قرار دینا، اذان سے ’’حَیَّ عَلیٰ خَیرِ العَمَلِ‘‘ کو ختم کردینا وغیرہ، اور ان امور کی اشاعت میں سعد کا اہم کردار تھا۔

نقل حدیث کو روکنے کے سلسلے میں سعد ان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے اس بدعت کو عملی جامہ پہنایا، وہ حضور اکرمؐ سے حدیث نقل نہیں کرتے تھے اور اگر ان کی

....

۱. صحیح مسلم: ج۳، ص ۱۴۹. مسند احمد بن حنبل: ج۲، ص ۱۴۹.

۲. الاستیعاب: ج۲، ص ۱۷۲.   ۳. اسد الغابۃ: ج۲، ص ۲۹۰.

۴. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۹۳. تاریخ الاسلام(حوادث ۴۱ تا ۶۰ ھجری).

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زبان پر کوئی بات آ بھی جاتی تھی تو وہ اخلاقی ہوتی تھی۔(۱)

یسر بن سعید کا بیان ہے: ''جب سعد لوگوں کے درمیان بیٹھتے تھے تو پیغمبرؐ کی حدیث نقل نہیں کرتے تھے بلکہ لوگوں سے فقط جہاد واخلاق سے متعلق بحثیں کیا کرتے تھے''۔(۲)

سائب بن یزید کا بیان ہے: ''میں ایک روز سعد کے ساتھ مدینہ سے مکہ تک گیا، انھوں نے اس طویل مسافت میں پیغمبرؐ کی ایک حدیث بھی نقل نہیں کی، یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے''۔(۳)

اسی طرح جب خلیفۂ ثانی نے اذان سے ''حی علی خیرالعمل'' کو کم کیا اور ''الصلاۃ خیر من النوم'' کا اضافہ کیا تو سعد وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے اس بدعت کو رائج کیا۔(۴)

سعد کے اس کردار کا کیا مطلب ہے....؟ ایک طرف تو پیغمبرؐ کی احادیث نقل کرنے سے کتراتے ہیں اور دوسری طرف بدعتوں کی اشاعت کر رہے ہیں!۔

☆ سعد اور دلخواہ کمیٹی

خلیفۂ ثانی کی بیعت میں آنے کے بعد سعد نے ایسی وفا کا ثبوت دیا جو امام (علیؑ) کے حق میں مضر ثابت ہوئی۔

....

۱. تاریخ دمشق: ج۲۲، ص۲۴۶. ۲. ایضاً.

۳. ایضاً. انساب الاشراف: ج۱۰، ص۱۵.

۴. المصنف: عبد الرزاق، ج۱، ص۴۷۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلیفۂ ثانی نے اپنے بعد خلیفہ بنانے کے لئے ایک نئی تدبیر اپنائی اور چھ افراد کی کمیٹی کے ذریعہ خلیفہ کا انتخاب ہونے لگا۔ اس جلسہ میں امام علیؑ، عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبیداللہ، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد ابن ابی وقاص حاضر تھے۔

سب سے پہلے اس کمیٹی کے افراد کے حسب ونسب کے بارے میں علم ہو جائے تو کتنا اچھا ہوگا! آگے کی بحثیں بھی باآسانی سمجھ میں آجائیں گی۔ لہٰذا ان شخصیتوں کے حسب ونسب مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔امام علیؑ: والد کی جانب سے، حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف۔ اور والدہ کی جانب سے، فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف۔ (۱)

۲۔زبیر بن عوام: والد کی طرف سے، عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب۔ اور والدہ کی جانب سے، صفیہ بنت عبدالمطلب۔ (۲)

۳۔طلحہ بن عبیداللہ: والد کی طرف سے، عبیداللہ بن عثمان بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ۔ اور والدہ کی طرف سے، صعبہ بنت حضرمی۔ (۳)

۴۔سعد بن ابی وقاص: اس سے قبل بیان کیا گیا کہ سعد کے نسب میں اختلاف ہے، بعض مورخین خاندان بنی زہرہ سے شمار کرتے ہیں اور بعض مورخین بنی عذرہ سے، اگر ان کو بنی زہرہ میں شمار کیا جائے تو والد کی طرف سے، ابووقاص مالک بن وُہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ۔ اور والدہ کی جانب سے، حمنہ

---

۱. العقد الفرید: ج۴، ص ۳۱۰.

۲. فتح الباری فی شرح صحیح البخاری: ج۷، ص ۱۰۳.

۳. فتح الباری فی شرح صحیح البخاری: ج۷، ص ۱۰۰.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔(۱)

۵۔عبداللہ ابن عوف: والد کی طرف سے، عوف بن عبدالحارث بن زہرہ بن کلاب۔اور والدہ کی طرف سے، شفاء بنت عوف بن عبد بن الحارث بن زہرہ بن کلاب۔(۲)

۶۔عثمان بن عفان: والد کی طرف سے، عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔اور ماں کی طرف سے، اروٰی بنت کُریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس۔(۳)

اس شجرہ اور حسب ونسب کا لب لباب یہ ہے:''مولا علیؑ بنی ہاشم سے، عثمان بنوامیہ سے، سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف بنی زہرہ سے، (کہا جاتا ہے کہ بنی زہرہ، پیغمبر اسلامؐ کے ماموں تھے اس لئے کہ آپکی والدہ''جناب آمنہ''اسی خاندان سے تھیں) طلحہ بنی تیم سے (جو پیغمبر اسلامؐ اور ابوبکر کے رشتہ دار تھے) زبیر بنی اسد سے تھے اور پیغمبرؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔''

خلافت سعد کے متعلق، خلیفہ کا نظریہ

جب خلیفۂ ثانی نے اپنے جانشین کے بارے میں ابن عباس سے مشورہ کیا تو انھوں نے سعد کا نام پیش کیا، لیکن خلیفہ نے جواب میں کہا:''وہ جنگجو اور تلوار باز

---

۱. الانساب الاشراف: ج۱۰، ص۱۱. تاریخ دمشق: ج۲۰، ص۲۸۶.

۲. تاریخ دمشق: ج۷۳، ص۱۲۶.

۳. العقد الفرید: ج۴، ص۲۸۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے"(۱) دوسرے مقام پر کہتے ہیں: "سعد، ایک ضعیف مومن ہے"(۲) اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ خلیفہ نے سعد کے بارے میں کہا: "سعد، بددل ہے"۔(۳)

سعد کی شان میں خلیفہ کے جملے اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ سعد، لائق خلافت نہیں تھے۔

اس کے باوجود بھی جب خلیفہ نے چھ افراد پر مشتمل کمیٹی بنائی اس وقت سعد کی شان میں گویا ہوئے:

"علیؑ، عثمان، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد کے علاوہ کوئی بھی لائق خلافت نہیں ہے"۔(۴)

خلیفہ کے دوغلے پن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کمیٹی بنانے سے ان کا دوسرا مقصد تھا اور وہ مقصد عثمان کو لباس خلافت سے مزین کرنا تھا، عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ظاہراً ایک کمیٹی بنائی جس سے یہ ثابت کیا کہ اتنے لوگ لائق خلافت ہیں لیکن ابن عباس سے مخفیانہ طور پر کہتے ہیں کہ سعد لائق خلافت نہیں ہے اور اسی طرح اس کمیٹی کے دوسرے افراد کے بارے میں بھی دوغلہ پن ثابت ہے۔(۵)

---

۱. تاریخ المدینة المنورة: ابن شُبَّه، ج۳، ص ۸۸۳. الاحتجاج: ج ۲، ص ۳۲۰.

۲. تاریخ یعقوبی: ج ۲، ص ۴۸.

۳. الامامة و السیاسة: ج ۱، ص ۴۱. شرح نهج البلاغه: ابن ابی الحدید، ج ۱، ص ۱۸۵. حدیقة الشیعة: مقدس اردبیلی، ج ۱، ص ۳۸۰.

۴. شرح دیوان منسوب به امام علیؑ: کمال الدین میبدی یزدی، ص ۱۹۰. شرح المقاصد: سعد الدین تفتازانی، ج۵، ص ۲۸۷.

۵. روایت ہے کہ ایک دن عمر ابن خطاب ایک نشست میں گئے جس میں کمیٹی کے افراد بیٹھے ہوئے تھے، عمر نے ان لوگوں کی جانب رخ کرتے ہوئے کہا: میرے بعد آنے والے خلیفہ کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے! زبیر نے جواب دیا: ہاں! ہم تمام لوگ اپنی اپنی لیاقت کو بیان کر رہے تھے ← (باقی آئندہ صفحہ پر)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گویا عمر نے اس طرح کی گفتگو کی جس سے عثمان کا انتخاب ثابت ہوا۔(۱)
قابل ذکر بات یہ ہے کہ خلیفہ کا سعد کو خلافت کے لائق نہ سمجھنا، ذہبی جیسے متعصب لوگوں کا منھ توڑ جواب ہے جو سعد کو خلافت کا مستحق شمار کرتے ہیں۔(۲)

خلیفہ کی وصیت، سعد کے نام

ابن شبہ کا بیان ہے: ''خلیفۂ ثانی نے سعد سے کہا: میرے مرنے کے بعد تین دن تک صبر کرنا لیکن چوتھے دن سے پہلے معین شدہ چھ افراد میں سے ایک کو خلیفہ بنا لینا ان تین دنوں میں صہیب امام جماعت قرار پائے گا، عبداللہ ابن عمر کو اس کمیٹی میں

....

⟵ (پچھلے صفحہ کا بقیہ) ہم میں سے ہر کوئی اس بات کا مدعی ہے کہ وہ لائق خلافت ہے، کیا تم اس سے انکار کر سکتے ہو؟ عمر نے جواب دیا: کیا تم اپنے بارے میں میرا نظریہ جاننا چاہتے ہو؟ سب خاموش ہو گئے، عمر نے اپنے سوال کو دوہرایا، زبیر نے جواب دیا: آپ اپنی گفتگو کو جاری رکھیں چاہے ہم خاموش ہی کیوں نہ رہیں، عمر نے کہنا شروع کیا: اما انت یازبیر! مومن الرضا کافر الغضب، تکون یوماشیطاناً و یوم انساناً، أفرأیت الیوم الذی تکون فیہ شیطاناً من یکون الخلیفة یومئذٍ؟ و أما انت یاطلحة! فواللّٰہ لقد توفی رسول اللّٰہ و انہ علیک لعاتب و أما أنت یاعلی! فانک صاحب بطالة و مزاح، و أما انت یاعبدالرحمن! فواللّٰہ انک لما جاء بک من خیر اھل، وان منکم لرجلاً لو قسم ایمانہ بین جند من الاجناد لوسعھم و ھو عثمان. یعنی اے زبیر! تم لحظہ میں تو شیطان ہو اور دوسرے ہی لمحے میں انسان بن جاتے ہو، ذرا اس دن کے بارے میں تو سوچو کہ جس دن تم شیطان بنو گے! اس دن خلافت کو کس کے حوالے کرو گے؟ اور اے طلحہ! خدا کی قسم! تم تو وہ انسان ہو کہ رسول خدا کی وفات ہوگئی اور حضرت تم سے ناراضگی کے عالم میں رخصت ہو گئے، اور تم اے علی! بہت زیادہ ہنسی مذاق کرتے ہو (یہ خلیفہ کو زیب نہیں دیتا)، اور تم اے عبدالرحمٰن! خدا کی قسم! میں تم میں خلافت کی لیاقت نہیں پاتا، بے شک تم سب کے درمیان ایک ایسا انسان بھی ہے جس کے ایمان کی انتہا نہیں، اگر اس کے ایمان کو لشکروں میں بھی تقسیم کر دیا جائے تب بھی باقی بچ جائے گا اور وہ انسان...عثمان ہیں۔ بحارانوار: ج ۳۱، ص ۳۵۹. تاریخ المدینة: ج۳، ص ۹۲۴. انساب الاشراف: ج۵، ص ۱۶.

۱. السلف و السلفیون: نجم الدین طبسی، ص ۶۸.

۲. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۱۲۲.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی طرح کے دخل کا حق نہیں ہے...سعد نے کہا: میں آپ کے فرمان کو عملی جامہ پہناؤں گا...خلیفہ نے کہا: میرا گمان ہے کہ ان دو افراد (علی وعثمان) کے علاوہ کوئی تیسرا انسان خلیفہ نہیں بن سکتا''۔(۱)

کمیٹی کے افراد سے امام (علیؑ) کا اتمام حجت

مولا علیؑ نے دو طرح سے اتمام حجت کیا:

۱۔عام اتمام حجت ۲۔خاص اتمام حجت (سعد سے مخصوص)

عام اتمام حجت

سلیم بن قیس ہلالی کا بیان ہے:...شورا (سقیفہ) کے روز امام علیؑ نے طلحہ کی جانب رخ کر کے فرمایا:

''اے طلحہ! خدا سے ڈرو اور تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ، اسی طرح اے سعد! تم بھی، اے زبیر! تم بھی، اے ابن عوف! تم بھی خداوند عالم سے ڈرو اور اس کی خوشنودی کے خواہاں رہو اور راہ خدا میں کسی بھی چیز سے خوف نہ کھاؤ''۔(۲)

اسی طرح منقول ہے کہ سقیفہ کے روز امام (علیؑ) نے اپنے فضائل کے ذریعہ احتجاج کیا، جناب ابوذر غفاریؓ کا بیان ہے: ''مولا علیؑ نے سقیفہ کے روز اس حدیث کے ذریعہ احتجاج کیا جو مسجد نبوی میں کھولے جانے والے تمام دروازوں کو بند

....

۱. تاریخ المدینۃ: ج۳، ص ۹۲۴. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۶۶. البتہ دوسری روایتوں کے مدنظر، خلیفہ نے محمد بن مسلمہ سے وصیت کی تھی.

۲. کتاب سلیم بن قیس ہلالی: ج۲، ص ۶۵۹. الاحتجاج: ج ۱، ص ۳۲۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرنے کا تذکرہ کرتی ہے سوائے درعلیؑ کے''۔(۱)

ایک دوسری روایت میں کچھ اس طرح بیان ہوا ہے کہ حضرت (علیؑ) نے طلحہ، عبدالرحمٰن اور سعد سے خطاب کرتے ہوئے، حدیث ثقلین کے ذریعہ احتجاج فرمایا اور ان سب سے اقرار لیا کہ ہم نے اس روایت کو پیغمبر اکرمؐ کی زبانی سنا ہے۔(۲)

خاص اتمام حجت (سعد کے ساتھ)

امام (علیؑ) عام اتمام حجت کرنے کے بعد دوسرے مرحلے میں قدم رکھتے ہیں اور سعد کے ساتھ اتمام حجت فرماتے ہیں، ابن شبّہ کا بیان ہے: ''جب امامؑ نے سعد سے ملاقات کی تو اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿...اتَّقُوا اللهَ الَّذِی تَسَائَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً﴾ (۳)''یعنی ...اور تم (اس) خدا سے ڈرو (جس کی عظمت کے معترف ہو) جب تم کسی سے کوئی چیز چاہتے ہو تو اس کا نام لیتے ہو۔اسی طرح اپنے اعزا و اقارب سے قطع رحم کرنے سے پرہیز کرو، اس لئے کہ خداوند عالم تمہارا نگہبان ہے''۔

....

۱. ینابیع المودة: ج۱، ص۲۵۹.

۲. ینابیع المودة: ج۱، ص۱۱۳. الآمالی: شیخ طوسی، مجلس ۲۰، ح۴، ص۵۴۵. ترتیب الآمالی: محمد جواد محمودی، ج۲، ص۲۸۴. گویا کہ طلحہ کا ارادہ بھی عثمان کے حق میں تھا لہٰذا امامؑ نے ان کو بھی متوجہ کیا.

۳. سورۂ نساء/۱.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس آیت کے بعد فرمایا: ''میرے دوفرزندوں (حسنؑ و حسینؑ) کی رسول خداؐ سے قرابت کے وسیلہ سے اور میرے چچا (حمزہ) کے تمہارے نزدیکی ہونے کے اعتبار سے میری خواہش یہ ہے کہ تم عبدالرحمٰن کے ہمراہ نہ رہو کہ عثمان کے فائدہ میں ہو اور میرے نقصان میں''۔(۱)

خاص اتمام حجت میں، سعد کا اہم کردار

امام (علیؑ) اور خلیفۂ ثانی کے مطابق، سعد ابن ابی وقاص، سقیفہ کا اہم کردار نبھاتے تھے۔

امامؑ کے مطابق: چونکہ امام (علیؑ) جانتے تھے کہ اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ طلحہ و زبیر، سعد کو ووٹ دیں گے پھر بھی سعد کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس لئے کہ ابن عوف، عثمان کا داماد ہونے کے اعتبار سے، عثمان کو ووٹ دے گا اور سعد منھ تکتے رہ جائیں گے، اور چونکہ سعد کے دل میں امام (علیؑ) کی جانب سے کینہ موجود تھا اس لئے امام (علیؑ) کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتے تھے، دوسری جانب سے ان کا ارادہ عثمان کو ووٹ دینے کا بھی نہیں تھا اس لئے کہ ان سے ان کا دل راضی نہیں تھا لہٰذا عبد الرحمٰن بن عوف سے کہتے ہیں: ''مجھے عثمان سے زیادہ علی محبوب ہیں''۔(۲)

....

۱. تاریخ المدینة: ج۳، ص ۹۲۸. العقد الفرید: ج۴، ص ۲۷۸. تاریخ الامم و الملوک: ج۳، ص ۲۹۶. الانساب الاشراب: ج۵، ص ۲۰. نهج السعادة فی مستدرک نهج البلاغة: شیخ محمد باقر محمودی، ج۱، ص ۱۲۶.

۲. العقد الفرید: ج۵، ص ۲۸. تاریخ المدینة: ج۳، ص ۹۲۸.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری جانب سے سعد کی خواہش یہ تھی کہ کوئی دوسرا انسان، عثمان کی خلافت کا ذریعہ قرار نہ پائے، اس لئے کہ وہ خود ہی خلافت کے عہدہ سے سرفراز ہونا چاہتے تھے، لیکن جب خلیفۂ ثانی کی زبانی یہ فقرے سنے کہ تم میں سے کوئی بھی لائق خلافت نہیں ہے (سوائے عثمان وعلی کے)، تو پھر کسی کو بھی ووٹ دینے کو آمادہ نہیں تھے، اسی طرح خلیفۂ ثانی سے بھی ناراض تھے کیونکہ خلیفہ نے انھیں کوفہ کی ولایت سے معزول کردیا تھا۔(۱)

اسی طرح خلیفہ نے سعد کے آدھے مال ومتاع کی تفتیش اور جانچ کی تھی (۲) یہ دونوں کام سعد کی ناراضگی اور عہدۂ خلافت پر کسی اور کو نہ دیکھنے کا سبب بنے، اور چونکہ خلیفہ کو سعد کی مقبولیت کی ضرورت تھی اس لئے ان کو سقیفہ کے ممبروں میں شامل کیا اور سعد کی معزولی کا درد کم کرنے کے لئے ان سے یہ وعدہ کیا کہ آنے والے خلیفہ سے سعد کا عہدہ بحال کرادیں گے (۳) لہٰذا یہاں پہونچکر سمجھ میں آتا ہے کہ سقیفہ میں سعد کا اہم کردار تھا جو انھوں نے نبھایا، اسی لئے امامؑ نے اپنی حقانیت کے مدنظر، ان کو نصیحت کی، دلیل قائم کی اور اتمام حجت کیا۔

....

۱. سعد کی معزولی کا سبب، ان کی بے عدالتی تھی، کوفہ کے بزرگوں نے ان کی شکایت کی اور خلیفہ نے معزول کردیا۔ (تاریخ المدینة: ج۳، ص۸۱۵. البدایة و النهایة: ابن کثیر دمشقی، ج۷، ص۱۰۳. الکامل فی التاریخ: ج۲، ص۵۶۹. تاریخ خلیفه بن خیاط: ص۸۴۰. العقد الفرید: ج۱، ص۲۲. الاستیعاب: ابن عبد البر قرطبی، ج۲، ص۱۷۳. اسد الغابة: عز الدین ابن اثیر، ج۲، ص۲۹۰).

۲. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص۱۵۹. تاریخ یعقوبی: ج۲، ص۴۶. تاریخ الخلفاء: جلال الدین سیوطی، ص۱۴۸.

۳. تاریخ الامم و الملوک: ج۲، ص۵۹۰. الطبقات الکبریٰ: ج۶، ص۲۱۸. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص۷۹. تاریخ ابن خلدون: ج۷، ص۵۷۰. البدایة و النهایة: ج۷، ص۱۵۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ بیہودہ تہمت

حضرت علیؑ نے عام اور خاص اتمام حجت کرنے کے بعد فرمایا: سقیفہ کے روز ایک شخص نے مجھ سے کہا: "انك علىٰ هذا الامر يابن ابيطالب لحريص" اے ابوطالب کے لال! تم اس امر (خلافت) کے لالچی ہو۔

میں نے اس کا جواب دیا: "بل أنتم والله لأحرص وأبعَد و أنا أخصّ و أقرب و انّما طلبتُ حقاً لي و انتم تحولون بيني و بينه و تضربون وجهي دونه" خدا کی قسم! تم لوگ پیغمبرؐ سے (نسبی اعتبار سے) بہت دور ہو اس کے باوجود بھی مجھ سے زیادہ خلافت کے حریص ہو! لیکن میں لائق خلافت اور پیغمبرؐ سے نزدیک تر ہوں، میں نے فقط تنہا اپنے حق کا مطالبہ کیا اور تم لوگ میرے اور میرے حق کے درمیان حائل ہو گئے اور مجھے ناکام کر دیا۔

امام (علیؑ) نے آخر کلام میں فرمایا: ''جب میں نے اس کے سامنے دلیلیں پیش کیں تو وہ لاجواب ہو گیا اور منھ تکتا رہ گیا''۔(۱)

ابن ابی الحدید قمطراز ہیں: ''جس شخص نے امام (علیؑ) پر خلافت کے لالچ کی تہمت لگائی، وہ سعد ابن ابی وقاص تھے''۔

آگے بڑھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: ''باوجود اس کے کہ سعد نے رسول اسلامؐ سے علیؑ کی منزلت والی حدیث سنی اور نقل بھی کی اور اس طرف سے امامؑ کے بارے میں ایسی بات! کہ ان پر خلافت کے لالچ کی تہمت لگائی!، بہت عجیب بات

---

۱. نہج البلاغہ: دشتی، خ۱۷۲، ص۹۳. ثقفی الغارات: ج۱، ص۳۰۸. الامامة و السياسة: ج۱، ص۱۳۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے"(۱) اور اسی طرح سعد کے بارے میں چند چیزوں کو بیان کرتے ہوئے فیصلہ مخاطب پر چھوڑ دیا ہے۔

☆ سقیفہ میں امام (علیؑ) کا سعد پر تبصرہ

خطبۂ شقشقیہ میں، جب سقیفہ کے افراد کا تذکرہ کرتے ہیں تو سعد کے بارے میں فرماتے ہیں: "فضغی رجل منهم لضغنه" یعنی ان میں سے ایک شخص جو میری بابت کینہ رکھتا تھا اٹھ کھڑا ہوا۔

☆ امامؑ کے تبصرہ کا تحقیقی جائزہ

امام (علیؑ) سعد کے بارے میں فرماتے ہیں: "فضغی رجل منهم لضغنه" اوران کے عثمان کا ساتھ دینے کو اپنی بابت سعد کا کینہ شمار کرتے ہیں، اس بارے میں مختلف پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے، ہم ان میں سے ایک پہلو پر بحث کریں گے۔

---

۱. شرح نہج البلاغہ: ج۹، ص۳۰۴۔ اس بارے میں علامہ شوشتریؒ نے بہت جذاب گفتگو کی ہے، صاحبان ذوق تفصیل کی خاطر رجوع کریں: بهج الصباغة: ج۴، ص۴۳۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لفظ ”لضغنه“ کے بارے میں بحث

یہاں پر دو سوال پیش آتے ہیں ایک تو یہ کہ یہ لفظ کس طرح استعمال ہوا ہے؟ اور دوسرا یہ کہ یہاں پر اس لفظ سے مراد کیا ہے؟۔

۱۔ نہج البلاغہ کے نسخوں اور دیگر کتب میں جو نقل ہوا ہے اور مشہور ہے وہ لفظ ”لضغنه“ ہے(۱) لیکن اس کے مقابل دوسری روایتیں بھی ہیں جن میں ”بضعله“ اور ”بضبعه“ بھی استعمال ہوئے ہیں۔(۲)

”لضغنه“ کے مطابق، سعد کا ووٹ عثمان کو جانے کا سبب، وہ کینہ ہے جو سعد کے دل میں امامؑ کی بابت تھا، اور ”بضعله“ و ”بضبعه“ کے مطابق، ووٹ کا سبب اس رشتہ داری کو بتایا ہے جو سعد و عبدالرحمٰن کے درمیان تھی (چونکہ یہ دونوں، چچا زاد بھائی تھے) اور نتیجہ میں ان کا ووٹ عبدالرحمٰن کو جاتا ہے۔

تبصرہ

مشہور ہے کہ خطبۂ شقشقیہ کو ابن عباس نے خود حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے، تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نقل کو شیخ صدوق نے دو طریق سے بیان

....

۱. علل الشرائع: شیخ صدوق، ج۱، ص۱۵۰. الارشاد: شیخ مفید، ص۲۸۸. تذکرة الخواص: سبط ابن جوزی، ص۱۲۴. الجمل: ص۱۲۶. الاحتجاج: ج۱، ص۱۹۱. تلخیص الشافی: شیخ طوسی، ج۳، ص۵۹. مناقب آل ابی طالب: ابن شهرآشوب، ج۲، ص۲۳۲. الآمالی: شیخ طوسی، ص۳۷۲، ح۸۰۳.

۲. معانی الاخبار: شیخ صدوق، ص۳۶۱.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا ہے(۱)اور شیخ مفیدؒ نے اس روایت کو مختلف طرق سے بیان کیا ہے البتہ مرسل بیان کیا ہے(۲)اور شیخ طوسیؒ نے ایک طریق سے نقل کیا ہے(۳)اسی طرح قطب راوندی نے بھی ایک طریق سے نقل کیا ہے۔(۴)

لیکن شیخ طوسیؒ نے دوسری نقل میں اس خطبہ(شقشقیہ) کو امام سجادؑ سے نقل کیا ہے(۵)اور دیگر افراد نے شیخ صدوق پر بھروسہ کرتے ہوئے نقل کیا ہے(۶)اہل سنت علماء میں سے سبط ابن جوزی نے نقل کیا ہے(۷)اسی طرح ابن ابی الحدید نے بھی تفصیل سے نقل کیا ہے۔(۸)

شیخ صدوق کی علل الشرائع میں "لضغنه" استعمال ہوا ہے لیکن معانی الاخبار میں "بضبعه" روایت ہے اور جب معانی الاخبار میں خطبۂ شقشقیہ کی تفسیر کی جاتی ہے تو اس وقت "بضلعه" نقل کیا جاتا ہے(دوسری نقل کے مطابق)۔ شیخ صدوق نے بھی اپنی کتاب امالی اور دیگر کتب میں "لضغنه" کو نقل کیا ہے۔

....

۱. صاحبان ذوق تفصیل کیلئے رجوع کریں: علل الشرائع: ج ۱، ص ۱۵۰. معانی الاخبار: ص ۳۶۰.

۲. سلسلۂ سند کے شائقین حضرات تفصیل کے لئے مراجعہ فرمائیں: الارشاد: ج ۱، ص ۲۸۸.

۳. تفصیل کے لئے مراجعہ ہو: آمالی: شیخ طوسی، ص ۳۷۲.

۴. تفصیلی معلومات کے لئے رجوع کریں: شرح نهج البلاغه قطب راوندی، ج ۱، ص ۱۳۱.

۵. آمالی: شیخ طوسی، ص ۳۷۲.

۶. مناقب آل ابی طالب: ج ۲، ص ۲۳۲. الاحتجاج: ج ۱، ص ۱۹۱.

۷. تذکرة الخواص: ص ۱۲۴.

۸. شرح نهج البلاغه: ابن ابی الحدید، ج ۱، ص ۱۸۴. ان تمام طرق کی تفصیل کی خاطر یعنی اگر شائقین حضرات کو سلسلۂ سند درکار ہو تو خود ترجمۂ حاضر کی اصل کتاب (فارسی) کی جانب بھی مراجعہ کر سکتے ہیں: سعد ابن ابی وقاص: طبسی، (حاشیہ میں) ص ۱۲۳، ۱۲۴.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسی طرح پانچویں صدی کے محقق (حسین بن مؤدب) نے اپنی تحریر شدہ نہج البلاغہ (خطی نسخہ) میں لفظ "لضغنه" کو نقل کیا ہے۔(۱)

ان مختلف نقلوں کے مدنظر، اگر صحیح لفظ کو تلاش کرنا چاہیں تو یہ کہیں گے: شیخ صدوقؒ سے غض نظر کیا جائے کیونکہ وہ پرانے ہیں اور شیخ طوسیؒ کی روایت کو اختیار کیا جائے اس لئے کہ یہ شیخ صدوقؒ کے بعد والے ہیں، شیخ طوسیؒ اور دیگر افراد نے ظاہراً لفظ "بضبعه" پر اعتماد کیا ہے اور "بضلعه" کو دوسری نقل کے عنوان سے بیان کیا ہے، چونکہ شیخ طوسیؒ نے تمام احتمالات کو بیان کیا ہے لہٰذا اگر "بضلعه" کے علاوہ کوئی اور لفظ بھی ہوتا تو اس کا بھی تذکرہ کرتے لہٰذا یہی احتمال ہے کہ لفظ "بضبعه" صحیح ہے۔ علل الشرائع میں نقل شدہ لفظ "لضغنه" کے بارے میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ اگر اس بات کی جانب توجہ کریں کہ شیخ صدوقؒ نے علل الشرائع، معانی الاخبار سے پہلے لکھی ہے(۲) اور اس پر بھی توجہ کریں کہ معانی الاخبار میں شیخ نے تمام احتمالات کو بیان کیا ہے اسی وجہ سے بعید از عقل ہے کہ لفظ "لضغنه" صحیح سبب کو بیان کرے کیونکہ شیخ نے اس سلسلہ کو معانی الاخبار میں بھی ذکر کیا ہے جس کو علل الشرائع میں بیان کیا ہے لیکن اس میں لفظ "لضغنه" کو بیان نہیں کیا ہے۔

یہ بھی بیان کرنا لازم ہے کہ شاید شیخ طوسیؒ نے جو دوسرے طریق سے نقل کیا ہے اس تک شیخ صدوق کی دسترسی نہیں تھی اسی لئے اس خطبہ میں لفظ "لضغنه" کو بیان کیا ہے۔

---

۱. نهج البلاغه: نسخه حسین بن مؤدب، ص ۹.

۲. الذریعة: آغا بزرگ تهرانی، ج ۲۲، ص ۱۸۳.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۔ دوسری بحث یہ ہے کہ اس میں جو ضمیر "ہ" ہے اس کا مرجع کون ہے یعنی یہ ضمیر کس کی طرف جارہی ہے! سعد کی طرف یا طلحہ کی طرف؟۔

ضمیر پلٹانے کے سلسلے میں تینوں لفظوں "لضغنہ" "لضبغہ" "بضغنہ" کے بارے میں تحقیق کی جائے گی۔

اگر ہم "لضغنہ" کو تسلیم کریں تو اکثر شارحین نہج البلاغہ کے نزدیک یہ ضمیر "سعد" کی جانب پلٹ رہی ہے(۱) ابن ابی الحدید معتزلی (۲) اور دیگر افراد نے اس ضمیر کو طلحہ کی جانب پلٹایا ہے۔(۳)۔

ہر نظریہ کے بارے میں بحث کرنے سے پہلے اس کی جانب دلیل کے ساتھ اشارہ کیا جائے گا:

پہلا نظریہ: قطب راوندی رقمطراز ہیں: "یہاں پر کینہ پرور سے مراد سعد بن ابی

....

۱۔ اعلام نہج البلاغہ: علی بن ناصر سرخسی، ص ۴۹۔ منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ: قطب راوندی، ج ۱، ص ۱۲۷۔ شرح نہج البلاغہ: ابن میثم بحرانی، ج ۱، ص ۲۶۲۔ اختیار مصباح الساکین: ابن میثم بحرانی، ص ۹۵۔ شرح نہج البلاغہ: قطب الدین کنذری بیہقی، ج ۱، ص ۱۶۲۔ شرح نہج البلاغہ: محقق، ص ۹۵۔ منہاج الولایۃ: ملا عبدالباقی صوفی تبریزی، ج ۲، ص ۹۸۰۔ بحار الانوار: علامہ مجلسی، ج ۲۹، ص ۵۳۲۔ شرح نہج البلاغہ المقتطف من بحار الانوار: ج ۱، ص ۷۴۔ منہاج البراعۃ: ملا حبیب اللہ خوئی، ج ۳، ص ۷۵۔ بہج الصباغۃ: علامہ تستری، ج ۵، ص ۱۷۴۔ فی ضلال نہج البلاغہ: محمد جواد مغنیہ، ج ۱، ص ۹۲۔ شرح نہج البلاغہ: محمد عبدہ، ص ۴۲۔ مفتاح السعادۃ: محمد تقی نقوی، ج ۳، ص ۳۵۵۔ شرح نہج البلاغہ: علی محمد علی دخیل، ج ۱، ص ۱۶۔ شرح نہج البلاغہ: سید علی عباس موسوی، ج ۱، ص ۹۳۔ پیام امام: مکارم شیرازی، ج ۱، ص ۳۶۱۔ پرتوی از نہج البلاغہ: دکتر سید محمد مہدی جعفری، ص ۱۳۷۔

۲۔ شرح نہج البلاغہ: ابن ابی الحدید معتزلی، ج ۱، ص ۱۸۹۔

۳۔ حاشیۂ تلخیص الشافی: مہدی بحر العلوم، ج ۳، ص ۵۹۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقاص ہیں اوران کے اس کینہ کا سبب یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے جنگ بدر میں ان کے باپ کوقتل کیا تھا‘‘۔(۱)

دوسرا نظریہ: ابن ابی الحدید،قطب راوندی پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

’’قطب راوندی کا قول،غلط ہے اس لئے کہ سعد کا باپ، مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ تھا جو زمان جاہلیت میں ہی مرگیا تھا(۲)لہٰذا کینہ پرور سے مراد ’’طلحہ‘‘ ہیں(اس لئے کہ طلحہ،قبیلۂ بنی تیم سے تھے اورابوبکر کے چچازاد بھائی تھے اور سقیفہ کے بعد، بنی ہاشم اور بنی تیم کے درمیان حالات کشیدہ ہوگئے تھے اور یہی بات سبب بنی کہ ان دوخاندانوں کے درمیان کینہ نے پرورش پائی)‘‘۔

ابن ابی الحدید کہتے ہیں:’’طبری کی نقل کے بقول،اگر یہ بھی فرض کرلیا جائے کہ طلحہ سقیفہ میں حاضر نہیں تھے(۳)تو پھرممکن ہے کہ یہاں کینہ سے مراد کینۂ سعد ہو اوراس کا سبب اسلام کی پہلی جنگوں میں حضرت علیؑ کے ہاتھوں سعد کے ماموؤں کا قتل ہونا ہے،لیکن یہ قول ضعیف ہے اس لئے کہ قبیلۂ بنی زہرہ میں سے علیؑ نے کسی کو قتل ہی نہیں کیا جو سعد کے کینہ کا سبب بنتا‘‘۔(۴)

....

۱. منہاج البراعة فی شرح نہج البلاغة: ج ۱، ص ۱۲۷.

۲. شرح نہج البلاغة: ابن ابی الحدید، ج ۱، ص ۱۸۹.

۳. تاریخ الامم و الملوک: ج۳، ص ۲۹۴.

۴. شرح نہج البلاغة: ابن ابی الحدید معتزلی، ج ۱، ص ۱۹۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن ابی الحدید معتزلی کے بعد عالم وجود میں آنے والے محققین ومورخین اور شارحین ومفسرین نہج البلاغہ، جب اس خطبہ(شقشقیہ) پر پہونچتے ہیں تو قطب راوندی اور ابن ابی الحدید کے نظریات سے استفادہ کرتے ہیں، گویا ان کو قبول کرتے ہیں۔(۱)

قابل غور بات یہ ہے کہ ان دونوں نظریوں (قطب راوندی وابن ابی الحدید) میں سے کوئی سا نظریہ تاریخی اعتبار سے قابل اعتماد نہیں ہے اس لئے کہ جب ہم تاریخی کتابوں کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ان میں سعد کے باپ کا وجود ہی نہیں ہے، چہ جائیکہ ان کے حالات کے بارے میں بحث ہو۔

تیسرا نظریہ: محقق شوشتری، ابن ابی الحدید کی دلیل پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الف: جو روایت سقیفہ میں طلحہ کے وجود سے انکار کرتی ہے اس کے ناقل صرف طبری ہی نہیں ہیں بلکہ اس روایت کو جوہری (۲) ابن عبدربہ (۳) ابن اعثم کوفی (۴) اور ابن قتیبہ نے بھی بیان کیا ہے۔(۵)

ب: کینہ پرور سے مراد یقیناً سعد بن ابی وقاص ہیں، اگرچہ طلحہ سقیفہ میں موجود تھے اور جو روایتیں اس سے انکار کرتی ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔

---

۱. بحارالانوار: ج۲۹، ص ۵۳۲. شرح نہج البلاغة: مرزا حبیب الله خوئی، ج۳، ص ۷۴. پیام امام: ج ۱، ص ۳۶۱.

۲. السقیفة: ص ۸۲.

۳. العقدالفرید: ج۵، ص ۳۰.

۴. الفتوح: ج۲، ص ۹۹.

۵. المعارف: ص ۲۲۸.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس لئے کہ امام علیؑ سے منقول مختلف روایتوں کے مطابق: ''سعد اپنے چچازاد بھائی عبدالرحمٰن کی وجہ سے اور عبدالرحمٰن عثمان کا داماد ہونے کے اعتبار سے، ایک ساتھ ہیں، اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ طلحہ وزبیر میرے ساتھ ہیں تب بھی میرے لئے کوئی فائدہ نہیں ہے''۔(۱)

دوسرے مقام پر امام (علیؑ) فرماتے ہیں: ''سعد اپنے چچازاد بھائی (عبدالرحمٰن) کی مخالفت نہیں کرے گا، یا تو عثمان خلیفہ بنے گا یا عبدالرحمٰن، اور اگر طلحہ وزبیر بھی میرے ساتھ ہوں تب بھی میرے حق میں مفید نہیں ہے''۔(۲)

اسی طرح حضرت علیؑ نے سعد سے فرمایا: ''میں تم سے فقط اتنا چاہتا ہوں کہ تم پیغمبرؐ سے حسنین کی قرابت کو مدنظر رکھو اور اپنی اس نسبت کا بھی لحاظ رکھو جو میرے چچا حمزہ کے ساتھ ہے، اور عبدالرحمٰن کا ساتھ نہ دو اس لئے کہ یہ میرے خلاف ہے اور عثمان کے حق میں مفید ہے...''۔(۳)

نتیجہ یہ ہے کہ اس خطبہ (شقشقیہ) میں لفظ ''لضغنہ'' سے مراد سعد ہی ہیں اگر چہ طلحہ بھی سقیفہ میں موجود تھے۔

ج: اگر ابن ابی الحدید کی دلیل طلحہ کے کینہ کے متعلق سمجھی جائے تو صحیح نہیں ہے، کیونکہ بنی تیم نے بنی ہاشم کے حق (خلافت) کو غصب کیا تھا لہٰذا شدید کینہ کا ہونا

---

۱. السقیفۃ: ص ۸۳.

۲. تاریخ الامم و الملوک: ج۳، ص ۲۹۴.

۳. ''اسئلک برحم ابنی ہذین (الحسن و الحسین) من النبی و برحم عمی حمزۃ منک ان لا تکون مع عبد الرحمن ظہیراً علی لعثمان''. العقد الفرید: ج۵، ص ۲۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحیح نہیں ہے، کیونکہ کینہ کا وجود وہاں ہوتا ہے جہاں کوئی انسان سامنے والے کا حق غصب نہ کر پائے حالانکہ قبیلہ تیم نے حق خلافت کو غصب کر لیا تھا اور اس دعوے کی دلیل، خلیفۂ ثانی اور ابن عباس کے درمیان ہونے والی گفتگو ہے۔

خلیفۂ ثانی نے ابن عباس سے خلافت کے متعلق کہا: ''تم بنی ہاشم کے قلوب، کینے سے بھرے ہوئے ہیں'' ابن عباس نے جواب دیا: ''جس کا حق غصب ہو گیا ہو وہ کینہ کیسے نہ رکھے! حالانکہ اس کو دوسروں کے ہاتھوں میں دیکھ رہا ہو''۔(۱)

اسی طرح جب طلحہ کے پوتے (قاسم بن محمد بن یحییٰ بن طلحہ) نے علیؑ کے پوتے (اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی) سے کہا کہ گزشتہ زمانے میں ہمارا فضل و احسان تم بنی ہاشم سے زیادہ رہا ہے۔

اسماعیل نے جواب دیا: ''تم کون سے فضل و احسان پر فخر و مباہات کر رہے ہو؟ کیا تم اس لعنت و غضب پر فخر کر رہے ہو جو پیغمبرؐ سے طلحہ کو تحفہ کے طور پر ملے کہ جب طلحہ نے یہ قسم کھائی تھی کہ وفات حضورؐ کے بعد عائشہ سے شادی کرے گا؟۔

کیا تم اس بات پر فخر کر رہے ہو کہ طلحہ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿...وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ وَلاأَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا...﴾''(۲)

کیا تم حق زہراؑ (فدک) اور خلافت کو غصب کرنے پر فخر کر رہے ہو...؟ اپنے

....

۱۔ ''ابت قلوبکم یا بنی ھاشم! الا حقدا'' ''و کیف لا یحقد من غصب شیئہ و یراہ فی ید غیرہ''۔

شرح نہج البلاغہ: ابن ابی الحدید معتزلی، ج۳، ص۱۰۷۔

۲۔ سورۂ احزاب/۵۳۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چچیرے بھائی (ابوبکر) کی وجہ سے فخر کر رہے ہو...! تمہارے باپ ''طلحہ'' نے علیکی بیعت کر کے توڑ دی اور ان کے مقابل شمشیر دودم لے کر کھڑا ہو گیا اور علیؑ کی بابت مسلمانوں کے دلوں کو فاسد کر دیا۔(۱)

۴۔ابن ابی الحدید نے یہ کہا ہے: ''اگر طبری کی روایت کو صحیح فرض کر لیا جائے کہ طلحہ سقیفہ میں نہیں تھے، تب سعد کو کینہ پرور کہا جا سکتا ہے۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کی ماں بنی امیہ سے تھی اور علیؑ نے ان کے ماموؤں کو قتل کیا تھا''۔

محقق شوشتری نے ابن ابی الحدید کی دلیل کو باطل کر دیا اور کہا: ''لوگ اور بالخصوص اہل عرب، رشتہ داروں کے معاملہ میں بہت متعصب ہوتے ہیں، اور اسی طرح اپنی ننھیال کے متعلق بھی بہت حساس اور متعصب ہوتے ہیں''۔

اسی طرح سعد کا رجحان عثمان سے زیادہ علیؑ کی طرف ہے، لیکن ان کے ضمیر پر خواہشات نفسانی نے غلبہ حاصل کر لیا اور اسی باعث اپنے چچیرے بھائی کے وسیلہ سے عثمان کا ساتھ دیا۔

مدائنی کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن نے سعد سے کہا: ''ہم (میں اور تم) آپس میں رشتہ دار ہیں لہٰذا تم مجھے ہی ووٹ دینا، سعد نے کہا: اگر تم اپنے لئے ووٹ لینا چاہتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر عثمان کے لئے ووٹ مانگ رہے ہو

....

۱۔ شرح نہج البلاغة: ابن ابی الحدید معتزلی، ج۲، ص۲۴۸۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو مجھے علیؑ زیادہ محبوب ہیں“(۱)، (سعد کا یہی قول، علیؑ کی بابت کینہ نہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ کینہ اور محبت ایک جگہ جمع نہیں سکتے)۔

۵۔ہم نے یہ مانا کہ سعد نے امام (علیؑ) کی بیعت نہیں کی لیکن طلحہ کی مانند امامؑ کے مقابل شمشیر برہنہ بھی تو لیکر نہیں آئے! اسی طرح جب معاویہ نے چاہا کہ سعد اس کے تحت کام کریں تو صاف انکار کر دیا۔

وہ آخر کلام میں سعد کی کینہ پروری والی روایتوں کی تضعیف کے مدنظر، خطبۂ شقشقیہ میں استعمال لفظ ”لـضغنه“ پر سوال اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں: ”شیخ صدوق کے نسخہ میں ”بـضبعه“ اور دوسرے نسخہ میں ”بـضـلعه“ استعمال ہوا ہے(۱) لفظ ”لـضغنه“ صحیح نہیں ہے اور لفظ ”بضبعه“ و ”بـضلعه“ صحیح ہیں، اس صورت میں اس کے معنی یہ ہوں گے کہ سعد نے اپنے چچیرے بھائی (عبدالرحمٰن) کی وجہ سے عثمان کو ووٹ دیا“۔(۳)

ابن ابی الحدید اور محقق شوشتری کے دلائل کی وضاحت

ابن ابی الحدید نے ضمیر کا مرجع ”طلحہ“ کو بتایا ہے، اور اس کی دلیل بھی دی ہے اور قطب راوندی کی دلیل کو قبول نہیں کیا ہے جس میں انھوں نے یہ ضمیر سعد کی طرف پلٹائی ہے اور دلیل دی ہے کہ علیؑ نے سعد کے باپ کو قتل کیا تھا، اور اس ضمیر کو سعد

۱. العقد الفريد: ج۵، ص۲۸. تاريخ المدينة: ج۳، ص۹۲۸.
۲. معانی الاخبار: ص۳۶۱.
۳. نهج الصباغة: محمد تقی شوشتری، ج۵، ص۱۷۷.

سعد بن ابی وقاص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی جانب اس وقت پلٹاتے ہیں جب سقیفہ میں طلحہ کے وجود سے انکار کیا جائے، اور دوسری جانب سعد کے دل میں کینہ کو بھی ثابت کرتے ہیں اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ آغاز اسلام کی جنگوں میں علیؑ نے سعد کے ماموؤں کو قتل کیا تھا، لیکن آگے چل کر انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی بھی جنگ میں علیؑ نے بنی زہرہ کی کسی بھی فرد کو قتل نہیں کیا اس بیان کی روشنی میں اگر چہ طلحہ کو سقیفہ میں حاضر نہ مانیں پھر بھی سعد کا کینہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ کینہ کا کچھ سبب تو ہونا چاہئے! جو سعد میں نہیں ہے۔

یہاں پہونچ کر اگر ابن ابی الحدید کے مطابق لفظ ''لضغنہ''کو صحیح مانا جائے تو اس کے دو جواب ہوں گے:

جواب اول: پہلے سعد کے کینہ کا سبب ثابت کیجئے تب آگے بڑھئے۔

جواب دوم: سقیفہ میں طلحہ کے حاضر نہ ہونے کو ثابت کیجئے۔

لیکن جب محقق شوشتری کی دلیلوں کی جانب رخ کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ ابن ابی الحدید کے برخلاف، انھوں نے اس ضمیر کو سعد کی جانب پلٹایا ہے اور اس کو کینہ پروری پر موقوف نہیں جانا ہے، دوسرے الفاظ میں یوں تعبیر کیا جائے کہ ابن ابی الحدید، منطقی اعتبار سے کبریٰ کو قبول کرتے ہیں کہ امام علیؑ سے انحراف کی وجہ، کینہ تھا، لیکن کینہ پروری کے مصداق میں اختلاف سمجھتے ہیں اور محقق شوشتری اگر چہ کبریٰ میں اختلاف رکھتے ہیں یعنی وہ سبب کو نہیں دیکھتے لیکن اس کا مصداق، سعد کو ہی شمار کرتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محقق شوشتری کے استدلال کی وضاحت

محقق شوشتری کا استدلال تین مرحلوں پر موقوف ہے:

پہلا مرحلہ: یہ ضمیر کو سعد کی جانب پلٹاتے ہیں نہ کہ طلحہ کی طرف۔

دوسرا مرحلہ: سعد کے کینہ کے سبب کی تحقیق کی ہے اور اس پر تبصرہ کیا ہے۔

تیسرا مرحلہ: آخر کلام میں سعد کے کینہ پر بھی سوال اٹھا دیا۔

تبصرہ

ابن ابی الحدید اور محقق شوشتری، دونوں کی بحث پر کچھ اعتراضات ہوتے ہیں کہ ان میں سے صرف ''لضغنه'' میں ضمیر کا مرجع، سعد کا کینہ یا طلحہ کا کینہ؟ دلیل؟'' کے بارے میں بحث ہوگی۔

ابن ابی الحدید کی دلیل پر تبصرہ:

ابن ابی الحدید نے سعد کے کینہ کا سبب، علیؑ کے ہاتھوں ان کے ماموؤں کا قتل ہونا بتایا ہے لیکن اس سبب کو باطل بھی قرار دے دیا اور دلیل یہ دی کہ علیؑ کے ہاتھوں بنی زہرہ کا کوئی فرد قتل نہیں ہوا۔

اس دعوے کے جواب میں یہ کہا جائے گا: ''اگر تاریخی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو سمجھ میں آتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ جنگ بدر و احد میں علیؑ کے ہاتھوں سعد کے مشرک ننھالیہ قتل ہوئے بلکہ ان کے ددھیالیہ بھی قتل ہوئے، چنانچہ واقدی اپنی کتاب مغازی میں مشرک مقتولین بدر کی فہرست میں تحریر کرتے ہیں: علیؑ کے ہاتھوں بنی عبد شمس بن عبد مناف سے، حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب، عاص بن سعید، ولیدۃ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بن عقبہ بن ربیعہ اور عامر بن عبداللہ قتل ہوئے جو سعد کے ننھیالیہ تھے‘(۱)اسی طرح جنگ احد میں بھی قبیلۂ بنی زہرہ سے ابوالحکم بن الاخنس بن شریق نامی شخص علیؑ کے ہاتھوں قتل ہوا۔(۲)

محقق شوشتری کے دلائل پر تبصرہ

محقق شوشتری نے ضمیر کو سعد بن ابی وقاص کی جانب پلٹایا ہے اور دو دلیلیں بھی دی ہیں، یہاں تک تو کوئی اعتراض اور قیل وقال کی گنجائش نہیں ہے۔اعتراض اور بحث کا مقام یہ ہے کہ سعد،امام (علیؑ) سے منحرف ہوکر عثمان کی جانب کیوں گئے؟ محقق شوشتری نے اس کا سبب سعد کے کینہ کو نہیں سمجھا ہے حالانکہ اس کتاب میں سعد کے کینے کو عثمان کو ووٹ دینے کا سبب بتایا جارہا ہے اور اسی کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

تیسری دلیل پر تبصرہ

محقق شوشتری کی تیسری دلیل جو امام علیؑ کی بابت طلحہ کے کینے سے انکار کرتی ہے،اس کے بارے میں کچھ یوں کہتے ہیں:

’’اگر یہ فرض کیا جائے کہ بنی تیم نے بنی ہاشم کے حق خلافت کو غصب کیا تھا تو اس سے کینہ تو دور نہیں ہوا بلکہ وہ اپنی جگہ باقی ہے، اس لئے کہ خلافت کو غصب کرنے کا سبب، بنی ہاشم سے گزشتہ کینہ تھا اور یہی گزشتہ کینہ سبب بن سکتا ہے کہ طلحہ

....

۱. مغازی: واقدی، ج ۱، ص ۱۴۷.

۲. ایضاً: ج ۱، ص ۳۰۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام علیؑ سے منحرف ہوجائیں اور عثمان کو ووٹ دے دیں۔ ابھی تک ابن ابی الحدید کا جواب نہیں دیا، اگر ان کا جواب دینا مقصود ہو تو اس طرح سے کہیں گے: اتنا کینہ تو تمام صحابہ کے دلوں میں موجود تھا لہٰذا اتنے سے کینہ پر اس ضمیر کو طلحہ کی جانب پلٹانے کی کوئی دلیل باقی نہیں رہ جاتی ہے۔

چوتھی دلیل پر تبصرہ

چوتھی دلیل میں سعد کے کینہ کے متعلق روایات کو ضعیف بتایا گیا ہے، اس میں کچھ اس طرح بحث ہوگی:

اگر سعد کے کینہ کا سبب ضعیف ہو جائے تو اس کا ضعف باعث نہیں بنے گا کہ اصل مسئلے (کینہ پروری) سے انکار کر دیا جائے، دوسرے الفاظ میں یوں تعبیر کیا جائے کہ اگر امام (علیؑ) کی بابت سعد کا کینہ ثابت ہے اور ابن ابی الحدید کا بتایا ہوا سبب ضعیف ہے جو سعد کی کینہ پروری میں بیان کیا، اس سے اصل کینے پر کوئی فرق نہیں پڑے گا یعنی اصل کینہ پر سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔(۱)

....

۱. مفتاح السعادۃ فی شرح نہج البلاغۃ: ج۳، ص ۳۵۵.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سرچشمۂ اعتراض

محقق شوشتری کی بحث میں اعتراض کا مقام وہ ہے کہ جہاں انھوں نے فقط سعد کے ننھیالیوں کے قتل کو ان کے کینہ کا سبب تسلیم کیا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر علت ضعیف ہوگئی تو معلول بھی ضعیف ہو جائے گا، حالانکہ ایسا نہیں ہے؛ جیسا کہ واقدی نے نقل کیا کہ اگر چہ سعد کا باپ امام علیؑ کے ہاتھوں قتل نہیں ہوا لیکن ان کے ددھیالیہ اور ننھیالیہ امامؑ کے ہاتھوں ضرور قتل ہوئے ہیں، لہٰذا فقط سعد کے ننھیالیوں کا قتل ان کے کینے کا سبب نہیں ہوگا۔ اس فرض کی بنا پر کہ امام علیؑ کے ہاتھوں سعد کے ننھیالیوں کا قتل ثابت ہے، بحث اس طرح ہوگی:

الف: یہ دعویٰ کون کرتا ہے کہ ننھیالیوں کا قتل عرب میں اہمیت کا حامل نہیں؟ حالانکہ بہت سے شواہد ہیں کہ ننھیال کی اہمیت ددھیال سے کم نہیں ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اس کی دلیلیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کربلا میں روز عاشور شمر ملعون، جناب عباسؑ سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے:
''ہمارے بھانجے کہاں ہیں؟ عباسؑ اور ان کے بھائی کہاں ہیں''۔(۱)

۲۔ روز عاشور عمر سعد کی جناب علی اکبرؑ سے گفتگو: عمر سعد نے ایک قاصد کو علی اکبرؑ کی جانب بھیجا اور کہا: ''تم امیر المومنین (یزید) کے رشتہ دار ہو اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں اس رشتہ داری کے طفیل بخش دیا جائے اور اگر تم چاہو تو ہم امان دینے کو تیار ہیں''۔(۲)

۳۔ عتبہ بن ابو سفیان کے ساتھ جعدہ بن ھبیرہ مخزومی کی گفتگو: جعدہ جو امام علیؑ کا بھانجا تھا، آپؑ کی جانب سے والی خراسان تھا، ایک روز عتبہ نے اس کی حقارت کے مدنظر اس سے کہا: ''یہ تم میں میدان جنگ میں اتنی قوت و شدت جو پائی جاتی ہے یہ تمہیں اپنے ماموں (علیؑ) سے ملی ہے۔

جعدہ نے جواب دیا:

....

۱. این بنو اختنا، این العباس و اخوته... تاريخ الامم و الملوک: ج۳، ص۳۱۳. ابصار العين: محمد بن طاهر سماوی، ص۶۸.

۲. ''ان لک قرابة بأمير المؤمنين(يزيد) و نريد ان نرعیٰ هذا الرحم فان شئت آمنّاک''. نسب قريش: مصعب بن عبدالله زبيری، ص۵۷. الامام الحسين فی كربلاء: عزت الله مولائی و جعفرطبسی، ج۴، ص۳۵۸. علی اکبرؑ کی یزید سے رشتہ داری، اس طرح سے ہے کہ علی اکبرؑ کی والدہ (ام لیلیٰ) ابوسفیان کی بیٹی (میمونہ) کی رشتہ دار تھیں۔ تفصیل درکار ہو تو مراجعہ فرمائیں: عيون الاخبار: ابن قتيبه، ص۹۹. الشجرة المباركة: فخر رازی، ص۷۳. تسمية من قتل مع الحسين: فضيل بن زبير كوفی، ص۱۵۰. مقتل مقرم: ص۲۵۶.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر تیرا ماموں بھی میرے ماموں جیسا ہوتا تو، تو اپنے باپ کو بھول جاتا''۔(۱)

۴۔اس خط میں مولا علیؑ کے معاویہ کو متعدد جواب جس میں معاویہ نے مولاؑ پر اپنے ننھیالیوں اور ددھیالیوں کے قتل کا الزام لگایا تو مولاؑ نے فرمایا:

''اے معاویہ! تو نے اچھی طرح خاندان بدر اور بنی ہاشم کی شمشیروں کا مزہ چکھا ہے اور یہ بھی دیکھا ہے کہ تیرے بھائی، تیرے ماموں، تیرے نانا (یا دادا) اور تیرے خاندان کا کیا حال کیا ہے...''۔(۲)

نامہ/۴۶، میں کچھ اس طرح آیا ہے: ''اے معاویہ! وہ شمشیر جس نے تیرے نانا (یا دادا)، ماموں اور بھائی کو قتل کیا ہے وہ اب بھی میرے پاس ہے...''۔(۳)

دوسرے مقام پر مولاؑ فرماتے ہیں: ''بے شک میں وہی ابوالحسن ہوں جس نے جنگ بدر میں تیرے بھائی، ماموں اور نانا (یا دادا) کو قتل کیا اور وہ شمشیر اب بھی میرے پاس ہے...''۔(۴)

....

۱. ان مالک هذا الشدة فی الحرب من قبل خالک(علیا) فقال له جعدة لو کان لک خال مثل خالی لنسیت ایاک... مستدرکات علم رجال: ج۲، ص۱۳۰. الامام الحسین فی مکة المکرمة، نجم الدین طبسی، ج۲، ص۳۲۶. شرح نهج البلاغة: ابن ابی الحدید، ج۱۸، ص۳۰۸.

۲. نهج البلاغة: نامه۲۸، الفتوح: ابن اعثم کوفی، ج۲، ص۹۶۱. العقد الفرید: ج۱۷، ص۳۲۶. تذکرة الخواص: ص۳۷. بحارالانوار: ج۷۸، ص۱۳.

۳. ''و عندی السیف الذی اعضضته بجدک و خالک و اخیک فی مقام واحد...'': الامة و السیاسة: ج۱، ص۷۰. الاحتجاج: ج۱، ص۲۶۳. وقعة صفین: نصربن مزاحم منقری، ص۱۸.

۴. ''و انا ابوالحسن حقا قاتل اخیک و خالک و جدک، شدخا یوم بدر و ذلک السیف بیدی...''. بحارالانوار: ج۳۳، ص۱۲۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ب: اگر یہ فرض کیا جائے کہ عرب میں ننھیالیوں کا قتل ہو جانا کوئی لائق اہمیت نہیں تھا، لیکن اس نکتہ کی جانب بھی توجہ ضروری ہے کہ اہمیت نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کا اثر بھی نہیں ہوتا، چونکہ لوگوں کے نزدیک خصوصاً عرب کے نزدیک، خون بہنا انتقام کا باعث ہوتا ہے خاص طور سے اگر وہ خون کسی ددھیالیہ کا بہایا گیا ہو، لہٰذا ننھیالیوں اور ددھیالیوں کے خون کے انتقام میں صرف شدت و ضعف کا فرق ہے، اس بنا پر سعد کے ننھیالیوں کا قتل اگر چہ اس کا اثر ضعیف ہے لیکن موجود تو ہے! لیکن آئندہ کچھ ایسے شواہد آئیں گے جو اس ضعف کو شدت میں تبدیل کر دیں گے۔

ج: جنگ احد سے سعد کا فرار اور میدان میں تنہا علیؑ کا باقی رہ جانا اور حضورؐ کی حفاظت کرنا (۱) ایک طرح کا حسد قرار پایا جو تمام صحابہ کے دلوں میں پیدا ہوا اور انھیں صحابہ میں سے ایک صحابی، سعد بن ابی وقاص ہیں چونکہ بہادری و پہلوانی کا دعویٰ کرنے والوں میں سعد بھی سرفہرست نظر آتے ہیں اور سعد کا میدان سے فرار کرنا (جب کہ ان کی عمر علیؑ سے تقریباً دس سال زیادہ تھی) اور علی نامی جوان کا میدان میں ثابت قدم رہنا، سعد کے دل میں حسد کو جنم دیتا ہے۔

---

۱. مغازی واقدی: ج ۱، ص ۲۵۴. المستدرک علی الصحیحین: حاکم نیشاپوری، ج۳، ص ۲۶.
الصحیح من سیرة النبی: سید جعفر مرتضیٰ عاملی، ج۶، ص ۱۸۲.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و: جنگ خیبر کے بعد، پیغمبرؐ چاہتے تھے کہ کسی کو پرچم سونپ کر اسے ایک مقام پر بھیجیں، زبیر نے آمادگی کا اظہار کیا لیکن حضورؐ نے ان کو پرچم نہیں دیا، سعد نے بھی آمادگی کا اظہار کیا لیکن پیغمبرؐ نے ان کو بھی نہیں دیا، آخر کار حضرتؐ نے علیؑ کی جانب رخ کر کے فرمایا: ''اے علی! پرچم کو لے لو'' (حالانکہ علیؑ نے آمادگی کا اظہار نہیں کیا تھا) اور ان کو جنگ کے لئے روانہ کر دیا۔(۱)

ھ: کہتے ہیں کہ جب حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرمؐ، مقام جحفہ پر پہونچے تو وہاں پانی تلاش کیا گیا لیکن پانی نہیں مل پایا، سعد کو حکم دیا کہ پانی کی تلاش میں جائیں، کچھ وقت کے بعد، سعد ناکام و نامراد واپس آ گئے، پھر حضورؐ نے علیؑ کو روانہ کیا اور علیؑ تھوڑی سی دیر میں پانی کے ساتھ واپس آئے۔(۲)

و: سعد کو جنگ خیبر کے لئے پرچم نہیں ملا(۳) اگر اس چیز کو نظر میں رکھا جائے تو سعد کا حسد اور کینہ، عقل سے بعید نہیں ہے، اس کے علاوہ عثمان کا محاصرہ کرنا اور امامؑ سے سعد کا خاص طور سے یہ درخواست کرنا کہ میں عثمان کا دفاع کروں گا لہٰذا مجھے محاصرہ دے دیجئے اور امامؑ نے انھیں اجازت نہیں دی، تو ظاہر سی بات ہے کینہ پیدا ہونا تو لازم ہے۔

....

۱. اعلام الوریٰ: ج۱، ص۲۰۹. السیرة النبویة: ابن هشام، ج۳، ص۳۴۹. تاریخ الامم و الملوک: ج۳، ص۱۳. بحارالانوار: ج۲۱، ص۲۲.

۲. الاصابة: ابن حجر عسقلانی، ج۳، ص۱۹۹. ینابیع المودة: ج۱، ص۳۶۷.

۳. مناقب آل ابی طالب: ج۳، ص۱۵۲.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امامؑ نے سعد سے فرمایا: اے ابواسحاق! اچھے طریقہ سے کنارہ کش ہو جانا، کینہ اور بداخلاقی سے بہتر ہے۔(۱)

محقق شوشتری کی چوتھی دلیل، دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصہ میں کینے کا سبب مفقود ہے اور دوسرے حصہ میں کینے کے سبب کے نہ پائے جانے کی دلیل ہے کہ پہلے حصہ کے بارے میں تو بحث کی جا چکی ہے، اور اب دوسرے حصہ کے بارے میں بحث ہوگی۔امامؑ کی جانب سعد کے رجحان میں پیش کی جانے والی دلیل، بہت ضعیف ہے چونکہ اگر اس دلیل میں غور وخوض کریں تو اس کے برخلاف نتیجہ نکلتا ہے:

''سعد، عبدالرحمٰن بن عوف سے کہتے ہیں: اگر تم اپنے لئے ووٹ مانگ رہے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر عثمان کو خلیفہ بنانے کی خاطر ووٹ کے خواستگار ہو تو مجھے عثمان سے زیادہ علیؑ محبوب ہیں''۔

خود یہ گفتگو، اس مطلب کو واضح کرتی ہے کہ سعد کی محبت خالصانہ نہیں تھی وہ تو صرف عثمان کے مقابل، سیاست کے مدنظر کہہ دیا تھا؛ اس لئے کہ سعد، عثمان سے ناراض تھے اور تعلقات بحال نہیں تھے اسی وجہ سے جب علیؑ وعثمان کی بات آئی تو سعد نے علیؑ کو ترجیح دی۔

اسی طرح اس محبت کا جو دعویٰ کیا جا رہا ہے (کہ علیؑ زیادہ محبوب ہیں) اس کا اظہار بھی تو ہونا چاہیئے، صرف ذہنی صورت میں محبت کا ہونا! کیا معنی رکھتا ہے؟

....

۱. تاریخ المدینۃ: ج۴، ص ۱۲۲۲.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

چونکہ اگر سعد کا رجحان، حقیقتاً امامؑ کی جانب ہوتا تو ان کا ووٹ کبھی بھی عبدالرحمٰن کو نہ جاتا بلکہ اس کے برخلاف عبدالرحمٰن کو یہ سفارش کرتے کہ وہ بھی اپنا ووٹ علیؑ کو دیں، لہٰذا کوئی محبت نہیں ہے اور جس محبت کا دعویٰ محقق شوشتری نے کیا ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور یہی سعد کی عبدالرحمٰن سے گفتگو، علیؑ سے سعد کی محبت کے فقدان کو بیان کرتی ہے، اس کے علاوہ سعد، مولا علیؑ کے جملے "سلونی قبل ان تفقدونی" سے غلط نتیجہ نکالتے ہیں (جیسا کہ بیان کیا جائے گا) کہ یہ مقام بھی سعد کی حقیقت کو آشکار کر رہا ہے اور حسد و کینہ کبھی بھی محبت کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے، کتنے تعجب کی بات ہے کہ محقق شوشتری نے اس روایت کو امامؑ کی بابت سعد کی محبت کے لئے دلیل بنا لیا!۔

پانچویں دلیل پر تبصرہ

دلیل: طلحہ، علیؑ کے مقابل شمشیر لے کر آ گئے لیکن سعد نے علیؑ سے جنگ نہیں کی، یہ جنگ نہ کرنا سعد کی محبت کا ثبوت ہے۔

تبصرہ: یہ مقابلہ کرنا باطل ہے کیونکہ مقابلہ کے لئے کچھ اصول و شرائط درکار ہوتے ہیں جن میں سے زمان و مکان کا اتحاد بھی لازم ہوتا ہے، یعنی انسان کی رفتار و گفتار کو اسی زمان و مکان کے اعتبار سے پرکھا جائے۔

سقیفہ میں بھی تمام اصول و شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا اس لئے کہ اگر چہ سعد طلحہ و زبیر کی مانند میدان جنگ میں علیؑ کے مقابل نہیں آئے، لیکن عثمان کو ووٹ دے کر اور حضرتؑ سے بیعت شکنی کر کے امامؑ کی حکم عدولی اور امامؑ کی رکاب میں جنگوں میں شریک نہ ہونا وغیرہ جیسے امور بھی ایک قسم کی جنگ ہے اور ان امور نے لشکر طلحہ و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زبیر اور لشکر معاویہ کی مدد کی ہے۔

اس سے قبل بیان کیا جاچکا ہے کہ سقیفہ میں سعد کا ووٹ، نتیجہ کا حامل تھا، کیونکہ اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ طلحہ وزبیر کا ووٹ اماؑم کو آئے تو عبدالرحمٰن کا ووٹ عثمان کے لئے تھا، اس کے درمیان سعد تھے جو اہم کردار ادا کر رہے تھے، چونکہ ایک طرف سے عثمان و بنی امیہ کے رشتہ دار تھے اور دوسری جانب سے مولا علیؑ اور پیغمبرؐ کے رشتہ دار تھے، لہٰذا ان کا ووٹ نتیجہ خیز تھا یہی وجہ تھی کہ اماؑم نے عام اتمام حجت کرنے کے بعد سعد سے خصوصی اتمام حجت کیا۔

لہٰذا سعد کی دی ہوئی چوٹ، طلحہ وزبیر کے دیئے ہوئے زخموں سے کم نہیں تھی کیونکہ سعد نے عثمان کو ووٹ دے کر امام علیؑ کو دوبارہ گوشہ نشین کردیا اور عثمان کی حکومت پر دستخط کیا، اسی طرح معاویہ کی جانب سے پیش کی ہوئی سفارش کو ٹھکرانا بھی اماؑم سے محبت کی دلیل نہیں ہے بلکہ سعد نے اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر کیا تھا کیونکہ وہ خلافت کے متمنی تھے اور خود کو مستحق خلافت بھی شمار کرتے تھے۔(۱)

لہٰذا اس طرح کا مقابلہ ومقائسہ کرنا صحیح نہیں ہے کہ اس کو معیار بنا کر فیصلہ کردیا جائے بلکہ زمان ومکان اور دیگر شرائط کو بھی نظر میں رکھنا لازم ہے، اور اس صورت میں ہمارے پاس کوئی دلیل باقی نہیں رہ جاتی ہے کہ لفظ "لضغنه" کو غلط مانیں۔

....

۱. مروج الذهب: مسعودی، ج۳، ص۱۸. البداية و النهاية: ج۸، ص۸۰.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعتراض

جس اہم نکتہ پر توجہ لازم ہے وہ یہ ہے کہ محقق شوشتری کی چوتھی دلیل کے پہلے حصہ اور ابن ابی الحدید پر اعتراض کی جانب توجہ کی جائے جو اعتراض یہ تھا کہ سعد کے ننھیالیوں کا قتل، کینے کی مناسب دلیل نہیں ہے اور اس کو ضعیف شمار کر کے سعد کے کینے کے سبب پر سوال اٹھایا ہے، اور دوسری جانب سے اگر واقدی کی تحریر میں غور و خوض کیا جائے جو کہتے ہیں کہ سعد کے ننھیالیوں اور ددھیالیوں کا قتل، سعد کے کینے کے دو مناسب سبب ہیں، ان دونوں مطالب کے پیش نظر، اگر محقق شوستری چاہیں کہ ابن ابی الحدید پر اعتراض کریں اور خطبۂ شقشقیہ میں اصل کینہ پروری پر سوال اٹھائیں تو انھیں اس طرح سے اعتراض کرنا چاہیئے: ''اگر کینے کو فرض کیا جائے تو اتنا کینہ تمام صحابہ کے دلوں میں موجود تھا اور سعد سے مخصوص نہیں ہے''۔

اور ایک معنیٰ میں تمام دشمنان علیؑ، حضرت علیؑ سے کینہ رکھتے تھے کیونکہ حضور اکرمؐ نے علیؑ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: انی لأرحمك من ضغائن فی صدور اقوام علیك لا یظهرونها حتی یفقدونی فاذا یفقدونی خالفوا فیها''۔(۱)

....

۱. المعجم الکبیر: ج ۱۱، ص ۶۰. الاحتجاج: ج ۱، ص ۳۳۶. بحارالانوار: ج ۲۸، ص ۵۰.
المعجم المفهرس لالفاظ احادیث بحارالانوار: ج ۸، ص ۳۸۱.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس روایت سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ امام علیؑ کے تمام دشمن علیؑ سے کینہ رکھتے تھے، اور یہ عام چیز سعد کو بھی شامل ہے یعنی اس زمرہ میں سعد بھی آتے ہیں لہٰذا دلیل، مدعا سے زیادہ عام ہے اس لئے معتبر شمار نہیں ہوسکتی۔

اعتراض کا جواب

یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؑ سے دشمنی کا اصلی سبب، کینہ ہے لیکن ایک چیز کا ثبوت دوسری چیز کے وجود کو منع نہیں کرتا (اثبات شئی نفی ماعداہ نمی کند) دوسری تعبیر میں یوں کہا جائے کہ امام علیؑ اپنے دشمنوں یا بعض صحابہ کے انحراف کو بیان نہیں کر رہے ہیں بلکہ ان بعض لوگوں کے نظریات کا تذکرہ کر رہے ہیں جن لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنایا، ہاں! یہ بات ہے کہ جن کینے کے تیروں کی پیغمبرؐ نے علیؑ کو خبر دی تھی وہ تیر، سعد کے ذریعہ علیؑ کی جانب چلے۔

☆ لب لباب

اس خطبہ (شقشقیہ) کی شرح لکھنے والوں میں جو اختلاف ہوا اور ضمیر کے پلٹانے میں مشکلوں کا سامنا ہوا، وہ چند چیزوں سے مربوط ہے:

۱۔ خطبۂ شقشقیہ میں "فمال رجل لضغنه و اصغیٰ آخر لصهره" کے بعد "مع هنٍ و هنٍ" آیا ہے، بعض شارحین نہج البلاغہ نے اس جملہ "مع هنٍ و هنٍ" سے مراد طلحہ و زبیر کو لیا ہے۔ (۱)

....

۱. ترجمة نهج البلاغة: فيض الاسلام، ص ۵۰. ترجمة نهج البلاغة: محمد دشتى، ص ۲۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ لوگ ضمیر "لـضـغـنـه" کو یقیناً سعد کی جانب پلٹاتے ہیں، چونکہ امامؑ نے اس خطبہ میں سقیفہ کے تمام افراد کا ذکر کیا ہے، اور ایک انسان (طلحہ) کا دوبارتذکرہ کرنا اور ایک انسان (سعد) کا بالکل ہی ذکر نہ کرنا بلاغت کے خلاف ہے۔ لیکن جن لوگوں نے پہلے جملہ کو دوسرے جملے" و اصغیٰ آخر لصهره" کے لئے صفت اور قید تسلیم کیا ہے وہ لوگ ضمیر پلٹانے میں مشکل سے روبرو ہوئے ہیں اور چونکہ اکثر شارحین نہج البلاغہ اسی کے قائل ہیں لہٰذا اختلاف بھی زیادہ ہوگیا۔ اگر" مـع هـنٍ و هـن " سے طلحہ وزبیر کو مراد لیا جائے تو یہ سوال سر اٹھاتا ہے کہ سعد، عبدالرحمٰن اور طلحہ نے عثمان کو ووٹ دیا اور زبیر نے امام (علیؑ) کو؛ تو پھر اس مقام پر امامؑ ایک قبیح و ناپسند امر سے کیوں کنایہ فرمارہے ہیں؟

شاید اس کا جواب یہ ہو کہ امامؑ نے یہ خطبہ، جنگ جمل کے بعد ارشاد فرمایا ہے لہٰذا امامؑ نے ان کو ایسے الفاظ میں یاد کیا ہے۔ اور اگر" مـع هـنٍ و هـن " سے مراد طلحہ وزبیر نہ ہوں اور یہ عبدالرحمٰن کے لئے صفت ہو جیسا کہ ضمیر "لـصـهـره" اسی کی طرف پلٹ رہی ہے! تو اس صورت میں طلحہ کا مسئلہ کیا رہے گا؟ کیونکہ انھوں نے عثمان کو ووٹ دیا اور امامؑ اس خطبہ میں اہل سقیفہ کی مذمت کررہے ہیں! حالانکہ قول امامؑ کے مطابق، ان کی کوئی مذمت نہیں ہے!۔

۲۔ دوسرا نکتہ ضمیر "لضغنه" پلٹانے میں جو بہت اہم ہے اور ابن ابی الحدید نے بھی اس کی جانب اشارہ کیا ہے، وہ انتخاب خلیفہ کے روز طلحہ کا حاضر وغائب ہونا ہے، اگر اس روز طلحہ کو حاضر مانا جائے تو طلحہ کا کینہ ثابت ہوتا ہے اور یہ ضمیر طلحہ کی جانب پلٹے گی، اور اگر ان روایتوں کو قبول کیا جائے کہ جن میں طلحہ کو غائب مانا گیا ہے یعنی وہ انتخاب خلیفہ کے روز سقیفہ میں موجود نہیں تھے تو پھر سعد کا کینہ ثابت ہوتا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ہے اور یہ ضمیر سعد کی جانب پلٹے گی۔

۳۔ ابھی تک صرف خطبہ کی مدد سے ضمیر کو پلٹایا جارہا تھا لیکن پھر محقق شوشتریؒ نے راستہ بدلا اور بیرونی اسباب کی مدد سے اس ضمیر کو سعد کی جانب پلٹایا ہے، وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ”مع هنٍ و هنٍ“ سے مراد طلحہ وزبیر ہیں یا نہیں! یا سقیفہ میں طلحہ موجود تھے یا نہیں!۔

۴۔ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ سعد کا عبدالرحمٰن کو ووٹ دینا، یقیناً ان کی رشتہ داری کی بنا پر تھا اور یہ امر ”بضبعه“ یا ”بضلعه“ کے مطابق ہے، اگر یقینی بھی نہ مانا جائے تب بھی ”بضبعه“ یا ”بضلعه“ کا صحیح ہونا زیادہ تر ممکن ہے کیونکہ امامؑ نے عبدالرحمٰن کا عثمان کو ووٹ دینے کا سبب دامادی کو بتایا ہے یعنی امامؑ سے عبدالرحمٰن کے انحراف کا سبب، قومی اور رشتہ دارانہ تعصب قرار دیا، سعد نے رشتہ داری کی بنا پر اپنا ووٹ عبدالرحمٰن کے سپرد کردیا اور امامؑ کے ساتھ نہیں رہے، اسی وجہ سے صحیح یہی ہے کہ ”بضبعه“ یا ”بضلعه“ کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ اس گفتگو کے بعد سوال اٹھتا ہے کہ سعد، امامؑ سے منحرف کیوں ہوئے؟ اس انحراف کا سبب ان کا کینہ ہے یا کچھ اور؟ کہ کینے کا ثابت ہونا بھی بعید نہیں ہے، بہرحال یہ بات مسلّم الثبوت ہے کہ یہ ضمیر سعد بن ابی وقاص کی جانب پلٹتی ہے اور ان تینوں الفاظ: ”بضبعه“ یا ”بضلعه“ یا ”بضغنه“ کو قابلِ تاویل مانا جاتا ہے۔(۱)

☆☆☆

۱. کیونکہ ان تینوں الفاظ کے سلسلۂ سند میں ”ابوعبداللہ احمد بن عمال بن خالد“ اور ”یحیی بن عبدالحمید حمانی“ کا وجود ہے جو ضعیف شمار کیا جاتا ہے، تفصیل کے لئے مراجعہ ہو: قاموس الرجال: ج ۱۱، ص ۶۱. نقد الرجال: ج۵، ص ۷۴. معجم رجال الحدیث: ج ۲۰، ص ۵۹. مستدرکات علم رجال الحدیث: ج ۱، ص ۳۸۴.

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسری فصل

عثمان کے زمانے میں

☆سعد کا دوبارہ گورنر بنایا جانا

سعد کے بعد کوفہ کے والی عمار یاسر قرار پائے اور ان کے بعد مغیرہ بن شعبہ کو عہدۂ خلافت ملا (۱)، خلیفۂ ثانی کی زندگی کے آخری ایام تک، مغیرہ ہی امیر کوفہ رہا لیکن عمر کی موت کے بعد یہ عہدہ دوبارہ سعد بن ابی وقاص کو واپس مل گیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

سعد کی گورنری بحال ہونے کا سبب

اس میں کوئی دورائے نہیں کہ سعد کو دوبارہ کوفہ کی امارت ملی کیونکہ عمر نے عثمان سے سعد کی امارت کو واپس دینے کی سفارش کی تھی، اختلاف اس مقام پر ہے کہ خلیفۂ ثانی کی سفارش کی تحریر کیا تھی؟ کیا کہا تھا؟ کیسے کہا تھا؟ وغیرہ۔

....

۱. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص۳۳. العبر: ج۱، ص۱۹. البدایة و النهایة: ج۷، ص۱۲۹.
الطبقات الکبریٰ: ج۶، ص۲۰. العقد الفرید: ج۱، ص۲۲.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاریخی اعتبار سے یہ سفارش دوطرح سے نقل ہوئی ہے،بعض مورخین کا کہنا ہے کہ خلیفۂ ثانی کی سفارش کے جملے یہ تھے:''سعد،میری موت کے بعدوالی کوفہ کے والی ہوں گے''(۱)اوربعض مورخین کا بیان ہے کہ سفارش کے فقرے یہ تھے:''میری موت کے ایک سال بعد،سعد کو والی کوفہ بنا دینا''(۲)

ان دونوں نظریات کی سند

۱۔طبری،شعبی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:''خلیفۂ ثانی نے اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو سفارش کی کہ سعد کو والی کوفہ بنا دینا اس لئے کہ ان کو معزول کرنے کا سبب یہ نہیں تھا کہ یہ امارت کی باگ ڈور نہیں سنبھال پارہے ہیں۔شعبی آگے تحریر کرتا ہے کہ سعد،عثمان کا پہلا کارندہ تھا جو والی کوفہ قرار پایا''۔(۳)

....

۱. تاریخ ابن خلدون: ج۷، ص ۵۷۰. الطبقات الکبری: ج۲، ص ۲۱۸. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۷۹.

۲. البدایة و النهایة: ج۷، ص ۱۲۹. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۳۳. المنتظم: ج۳، ص ۱۶۱. تاریخ خلیفة بن خیاط: ص ۱۰۶.

۳. ''طبری نے سدی سے انھوں نے شعیب سے،انھوں نے یوسف بن عمر سے،انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے شعبی سے نقل کیا ہے کہ شعبی کا بیان ہے:عمر نے کہا: اوصی الخلیفة من بعدی ان یستعمل سعد ابن ابی وقاص فانی لم اعزله عن سوءٍ''. تاریخ الامم و الملوک: ج۲، ص ۵۹۰. البدایة و النهایة: ج۷، ص ۱۵۵. اس روایت میں قابل غور بات یہ ہے کہ اگر الخلیفة کے الف ولام کو عہدی مانیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خلیفۂ ثانی کو یہ معلوم تھا کہ ان کے بعد آنے والا خلیفہ کون ہے!اور اس کو پہلے سے ہی معین کر دیا تھا جیسا کہ تاریخی شواہد بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۔طبری، واقدی سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''زید بن اسلم کا بیان ہے: عمر نے سفارش کی تھی کہ اس کے گماشتے اس کی موت کے ایک سال بعد تک اسی کے گماشتے رہیں، اور عثمان نے خلیفۂ ثانی کی سفارش کو عملی جامہ پہنایا''۔(۱)

روایتوں پر تبصرہ

روایت طبری پر تبصرہ

اس روایت میں ''مجالد بن سعید'' اور ''سیف بن عمر'' نامی راوی موجود ہیں جو علمائے اہل سنت کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۔مجالد بن سعید: احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید، مجالد کو ضعیف جانتا ہے۔(۲)

بخاری کا کہنا ہے کہ یحییٰ بن سعید نے مجالد کو ضعیف جانا ہے۔(۳)

نسائی بھی مجالد کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ قوی نہیں ہے۔(۴)

jabir.abbas@yahoo.com

---

۱. ''واقدی کا بیان ہے کہ اسامہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انھوں نے کہا...'' تاریخ الامم و الملوک: ج۲، ص۵۹۰.

۲. میزان الاعتدال: ج۳، ص۴۳۸. سیر اعلام النبلاء: ج۶، ص۲۸۶.

۳. ایضاً.

۴. الضعفاء و المتروکین: ص۴۸. میزان الاعتدال: ج۳، ص۴۳۸. سیر اعلام النبلاء: ج۶، ص۲۸۶.

سعد بن ابی وقاص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسی طرح یحییٰ بن معین (۱)،ابن ندیم (۲)،دار قطنی (۳)،ابن حبان (۴)،ابن سعد (۵)،ابن عدی (۶)ابوحاتم رازی (۷)، ابن حجر عسقلانی (۸)اور ہیثمی (۹) نے بھی مجالد کو ضعیف شمار کیا ہے۔

۲۔سیف بن عمر: یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف شمار کیا ہے اور اس کے بارے میں کہا ہے:''ایک پیسہ،سیف سے بہتر ہے''(۱۰) کنایہ ہے اس بات سے کہ سیف کی روایتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

ذہبی کا بیان ہے: سیف بن عمر،مجہول راویوں سے نقل کرتا ہے۔(۱۱)

ابن حجر عسقلانی اور ذہبی کا بیان ہے:''سیف کی روایتیں ضعیف ہیں،خاص طور سے تاریخ میں''۔(۱۲)

اسی طرح اہل سنت کی دیگر معتبر شخصیتیں بھی سیف بن عمر اور اس سے منقول روایتوں کو ضعیف جانتی ہیں،ان میں سے چند کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

....

۱. میزان الاعتدال: ج۳، ص۴۳۸.

۲. الفهرست: ص ۱۳۳.

۳. میزان الاعتدال: ج۳، ص۴۳۸. سیر اعلام النبلاء: ج۶، ص ۲۸۶. سنن دار قطنی: ج۴، ص ۲۴۵.

۴. کتاب المجروحین: ج۳، ص ۱۰.

۵. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۲۴۳. تهذیب الکمال: ج۱۰، ص ۳۸.

۶. الکامل فی ضعفاء الرجال: ج۶، ص ۴۲۳.

۷. الجرح و التعدیل: ج۸، ص ۳۶۲.

۸. تقریب التهذیب: ج۲، ص ۲۲۹.

۹. مجمع الزوائد: ج۹، ص ۲۲۴.

۱۰. میزان الاعتدال: ج۲، ص ۲۵۵. ۱۱. ایضاً.

۱۲. المغنی لضعفاء: ذهبی، ج۱،ص ۲۹۲. تقریب التهذیب: ج۱، ص ۳۴۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابوداؤد (۱)، ابوحاتم رازی (۲)، ابن حبان (۳)، ابن عدی (۴)، عقیلی (۵) ابن حجر عسقلانی (۶) وغیرہ (۷)۔

روایت واقدی پر تبصرہ

اس روایت میں ''اسامہ بن زید بن اسلم'' کا وجود پایا جاتا ہے جو اکثر علمائے اہلسنت کے نزدیک ضعیف ہے۔

احمد بن حنبل کا بیان ہے: ''یحیٰی بن سعید، اس کی روایتوں پر عمل نہیں کرتے تھے''۔ (۸)

احمد بن حنبل دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں: ''اسامہ ضعیف ہے''۔ (۹)

احمد نے اسامہ کو حافظہ کے اعتبار سے ضعیف بتایا ہے۔ (۱۰)

....

۱. میزان الاعتدال: ج۲، ص ۲۵۵.

۲. الجرح و التعدیل: ج۴، ص ۲۷۸، شمارہ ۱۱۹۸. میزان الاعتدال: ج۲، ص ۲۵۵.

۳. ابن حبان، سیف کو ضعیف جانتا ہے۔ المجروحین: ج۱، ص ۳۴۵. میزان الاعتدال: ج۲، ص ۲۵۵.

۴. الکامل فی ضعفاء الرجال: ج۳، ص ۴۳۶. میزان الاعتدال: ج۲، ص ۲۵۵.

۵. الضعفاء الکبیر: ج۲، ص ۱۷۵.

۶. تقریب التھذیب: ج۱، ص ۳۴۴. سیف بن عمر اور اس کی جھوٹی روایتوں کی تفصیل درکار ہو تو رجوع کریں: "یک صد و پنجاہ صحابی ساختگی" اور "عبداللہ ابن سباء" تالیف: علامہ مرتضیٰ عسکری مرحوم.

۷. افسوس کا مقام ہے کہ عبداللہ ابن سبا کا افسانہ اسی نے بیان کیا ہے اور شیعہ و سنی کے درمیان اختلاف کا بیج بویا ہے.

۸. الجامع فی العلل و معرفۃ الرجال: ج۱، ص ۱۵۷.

۹. الجامع فی العلل و معرفۃ الرجال: ج۱، ص ۳۱. ۱۰. میزان الاعتدال: ج۱، ص ۱۷۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یحییٰ بن معین کا بیان ہے: ''اسامہ کی روایتیں ضعیف ہیں''۔(۱)

نسائی کا بھی یہی کہنا ہے کہ اس کی روایتیں قوی نہیں ہیں۔(۲)

اسی طرح، ابوحاتم رازی(۳)، ابن حبان(۴)، عقیلی(۵)، ذہبی(۶)، ابن حجر عسقلانی(۷)، ابن سعد وابوداؤ(۸) بھی ضعیف شمار کرتے ہیں۔

بحث کا نتیجہ

جیسا کہ بیان کیا جا چکا کہ یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں لہٰذا ان دونوں روایات پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا لیکن یہاں پر ایک نکتہ ہے کہ جس کے پیش نظر عمر پر لازم تھا کہ سعد کی امارت واپس کرنے کے لئے کہیں، اس مقدمہ کے پیش نظر، سعد کے والی کوفہ بننے کے دوسبب ہو سکتے ہیں:

۱۔خلیفۂ ثانی کی جانب سے: سعد کے دل میں ووٹ دینے کا کوئی اشتیاق نہیں تھا چونکہ ان کا دل دوطرح سے مضطرب تھا: پہلی وجہ تو یہ تھی کہ وہ یہ جانتے تھے کہ خلیفہ کون بنے گا، اور اپنے ہاتھ سے خلافت کے نکلنے سے رنجیدہ تھے۔

....

۱. الجرح و التعدیل: ج۲، ص۲۸۵. میزان الاعتدال: ج ۱، ص ۱۷۴.

۲. الضعفاء و المتروکین: نسائی، ص ۲۰. میزان الاعتدال: ج ۱، ص ۱۷۴.

۳. الجرح و التعدیل: ج۲، ص۲۸۵.

۴. کتاب المجروحین: ج ۱، ص ۱۷۹.

۵. الضعفاء الکبیر: ج ۱، ص ۲۱.

۶. سیر اعلام النبلاء: ج۶، ص۳۴۳.

۷. تقریب التهذیب: ج ۱، ص ۵۲. تهذیب التهذیب: ج ۱، ص ۱۸۲.

۸. ایضاً.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دوسری طرف سے خلیفہ سے بھی رنجیدہ تھے کیونکہ ان کو معزول کر دیا تھا اور اس طرف سے سعد کی مقبولیت نے خلیفہ کو مجبور کیا کہ سعد کو خلافت کی کمیٹی (سقیفہ) میں رکھیں، اس وجہ سے خلیفہ پر لازم تھا کہ سعد کو خصوصی اہمیت دیں اور ان کا عہدہ واپس پلٹائیں اسی وجہ سے خلیفۂ ثانی نے یہ بات اپنے بعد آنے والے خلیفہ تک پہونچائی۔

۲۔خلیفۂ ثالث کی طرف سے: سعد کو کوفہ کی امارت واپس کرنا، سعد کی خدمتوں کا لحاظ رکھنا تھا، جیسا کہ بیان ہوا کہ سعد کا ووٹ، نتیجہ خیز تھا اور اسی وجہ سے عثمان خلیفہ قرار پائے اسی وجہ سے سعد کو والی کوفہ بنا دیا اور یہ عہدہ دینا، خلیفۂ ثانی کی سفارش کے برخلاف نہیں ہے۔

اس بیان کی روشنی میں واضح ہو جاتا ہے کہ خلیفۂ ثانی کی سفارش مسلم الثبوت ہے۔

کوفہ کی گورنری سے سعد کی معزولی

جب سعد کی ولایت وامارت کا ایک سال مکمل ہو گیا تو عثمان نے ان کو معزول کر دیا۔(۱)

....

۱. تاریخ یعقوبی: ج۲، ص۵۷. تاریخ الامم والملوک: ج۲، ص۵۹۶. المنتظم: ج۴، ص۱۵۲۰. الطبقات الشافعیة: ج۳، ص۱۹۹. البدایة و النهایة: ج۷، ص۱۵۶. تاریخ خلیفه: ص۹۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کی خودسری، معزولی کا باعث

سعد نے بیت المال سے کچھ قرض لیا تھا، بیت المال کے انچارج ''عبداللہ ابن مسعودؓ'' نے قرض واپس کرنے کا تقاضہ کیا لیکن سعد نے وہ مال واپس نہیں کیا بلکہ ابن مسعود سے تند لہجہ میں بات کی، ابن مسعود نے دوبارہ تقاضہ کیا لیکن سعد نے پھر بھی قرض ادا نہیں کیا یہاں تک کہ ابن مسعود اور سعد کے درمیان قیل وقال، نزاع کی حد تک پہو نچ گئی۔

یہ اختلاف، اتنا شدید ہوا کہ رواداری کا خاتمہ ہوا اور ابن مسعود نے ایک گروہ آمادہ کیا کہ اگر سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکل پایا تو ٹیڑھی انگلی سے نکالا جائے، سعد نے بھی خود کو مقابلہ کیلئے آمادہ کرلیا، جب ایک دوسرے کے روبرو ہوئے تو دونوں جانب سے بدالفاظی کا سلسلہ شروع ہوا اور دست بہ گریبان تک نوبت پہو نچ گئی۔

جب اس نزاع کی آواز عثمان کے گوش سماعت سے ٹکرائی تو عثمان بہت زیادہ غضبناک ہوئے اور سعد کو امارت سے معزول کردیا، ابن مسعودؓ کی بھی بہت زیادہ مذمت کی اور سعد کی جگہ، ولید بن عقبہ کو والی کوفہ بنادیا۔(۱)

---

۱. تاریخ یعقوبی: ج۲، ص۵۷. تاریخ الامم و الملوک: ج۲، ص۵۹۵. الکامل فی التاریخ: ج۲، ص۲۳۱. البدایة و النھایة: ج۷، ص۱۵۷. المعجم الکبیر: ج۱، ص۱۳۹. مجمع الزوائد: ج۹، ص۲۱۸. ترجمۂ احیاء علوم الدین: غزالی، ج۳، ص۳۷۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری روایت کے مدنظر، ولید بن عقبہ کی ولایت وامارت کے دوران سعد نے پھر اپنی اس رکیک حرکت کی تکرار کی، بیت المال سے قرض لیا اور جب واپس دینے کا وقت آیا تو سینہ تان کر کھڑے ہوگئے کہ کس میں ہمت ہے جو مجھ سے وصول کر لے! لیکن ولید نے ایسا رویّہ اختیار کیا کہ سعد کو ہتھیار ڈالنا پڑا اور قرض واپس کرنے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں تھا۔(۱)

سعد کی خودسری، کوفہ میں اختلاف کا سبب

سعد کی خودسری اور تشدّد کے نتائج میں سے ایک نتیجہ، اہل کوفہ کے مابین اختلاف کا پیدا ہونا ہے۔

ابن اثیر کا بیان ہے: ''اس واقعہ کے ذریعہ، کوفہ میں سب سے پہلا اختلاف ہوا اور اس کے ذریعہ شیطان کو پھوٹ ڈالنے کا موقع فراہم ہوا''۔(۲)

ان دو واقعات کا ردّ عمل

باوجود اس کے کہ یہ دونوں واقعے، مسلم الثبوت تاریخ ہیں پھر بھی سعد کی زندگانی کے متعلق تحریر شدہ کتب میں موجود نہیں ہیں۔

....

۱. الاغانی: ج۵، ص ۱۳۴.

۲. الکامل فی التاریخ: ج۲، ص ۲۳۱.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلے واقعہ (سعد کی معزولی، ان کی خودسری کا سبب) کے متعلق، ذہبی وسُبکی نے کچھ بیان نہیں کیا؛ ذہبی نے تو عثمان کے دورخلافت میں سعد کی معزولی کی جانب اشارہ بھی نہیں کیا ہے(۱) سُبکی نے معزولی کا تذکرہ کیا، ولید بن عقبہ کی امیری کا ذکر بھی کیا لیکن اس انقلاب کے سبب کو بیان نہیں کیا ہے(۲) اور مخاطب کو یہ سمجھانا چاہا ہے کہ سعد کی معزولی کا سبب صرف باہمی رنجش تھی (چونکہ وہ دونوں آپس میں رشتہ دار تھے) اور کوئی سبب نہیں تھا۔(۳)

سعد کے ذریعہ، راز کا فاش ہونا

جب عثمان نے سعد کو معزول کردیا تو سعد بن ابی وقاص نے لوگوں سے خطاب کرکے کہا: ''لوگوں نے عثمان کی بیعت کرلی، حالانکہ خلافت کے لئے ان سے بہتر انسان بھی موجود تھا''۔(۴)

قابل ذکر ہے کہ سعد اور عثمان کے درمیان بہت زیادہ اختلافات پائے جاتے تھے۔(۵)

....

۱. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۹۲.

۲. الطبقات الشافعية: ج۲، ص ۱۹۹ .

۳. النهاية: ج۵، ص ۲۶۵ . المجموع فی شرح المهذب: ج۱۷، ص ۳۷۶.

۴. مجمع الامثال: ج۳، ص ۴۸۲.

۵. مسند احمد بن حنبل: ج۳، ص ۶۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مذکورہ جملہ کی تحلیل

قابل توجہ بات یہ ہے کہ مولا علیؑ کو گوشہ نشین کرنے کے لئے آپؑ کے تمام مخالفین (جن میں سعد بھی تھے) متحد ہوگئے تھے(۱) اور کسی بھی طرح کی کوشش سے غض نظر نہیں کیا اور جب اپنا مقصد حاصل کرلیا تو پھر اموال اور عہدوں کی تقسیم پر (بلّیوں کی مانند) لڑنے لگے، یہ واقعہ بھی اسی بات کی جانب اشارہ کرتا ہے کیونکہ سعد، سقیفہ میں خلافت عثمان کا سبب قرار پائے اور عثمان نے ان کی خدمتوں کے پیش نظر، ان کو عہدۂ امارت سے سرفراز کیا لیکن جب عثمان نے محسوس کیا کہ یہ قدم جمانے لگے ہیں اور بیت المال میں فساد پھیلانا چاہتے ہیں تو انھیں معزول کردیا، لیکن جب سعد کو امارت کوفہ سے معزول کردیا گیا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور راز کو فاش کرنے لگے، ان کو خاموش کرنے کے لئے ان کو بیت المال سے کافی مقدار میں مال و متاع دیا گیا؛ لہٰذا یہ اعتراض و اعتراف (سعد اور عثمان کے درمیان اختلاف کا وجود)، سعد کی معزولی کے بعد کی چیز ہے۔

....

۱. دعائے ندبہ کا فقرہ۔

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆امیرالمومنین علیؑ کے مقابل، سعد کی حیثیت

سعد کا عثمان کو بالواسطہ ووٹ دینا اوران کی بیعت کرنا، امام علیؑ کے حق میں تندی کا اظہار تھا، اس کی جانب اشارہ کرنا مناسب ہے:

اصبغ بن نباتہ فرماتے ہیں: ''ایک روز امیرالمومنینؑ مسجد میں تقریر کرر ہے تھے اور فرمار ہے تھے: سَلُونِی سَلُونِی قَبلَ اَنْ تَفقِدُونِی ''مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو، قبل اس کے کہ مجھ سے ہاتھ دھو بیٹھو'' اسی اثناء میں سعد بن ابی وقاص کھڑے ہوئے اور بولے: اے امیرالمومنینؑ! آپ پر سلام، مجھے میرے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کی تعداد سے آگاہ فرمائیں، امامؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! تم نے وہ سوال کیا ہے کہ جس کی میرے خلیل (رسول خداؐ) نے پیشنگوئی کی تھی کہ تم یہ سوال کروگے، تمہارے سر اور ڈاڑھی کے ہر بال کے نیچے ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے اوراسی طرح تمہارے گھر میں ایک بکری ہے جو میرے لال حسینؑ کو شہید کرے گی، (بکری سے مراد، عمر سعد ہے)، اصبغ کا بیان ہے: اس جلسہ میں عمر سعد، اپنے باپ کے سامنے، چاروں ہاتھ پیروں سے چل رہا تھا''۔(۱)

....

۱. الآمالی: شیخ صدوقؒ، مجلس ۲۸، ص ۱۱۵. کامل الزیارات: ابن قولویه، ص ۷۴. مستدرکات علم رجال: شیخ نمازی شاهرودی، ج۴، ص ۲۴. دائرة المعارف الشیعة العامة: ج ۱۰، ص ۳۴۷. الاحتجاج: ج ۱، ص ۲۱۸. بحارالانوار: ج ۱۰، ص ۱۲۵. الارشاد: ج ۱، ص ۳۳۰. ترتیب الآمالی: ج۴، ص ۵۹۵. البتہ آخری دو کتابوں میں، سعد کا نام نہیں بلکہ ''قام رجل'' استعمال ہوا ہے، گویا امام صادق تقیہ کی حالت میں تھے اسی لئے ان دو روایتوں میں سعد کا نام نہیں لائے.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس روایت کی سند کے بارے میں علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: ''یہ روایت، معتبر سند کے حوالہ سے اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے''۔(۱)

اس روایت کے بارے میں دو نکتوں کی وضاحت لازم ہے:

ا۔ ممکن ہے کہ یہ واقعہ، حضرت علیؑ کے زمانے میں پیش آیا ہو! چونکہ سعد نے علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر خطاب کیا ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے اور اس کی دلیل، روایت کا آخری حصہ ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمر سعد بہت چھوٹا تھا حالانکہ یہ مولا علیؑ کے دور میں اتنا بڑا تھا کہ حکمیت اور صفین کی خبریں اپنے باپ (سعد) کو دیتا تھا اور اس کو خلافت کے لئے اکساتا تھا۔(۲)

لہٰذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ واقعہ، مولاؑ کے دوران خلافت میں پیش آیا۔

---

۱. جلاء العیون: علامہ مجلسیؒ، ص ۵۶۰.

۲. اکثر مورخین کا بیان ہے کہ یہ واقعہ، مولا علیؑ کی حکومت کے دوران پیش آیا، اور امامؑ کی مراد، عمر سعد نہیں ہے، چونکہ بعض روایتیں یہ بتاتی ہیں کہ سوال کرنے والے، سعد بن ابی وقاص تھے، اور قاتل امام حسینؑ سے، سنان بن انس نخعی کی جانب اشارہ ہے(ترتیب الآمالی: ج۵، ص ۱۷۳). ان کی دلیل یہ ہے کہ مولا علیؑ کے دور حکومت میں سعد نے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی اور کوفہ سے باہر زندگی گذارتے تھے، جب وہ کوفہ میں آتے ہی نہیں تھے تو انھوں نے مولاؑ کے خطبہ میں کیسے شرکت کی اور کیسے اعتراض کیا؟ لیکن گذشتہ بیان کی روشنی میں، شاید یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مطلب صحیح نہیں ہے کیونکہ:

الف: کوفہ سے باہر رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کوفہ آتے ہی نہیں تھے اور امامؑ کی مجلس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے! اصبغ بن نباتہ کی روایت کے اعتبار کو نظر میں رکھتے ہوئے سعد کی کنارہ کشی کی وجہ، امامؑ کی بیعت نہ کرنا اور جنگوں میں شرکت نہ کرنا ہے۔

ب: سعد، خلافت کے متمنی تھے اور علیؑ کو اپنی خلافت کے راستے کا بھاری پتھر شمار کرتے تھے اور اس تلاش میں رہتے تھے کہ کسی بھی طرح امامؑ کے خلاف کھڑے ہوں اور ان پر اعتراض کریں لہٰذا اس صفت کے مدنظر، سعد سے کچھ بعید نہیں ہے کہ یہ سوال کیا ہو! البتہ بعض مورخین نے سوال کرنے والے کا نام ''تمیم بن اسامہ'' بتایا ہے کہ جس کا بیٹا ''حصین بن تمیم'' ہے اور روز عاشور امام حسینؑ کے خلاف عبیداللہ ابن زیاد کے لشکر میں شامل تھا۔(بہج الصباغۃ: ج۵، ص ۴۲۴).

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لہٰذا روایت میں لفظ امیر المومنین، خود راوی (اصبغ) کی جانب سے ہے، لیکن اگر یہ دیکھا جائے کہ یہ واقعہ خلیفۂ ثانی کے دور خلافت میں پیش آیا یا خلیفۂ ثالث کے زمانے میں! تو شواہد کے مدنظر یہ واقعہ، خلیفۂ ثالث کے زمانے میں پیش آیا، جب سعد کو امارت کوفہ سے معزول کر دیا گیا تھا، کیونکہ عمر سعد خلیفۂ ثانی کی وفات کے روز پیدا ہوا۔(۱)

۲۔ سعد کے سوال میں دو احتمال ہیں: ایک تو یہ کہ سعد کا سوال حقیقی تھا، اور دوسرے یہ کہ امام کا مذاق اڑانا مقصود تھا۔

سعد کے مقام و منصب کے مدنظر، دوسرا احتمال صحیح نظر آتا ہے کیونکہ ان کے دل میں امام کا کینہ تھا اور ان سے حسد کرتے تھے اور ہمیشہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ حسد کی چنگاریوں کو ہوا ملے تاکہ وہ شعلوں میں تبدیل ہو جائیں اور اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ اگر سعد کا سوال واقعی ہوتا تو امامؑ کبھی اس طرح کا جواب نہ دیتے، کیونکہ یہ امام کی شان کے خلاف ہے کہ وہ تند لہجے میں جواب دے، لہٰذا سعد کے سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سوال حقیقی نہیں تھا بلکہ اس سوال سے ان کا مقصد امامؑ کا مذاق اڑانا تھا۔

....

۱۔ تقریب التہذیب: ج۲، ص ۵۶۔ الاصابة: ج۳، ص ۱۷۳۔ قاموس الرجال: محمد علی شوشتری ج۸، ص ۲۰۱۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ سعد، مال جمع کرنے کی منزل میں

سعد، ہمیشہ قدرت وثروت کی تلاش میں رہتے تھے، اس سے قبل بیان کیا گیا کہ جب سعد کو عثمان نے معزول کر دیا تو وہ ان کے راز کو فاش کرنے پر تُل گئے اور ان کے منھ پر سکّوں کی مہر لگانی پڑی، اور جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے خزانے میں ڈھائی لاکھ درہم پائے گئے۔(۱)

وہ اتنے زیادہ مالدار تھے کہ ایک علاقہ میں کئی عدد بلاط (۲) نامی منزلیں تھیں (۳) ان کے اتنے زیادہ گھر تھے کہ ان کے غلام اور کنیزوں کے لئے بھی الگ الگ گھر بنائے گئے تھے۔(۴)

مصلّیٰ نامی علاقے میں بھی گھر تھا اور بقّال نامی محلے میں بھی دو گھر تھے جن کو کرائے پر دیئے ہوئے تھے۔(۵)

حلی نامی علاقہ میں سونے کی کان تھی اور اس میں اتنا زیادہ سونا تھا کہ جس کا سونا حجاز وغیرہ بھی بھیجا جاتا تھا۔(۶)

jabir.abbas@yahoo.com

---

۱. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۴۸. البدایة و النهایة: ج۸، ص ۸۱.

۲. بلاط: یعنی ٹائلس اور اینٹوں کے بچھے ہوئے فرش.

۳. تاریخ المدینة: ج ۱، ص ۲۵۵.

۴. موسوعة التاریخ الاسلامی: ج۲، ص ۴۱.

۵. ایضاً.

۶. معجم ما استعجم: ج۳، ص ۱۴۵.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عقیق نامی علاقہ میں بھی ایک محل تھا جس میں خود زندگی گذارتے تھے، یہ محل اتنا عالیشان تھا کہ جس کی دیواریں بلند، وسیع وعریض صحن اور دیواروں پر خوبصورت کنگورے بنے ہوئے تھے۔(۱)

اس کے علاوہ، سعد کو عثمان نے دو ٹکڑے زمین (۲) اور ایک ہرمز نامی دیہات عطا کیا تھا۔(۳)

سعد کی ظاہری شان وشوکت ان کے عیش وآرام کی عکاسی کرتی ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ ریشمی لباس پہنتے تھے (جو بہت قیمتی ہوتا ہے) ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی رہتی تھی۔(۴)

سعد کے مال ومتاع کے متعلق، جرجی زیدان کا بیان ہے: ''خلفائے راشدین کی خلافت کے آخری مراحل میں صحابہ کی دنیا طلبی ظاہر ہونے لگی، اور وہ مسعودی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: صحابہ نے عثمان کے دور میں مال ومتاع جمع کیا اور جب عثمان قتل ہوئے...سعد بن ابی وقاص، عقیق نامی علاقہ میں ایک عالیشان محل کے مالک تھے''۔(۵)

اور جرجی زیدان نے سعد کی مالداری کو اس طرح پیش کیا ہے گویا کہ انھوں نے یہ ساری دولت وثروت، عثمان کے دور میں جمع کی تھی۔

....

۱. مروج الذھب: ج۲، ص۳۶۸.

۲. تاریخ المدینة: ج۳، ص۱۰۱۹.

۳. ایضاً.

۴. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص۱۴۳.

۵. تاریخ تمدن اسلام: ص۶۳.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیکن ان کی باتیں گہری نہیں ہیں کیونکہ سعد نے سارا مال ومتاع، عثمان کے دور میں جمع نہیں کیا بلکہ تاریخی شواہد کے پیش نظر سعد، عثمان سے پہلے بھی صاحب حیثیت اور مالک شخصیت تھے، جیسا کہ سعد جنگ بدر کے موقع پر کہتے ہیں: ''میں تمام اصحاب پیغمبرؐ سے زیادہ غنی ہوں''(۱) اسی طرح جب بستر علالت پر پڑے ہوئے تھے پیغمبرؐ سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''اے رسول خداؐ میرے پاس بہت زیادہ مال ومتاع ہے''۔(۲)

لہٰذا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سعد، عثمان کے دور خلافت میں مال میں اضافہ کی کوشش میں مشغول تھے، انھوں نے بہت زیادہ مال جمع کیا تھا لہٰذا ایک عنوان یہ بھی دے دیا گیا ''سعد، مال جمع کرنے کی منزل میں''۔

ابن خلدون کی گفتار

سعد اور دیگر صحابہ کے مال ومتاع جمع کرنے کی تاویل میں ابن خلدون کا بیان ہے: ''یہ قصر اور یہ خوبصورت حریر ودیبا کے پردوں والے محل، صحابہ کی شان میں کوئی نقص نہیں لاتے؛ اس لئے کہ ان کا مال ومتاع حلال تھا اور دوسرے یہ کہ مال غنیمت تھا اور تیسرے یہ کہ وہ لوگ خرچ کرنے میں اسراف سے کام نہیں لیتے تھے''۔(۳)

....

۱. مغازی واقدی: ج ۱، ص ۲۶.

۲. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ۱۷۲. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۴۴. اخبار مکة: ج ۲، ص ۳۶۳. صحیح بخاری: ج۴، ص ۱۰۹. جامع المسانید و السنن: ج۵، ص ۱۵۴.

۳. تاریخ ابن خلدون: ج ۱، ص ۲۵۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن خلدون کے بیان پر تبصرہ

ابن خلدون کی پہلی دلیل: ''ان کا مال، حلال تھا''۔

ان کی یہ دلیل ہمارے دعوے کی بہترین دلیل ہے کہ ابن مسعود کی روایت صحیح ہے اور اسکی تاویل بے وقعت و ہیچ ہے، اسی طرح بغیر اجازت، بیت المال سے دولت لینا اور ولید کا ''انگلی ٹیڑھی کر کے گھی نکالانا'' وغیرہ کہ جن کا تذکرہ پہلے گذر چکا۔

یہ تمام واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ سعد، مال و دولت جمع کرنے میں امین نہیں تھے اور مال و دولت کو صحیح راستے سے حاصل نہیں کرتے تھے، لہٰذا اگر ان کے مال و منال کو ناجائز قرار دینے پر اعتراض ہے تو کم از کم یہ تو تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ ان کی تمام دولت مشکوک تھی۔

ابن خلدون کی دوسری دلیل: ''ان کی دولت، خلیفۂ ثانی کے دور حکومت میں حاصل کی ہوئی مال غنیمت کا حصہ تھی لہٰذا اس کو خرچ کرنے میں کوئی قباحت نہیں''۔

یہ دلیل صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اگر ان کی دولت مال غنیمت کا حصہ ہوتی تو اس تقسیم میں عدالت کی رعایت کی جاتی حالانکہ ایسا نہیں تھا اور اس زمانے کے اکثر و بیشتر افراد تنگدستی و غریبی کی زندگی بسر کر رہے تھے، یہاں پہونچ کر یہ سوال سر اٹھاتا ہے کہ بے عدالتی کس کی جانب سے ہوئی! خلیفہ کی جانب سے یا صحابہ کا لالچ بے عدالتی کا باعث بنا، یا دونوں جانب سے عدالت کو نظر انداز کیا گیا؟ بہر حال صرف یہ کہہ دینا کہ ان کی تمام دولت مال غنیمت کا حصہ تھی، صحابہ کے کرتوتوں کی پردہ پوشی نہیں کرسکتا، خاص طور سے سعد کے کارناموں کی۔

ابن خلدون کی تیسری دلیل: ''وہ لوگ اسراف نہیں کرتے تھے''۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلاط نامی علاقہ میں تین گھر، بقّال نامی محلّہ میں دو گھر، سونے کی کان، حریر و دیبا کے پردوں پر مشتمل عالیشان محل، ریشمی کپڑے پہننا، سونے کی انگوٹھیاں پہننا...کیا یہ سب کام اسراف نہیں ہیں؟

☆ عثمان کے محاصرہ میں سعد کا کردار

عثمان کا دفاع

ا۔ بلوائیوں کا، سعد سے مدد چاہنا

عثمان کے محاصرہ میں عجیب و غریب اتفاقات واقع ہوئے اور سعد کا اس محاصرہ میں اہم کردار رہا، مختلف تاریخ کے بیانات کی روشنی میں، بلوائیوں نے سعد سے مدد کی درخواست کی لیکن سعد نے خود کو کنارہ کش کر لیا، طبری کا بیان ہے: ''جب مصری بلوائی مدینہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے سعد کے پاس آئے اور ان سے مدد طلب کی لیکن سعد نے جواب دیا: میں تمہارے کام میں دخل اندازی نہیں کروں گا؛ اور اس طرح سے انھوں نے اپنا دامن بچالیا، لیکن اس واقعہ کے باوجود، تین مصری بلوائیوں کو سعد کی جانب سے مدد کی امید تھی اسی وجہ سے سعد کے ساتھ رفت و آمد کا سلسلہ جاری و ساری تھا، ان تین افراد کے نام کچھ اس طرح ہیں:

ا۔ محمد بن ابی بکر

۲۔ محمد بن ابی حذیفہ

۳۔ عمار بن یاسر''۔(۱)

....

۱. تاریخ الامم و الملوک: ج۲، ص ۶۶۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مدینہ کی ایک جماعت، عثمان کے دفاع کے لئے اٹھی جس میں سعد، ابوہریرہ اورزید بن ثابت جیسی ہستیاں سرفہرست نظرآتی ہیں لیکن عثمان نے کسی کو روانہ کیا اوران کوروک دیا گیا۔(۱)

۲۔جناب عمار کے ساتھ سعد کا برتاؤ

اس سے قبل بیان کیا جاچکا ہے کہ پیغمبراکرمؐ نے سعدوعمار کے درمیان عقداخوت پڑھا تھا جو کہ قتل عثمان کے ساتھ ساتھ ٹوٹ گیا اور یہ برادری تندخوئی اورکدورت میں تبدیل ہوگئی۔

چونکہ عمار یاسر مصری بلوائیوں کے ہمراہ تھے اوراس بلوے میں اہم کردارادا کیا لہٰذا جب مصر سے آکر مدینہ میں داخل ہوئے، سعد بستر علالت پر تھے انھوں نے اپنے قاصد کے ذریعہ عمار کو اپنے گھر بلایا اور کچھ اس طرح گفتگو کی:"وائے ہو تجھ پر تو ہم میں سے اوراہل خیر ہے یہ تو نے کیسا کام کیا کہ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈال دیا اوران کو خلیفہ کے خلاف اکسایا، کیا تیرے پاس عقل نامی کوئی شئے نہیں ہے؟ سعد کی باتیں سن کر عمار کو غیظ آگیا اورغضب کے عالم میں اپنے سر سے عمامہ اتارا اورکہا: جس طرح میں نے اپنا عمامہ اتارا ہے بالکل اسی طرح عثمان کو خلافت سے الگ کردوں گا؛ سعد نے کہا: انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ، وائے ہو تیرے اوپر کہ تو بوڑھا ہوگیا ہے، اس کے بعد عمار یاسر، سعد کو روتا ہوا چھوڑ کر چلے گئے"۔(۲)

....

۱. تاریخ الامم والملوک: ج۲، ص ۶۵۲. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۱۶۳. المنتظم: ج۳، ص ۱۲۳۰. البدایة و النهایة: ج۷، ص ۱۹۰. تاریخ ابن خلدون: ج۲، ص ۵۹۶.

۲. العقد الفرید: ج۴، ص ۲۹۵. تاریخ المدینة: ج۳، ص ۱۱۲۳. المنتظم: ج۳، ص ۱۱۲۷.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری روایت میں کچھ اس طرح مرقوم ہے: ''عمار نے سعد کو بلوائیوں کے ساتھ ہونے اور عثمان کو مسند خلافت سے معزول کرنے کی دعوت دی لیکن سعد نے عمار کے جواب میں کہا: اگر میرے ہاتھ میں ایسی شمشیر دے دو جو مومن کو کافر سے جدا کر دے تب میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں! عمار نے بھی سعد کو انھیں الفاظ میں جواب دیا، پھر سعد نے یہ قسم کھائی کہ آئندہ عمار سے بات نہیں کریں گے''۔(۱)

۳۔مولا (علیؑ) کے ساتھ سعد کی تندخوئی

عثمان نے اپنے قاصد کے ذریعہ سعد کو یہ پیغام بھیجا: ''علی سے ملاقات کرو اور ان سے میری حالت بیان کرو اور انھیں خدا و قیامت کی یاد دلاؤ... شاید وہ اس بلوے کی روک تھام کر دیں''۔

سعد گئے اور واپس پلٹ کر عثمان سے کہا: ''میں علی کے پاس گیا، ان سے بات کی لیکن انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا، میں نے ان سے کہا: تمہارا چچیرا بھائی قتل ہو جائے گا! انھوں نے کہا: اس بلوے سے میرا کوئی مطلب نہیں ہے''۔(۲)

جب عثمان کا محاصرہ شدید ہو گیا تو انھوں نے پھر اپنے قاصد کو سعد کی جانب روانہ کیا اور اپنی حالت بیان کی، سعد... غصہ کے عالم میں... مسجد کی جانب چلے اور وہاں علیؑ کو اس عالم میں پایا کہ شمشیر کو اپنے زانو پر رکھے ہوئے ہیں، سعد کا کہنا ہے کہ میں ان کے سامنے ایسے بیٹھا کہ میرے زانوان کے زانو کے مدمقابل تھے، میں نے ان سے کہا: خدا کا خوف کرو! تمہارا چچیرا بھائی خطرہ کی زد پر ہے، انھوں

---

۱. تاریخ المدینة: ج۳، ص ۱۱۲۴.

۲. تاریخ المدینة: ج۴، ص ۱۲۰۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے جواب دیا: مجھ سے کوئی مطلب نہیں ہے، جب میں نے اصرار کیا تو علی نے میرا کان پکڑ کر مروڑ دیا۔(۱)

۴۔امام کی گفتگو،سعد کے ساتھ

سعد بن ابی وقاص، مدینہ میں جنائز نامی مقام پر کھڑے ہوکر عثمان کی حمایت میں تقریر کررہے تھے جس کا مفہوم یہ تھا: ''میں اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر عثمان کے بارے میں درخواست کرتا ہوں، مجھے جتنے چاہو تازیانے لگاؤ لیکن عثمان کو معاف کردو''۔

تقریر کے بعد مسجد میں داخل ہوئے تو مولا علیؑ کو زانو پر شمشیر رکھے ہوئے پایا، سعد نے گستاخانہ انداز میں امامؑ کی جانب رخ کیا اور کہا: ''اے علی! تم قاتل عثمان ہو''، حضرتؑ نے جواب دیا: ''اے ابواسحاق! پسندیدہ انداز میں کنارہ کشی، بداخلاقی، نفاق اور کینہ سے بہتر ہے''۔

جب سعد نے علیؑ کی زبان مبارک سے یہ فقرہ سنا تو علیؑ سے جدا ہوگئے اور لوگوں سے بھی دور ہوگئے اور پھر اپنے دیار کی جانب پلٹ گئے۔(۲)

☆سعد،قتل عثمان کے دوران

جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا کہ امامؑ کی گفتگو کے بعد،سعد نے مدینہ میں زندگی

....

۱. تاریخ المدینة: ج۴، ص ۱۲۲۳.

۲. ایضاً: ص ۱۲۲۲.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسر کی اور باغبانی میں مصروف رہے، کیونکہ انکا کہنا تھا کہ میں عثمان کو قتل ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔

جب سعد نے قتل عثمان کی خبر پائی تو کہا: ''بلاؤں سے ڈر کر بھاگا تھا لیکن بلاؤں میں ہی گرفتار ہو گیا، پھر بلوائیوں کے بارے میں یہ آیت پڑھی: ﴿اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِیْ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ ھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صنعاً﴾''۔(۱)

پھر کہا: پروردگار! انھیں پشیمان کر! ان کی اچھی طرح خبر لے۔(۲)

کہا جاتا ہے کہ قتل عثمان کے وقت، سعد بن ابی وقاص، قُلیھا نامی علاقہ میں تھے۔(۳)

دوسری روایت کے مطابق: ''سعد، قتل عثمان کے بعد، پانچ روز تک مدینہ سے باہر، در بدر کی ٹھوکریں کھاتے رہے''۔(۴)

قابل ذکر بات ہے کہ جس آیت کو سعد نے پڑھا یہ وہ آیت ہے کہ جس کو مولا علیؑ نے سعد اور ان افراد کے بارے میں پڑھا تھا جنھوں نے (عثمان کی) مدد سے گریز کیا تھا، جیسا کہ اس کا بیان آئندہ آئے گا۔

....

۱. سورۂ کھف/۱۰۴. ترجمہ: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کی مکمل کوشش زندگانی دنیا کی رعنائیوں میں گم ہو کر رہ گئی لیکن یہ لوگ سوچتے ہیں کہ انھوں نے بہت اچھا کام کیا ہے''۔(مترجم).

۲. تاریخ الامم و الملوک: ج۲، ص ۶۷۶. البدایة و النهایة: ج۷، ص ۱۹۸.

۳. معجم ماستعجم: ج۳، ص ۱۷۲.

۴. تاریخ الامم و الملوک: ج۲، ص ۷۰۰. المنتظم: ج۳، ص ۱۲۴۲.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ قاتلین عثمان کے متعلق، سعد کا رویّہ

عمرو عاص، سعد کو ایک خط تحریر کرتے ہوئے سعد سے سوال کرتا ہے کہ عثمان، کیسے قتل ہوئے؟ وہ اس کا جواب ایسے دیتے ہیں: ''وہ اس شمشیر سے قتل کئے گئے جس کو عائشہ نے نیام سے نکالا، طلحہ نے صیقل کیا اور علی نے زہر آلود کیا''۔(۱)

جب حارث بن خلیف نے سعد سے، قتل عثمان کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: ''عثمان ایسی شمشیر سے قتل ہوئے کہ جو عائشہ نے نیام سے نکالی تھی، اس کو طلحہ نے صیقل کیا تھا اور علی نے زہر میں بجھایا تھا''۔(۲)

....

۱. العقد الفرید: ج۳، ص۴۸. الامامة و السیاسة: ج ۱، ص۶۷.

۲. تاریخ المدینة المنورة: ج۴، ص۱۱۷. العقد الفرید: ج۴، ص۲۹۵.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ بحث کا لُبّ لباب

عثمان کے متعلق سعد کے جذبات مندرجہ ذیل ہیں:

خلافت سے قبل، عثمان سے ناراض تھے اور تعلقات بحال نہیں تھے جیسا کہ انھوں نے سقیفہ میں عبدالرحمٰن سے گفتگو کے درمیان ظاہر کیا: ''مجھے عثمان سے زیادہ محبوب، علی ہیں''، جب عثمان نے ان کو کوفہ کی عمارت سے معزول کر دیا تو یہ ناراضگی اور بھی زیادہ شدید ہوئی اور اتنی شدید ہوئی کہ سعد کو خلافت عثمان کے متعلق بغاوت کرنے پر مجبور کر دیا... یہاں تک کہ ان کی ناراضگی نے اہل مصر کو قیام کرنے پر مجبور کر دیا اور انھوں نے خلیفہ کے خلاف، بلوا بپا کر دیا۔

سعد نے اس واقعہ میں پہلے تو بلوائیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان کا ایسا ساتھ دیا کہ تاریخ نے انھیں عثمان کی نسبت متعصب شمار کیا(۱) لیکن جب عثمان کو محاصرہ میں لے کر قتل کر دیا گیا تو انھوں نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا بلکہ قتل عثمان کے بعد پانچ روز تک مدینہ سے باہر در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے نکل پڑے۔ سوال یہ ہے کہ عثمان کے متعلق، سعد کے یہ کئی طرح کے سلوک اور ان کی رفتار کا کیا مطلب ہے؟

....

۱۔ الطبقات الکبریٰ: ج۵، ص۱۶۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا یہ منافقت کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ جیسا کہ مولا علیؑ نے اسی دوران، سعد سے فرمایا تھا: ''اے ابواسحاق! بہترین طریقہ سے کنارہ کشی اختیار کر لینا، بداخلاقی اور منافقت سے بہتر ہے''۔(۱)

☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

....

۱. تاريخ المدينة: ج۴، ص ۱۲۲۲.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سعد بن ابی وقاص

چوتھی فصل

امیر المومنین علیؑ کے زمانے میں

☆لوگوں کے گمشدہ امام کی رہبری

قتل عثمان کے بعد تمام لوگ، مولا علیؑ کی بیعت کرنے کے لئے آئے لیکن آپ نے قبول نہیں کیا، لیکن جب لوگوں کا اصرار بڑھا اور بے امام امت کو روتے گڑگڑاتے دیکھا تو خلافت کو قبول کرلیا اور اس اصرار نے دیگر صحابہ کے لئے کوئی ایسا موقع نہیں چھوڑا کہ وہ لباس خلافت کو زیب تن کرسکیں جن میں سے طلحہ وسعد وغیرہ بھی تھے۔

☆سعد کی خدمت میں خلافت کا پیش کیا جانا؛ افسانہ یا حقیقت؟

جیسا کہ ابھی ابھی بیان کیا گیا کہ لوگوں کے جوش وخروش نے اور امام کی جانب جوق در جوق آنے نے دیگر صحابہ کے لئے کوئی موقع نہیں چھوڑا کہ جس سے وہ لوگ

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

استفادہ کرسکیں۔

اس کے باوجود بھی سیف بن عمر نے ایک ایسی روایت کونقل کیا ہے کہ اس کے مطابق، خلافت کو سعد کی خدمت میں پیش کیا گیا اورعرض کیا گیا کہ آپ لباس خلافت کوزیب تن کر لیجئے اس کا منظر کچھ یوں پیش کیا: "قتل عثمان کے بعد، پانچ روز تک؛ غافقی بن حرب، امیر مدینہ رہا، حالانکہ لوگ لائق اور شائستہ خلیفہ کی تلاش میں تھے لیکن ان کوکوئی اس قابل نہیں مل پا رہا تھا جوخلافت کوقبول کر سکے، لوگ حضرت علیؑ کے پاس آئے لیکن وہ لوگوں سے مخفی ہوکر باغ وباغات کی جانب روانہ ہوگئے...اس کے بعد کسی کوسعد کی خدمت میں روانہ کیا گیا اور کہا گیا کہ تم کمیٹی کے ایک فرد تھے، ہم تمہارے بارے میں متحد ہوگئے ہیں، آؤ تا کہ ہم تمہاری بیعت کریں، سعد نے جواب دیا: میں اور ابن عمر خلافت سے کنارہ کشی اختیار کر چکے ہیں اور کسی بھی حالت میں قبول کرنے پرآمادہ نہیں ہیں"۔(۱)

روایت پرتبصرہ

یہ روایت، دلالت وسند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

روایت کی دلالت پرتبصرہ

یہ روایت، مفہوم اورتحریر کے اعتبار سے قابل قبول نہیں ہے چونکہ گزشتہ بیان کے مدنظر، سعد کے دل میں خلافت کی آرزو پروان چڑھ رہی تھی اور ذرا سا موقع ملتے ہی اپنی آرزوکوعملی جامہ پہنانے کی تلاش میں تھے اوراس کانمونہ وہ بیعت ہے

۱۔ المنتظم: ج۳، ص۱۲۴۳۔ الکامل فی التاریخ: ج۳، ص۱۹۲۔ البدایة و النهایة: ج۷، ص۲۳۷۔ تاریخ ابن خلدون: ج۲، ص۷۰۳۔ الامامة و السیاسة: ج۱، ص۷۳۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو وفات پیغمبرؐ کے بعد بنی زہرہ (قبیلۂ سعد) نے کی (۱) اسی طرح ابوبکر کی عمر کے آخری ایام میں، خلافت کی باگ ڈور کو اپنے ہاتھوں میں لینا چاہتے تھے۔ (۲)
ان دو دلیلوں کے علاوہ، خود سعد نے اس کی وضاحت کی ہے: ''میں گمان نہیں کرتا کہ وہ (حضرت علیؑ) مجھ سے زیادہ مستحق خلافت ہوں! کیونکہ میں بھی میدان جنگ کا سورما ہوں''۔ (۳)
ان سب دلیلوں کے مدنظر، یہ قبول ہی نہیں کیا جا سکتا کہ سعد نے یہ کہا ہو: ''مجھے کسی بھی حالت میں خلافت کی ضرورت نہیں ہے'' چونکہ سعد کا یہ جملہ، تاریخ حیات سعد کے مخالف ہے۔

سند روایت پر تبصرہ

اس روایت کو فقط، سیف ابن عمر نے نقل کیا ہے اور ان کی فضیلت بیان ہو چکی ہے کہ یہ علمائے اہل سنت کے نزدیک، ضعیف اور افسانہ تراش ہیں، لہٰذا سیف ابن عمر کی روایت، حقیقت سے زیادہ افسانے سے مشابہ ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

....

۱. الامامة و السياسة: ج ۱، ص ۲۸. شرح نهج البلاغة: ابن ابی الحديد، ج ۲، ص ۳۶۶.
۲. الجمل: شيخ مفيدؒ، ص ۱۲۰.
۳. الطبقات الكبرىٰ: ج ۳، ص ۱۰۱. حلية الاولياء: ج ۱، ص ۹۴. المعجم الكبير: ج ۱، ص ۳۲۲. مجمع الزوائد: ج ۷، ص ۲۹۹. تاريخ الاسلام (حوادث ۴۱ تا ۶۰): ص ۲۱۹.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ لوگ، سعد کی جانب کیوں نہیں آئے؟

ظاہراً کہیں بھی اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے لیکن جو سعد کی زندگی کے مطالعہ کے بعد سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ خلافت عثمان سے ناراض تھے اور اہل مصر کے بلوے نے اہل مدینہ کی ناراضگی کو ہوا دے دی اور یہ اس بات کا سبب بنا کہ تمام لوگ مل کر بلوا بپا کریں، اس طوفان میں عثمان کے حامی و محامی افراد، سد سکندری کی مانند ڈٹ کر اس تلاطم کا مقابلہ کر رہے تھے اور طوفان کا رخ موڑنا چاہتے تھے، سعد بھی عثمان کے محافظوں میں سے تھے اور اس حفاظت میں اتنی شدت تھی کہ تاریخ نے ان کو عثمان کی نسبت متعصب شمار کیا ہے(۱) اس حالت کے بعد کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی کہ لوگ سعد کی جانب آئیں۔

ایک سبب یہ بھی ہے کہ ان کے نسب میں اختلاف ہے اور ان کو بنی عذرہ اور اہل یمن شمار کیا جاتا ہے لہٰذا اہل مدینہ نے استقبال نہیں کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

☆ امام (علیؑ) کی بابت، سعد کی رفتار

۱۔ امام کی بیعت نہ کرنا

تقریباً تمام شیعہ و سنی مورخین و محدثین کا اتفاق ہے کہ جب طلحہ و زبیر نے مولا علیؑ کی بیعت کر لی تو سعد کو لایا گیا اور ان سے کہا گیا: ''علی کی بیعت کرلو'' انھوں نے جواب دیا: ''جب تک تمام لوگ بیعت نہیں کر لیتے، تب تک میں بیعت نہیں

۱. الطبقات الکبری: ج۵، ص ۱۶. تقریب المعارف: ابوالصلاح حلبی، ص ۲۸.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کروں گا''(۱)اوراس طرح امامؑ کی بیعت سے سرپیچی کی۔

مسعودی کا بیان ہے:''سعد، اسامہ بن زید، عبداللہ ابن عمر اور محمد بن مسلمہ، ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے علی کی بیعت سے گریز کیا (اور بیعت نہیں کی) اور علی ابن ابیطالب نے بھی ان سے دوری اختیار کر لی''۔(۲)

لیکن یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ سعد نے بعد میں بیعت کر لی تھی یا آخر عمر تک مخالف رہے تھے؟ اس کی وضاحت ''سعد کا تاخیر سے بیعت کرنا'' عنوان کے تحت آئے گی۔

لیکن بعض مؤلفین اور سیرت نگاروں نے اصل قضیہ سے ہی انکار کیا ہے اور کہا ہے:''جیسے ہی سعد کو لایا گیا کہ علی کی بیعت کریں انھوں نے بے چوں و چرا علی کی بیعت کر لی''اور بعض نے بیعت سے گریز کرنے والوں کی فہرست سے سعد کا نام ہی ہٹا دیا اور بعض نے اس حقیقت کا اعتراف تو کیا ہے لیکن اس کی تاویل کرتے ہیں، اب ان کے اعتراف کو نقل کرتے ہیں اور اس پر تبصرہ کرتے ہیں۔

ابن عبدربہ کا بیان

ابن عبدربہ نے ایک روایت نقل کی ہے جو اس طرح ہے:''قتل عثمان کے بعد علی، طلحہ و زبیر اور سعد کی تلاش میں گئے، جب وہ آگئے تو سب سے پہلے طلحہ نے علی

۱. تـاریـخ الامم و الملوک: ج۲، ص۶۹۷. الجمل: ص ۱۳۱. المنبتظم: ج۳، ص ۱۲۴۲. البدایة و النـهـایة: ج۷، ص۲۳۷. الـکـامـل فی التـاریـخ: ج۳، ص ۱۹۱. مروج الذهب: ج۳، ص ۱۸. انساب الاشراف: ج۳، ص ۹. المعیار و الموازنة: ص۹۷. الامامة و السیاسة: ج ۱، ص۵۳.

۲. مروج الذهب: ج۳، ص ۱۹.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی بیعت کی اور پھر سعد نے"۔(۱)

روایت پر تبصرہ

روایت کا ظاہر یہ ہے کہ سعد نے طلحہ وزبیر کے بعد بے چون و چرا علی کی بیعت کرلی، اس روایت کا مفہوم قابل قبول نہیں ہے اور مشہور سے مقابلہ کرنے کی تاب نہیں رکھتا۔

سند کے اعتبار سے بھی ضعیف ہے، اس روایت کا سلسلۂ سند کچھ اس طرح ہے: "یعقوب بن عبدالرحمٰن نے محمد بن عیسیٰ دمشقی سے انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب سے انھوں نے محمد بن شہاب زہری سے" اس سلسلے میں دو شخصیتیں ضعیف ہیں: "محمد بن عیسیٰ دمشقی اور یعقوب بن عبدالرحمٰن"۔

محمد بن عیسیٰ کے بارے میں ابوحاتم رازی کا نظریہ ہے: "اس کی روایتیں نقل تو ہوتی ہیں لیکن ان کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاتا"۔(۲)

ابن حبان نے ضعف کا سبب کچھ اس طرح بیان کیا ہے: "محمد بن عیسیٰ دھوکہ باز ہے (وہ روایتوں میں تدلیس (۳) کرتا ہے)"۔

مزہ کی بات یہ ہے کہ ابن حبان نے اسی روایت کو محمد بن عیسیٰ کی تدلیس کی دلیل بنا کر پیش کیا ہے، وہ کہتے ہیں: "وہ ابن ابی ذئب سے کوئی روایت براہ راست نقل

....

۱. العقد الفرید: ج۴، ص۲۸۷. ص۳۱۰.

۲. الجرح و التعدیل: ج۸، ص۳۸. میزان الاعتدال: ج۳، ص۶۷۸. تھذیب الکمال: ج۱۷، ص۱۳۶. تھذیب التھذیب: ج۹، ص۳۴۷.

۳. مدلّس یا تدلیس یعنی: راویوں میں سے کسی راوی کے نام کو تبدیل کرنا یا فہرست سے ختم کر دینا.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہی نہیں کرسکتا، درحقیقت محمد بن عیسیٰ نے یہ روایت، اسماعیل بن یحییٰ بن عبید اللہ کے حوالہ سے نقل کی ہے، اور چونکہ اسماعیل کو ضعیف شمار کیا جاتا ہے اس لئے اس نے اسماعیل کو راویوں کی فہرست سے ہی نکال دیا''۔(۱)

اہل سنت کے علمائے رجال نے، ابن حبان کے بیان کی تائید کی ہے اور اس روایت کو ضعیف شمار کیا ہے، مثلاً: ابن عدی (۲) عقیلی (۳) ابن حجر عسقلانی (۴) مزّی (۵) ذہبی (۶) حاکم ابو احمد (۷) اسی طرح ابن حجر نے اس کو نقل حدیث میں غلط بیانی کرنے والا کہا ہے۔(۸)

یعقوب بن عبد الرحمن کو محمد بن عیسیٰ کے حوالہ سے روایت نقل کرنے کے سبب ضعیف شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ خطیب بغدادی کا بیان ہے: ''اس کی روایت میں بہت زیادہ وہم وشک پایا جاتا ہے''۔(۹)

بعض متعصبین کی ناجائز تاویل

محمد بن اسماعیل بخاری، ابن عبد البر قرطبی، ذہبی، ابن حجر عسقلانی اور ان کے

....

۱. کتاب الثقات: ج۹، ص۴۳. تهذيب الكمال: ج۱۷، ص۱۳۷. تهذيب التهذيب: ج۹، ص۳۴۷. ميزان الاعتدال: ج۳، ص۶۷۷.

۲. الكامل في ضعفاء الرجال: ج۶، ص۲۴۴.   ۳. الضعفاء الكبير: ج۴، ص۱۱۵.

۴. تقريب التهذيب: ج۲، ص۱۹۸.   ۵. تهذيب الكمال: ج۱۷. ص۱۳۸.

۶. ميزان الاعتدال: ج۳، ص۶۷۷. المغني في الضعفاء: ج۲، ص۳۴۷.

۷. تهذيب الكمال: ج۱۷، ص۱۳۸. تهذيب التهذيب: ج۹، ص۳۴۷.

۸. تقريب التهذيب: ج۲، ص۱۹۸. تهذيب التهذيب: ج۹، ص۳۴۷.

۹. تاريخ بغداد: ج۱۴، ص۲۹۴. ميزان الاعتدال: ج۴، ص۴۵۳. سير اعلام النبلاء: ج۱۵، ص۲۹۶. لسان الميزان: ج۶، ص۳۹۹. شذرات الذهب: ابن حمّاد حنبلي، ج۴، ص۱۷۸.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم مزاج افراد جنھوں نے زندگی نامے تحریر کیئے ہیں انھوں نے سعد کی مخالفت اور بیعت نہ کرنے کی جانب کوئی اشارہ نہیں کیا بلکہ براہ راست تاویل کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ وہ فتنہ کا زمانہ تھا اسی لئے سعد کا کنارہ کش ہونا بالکل صحیح تھا۔(۱)

دِمیَری کا بیان

دمیری، مشہور روایتوں کے مدنظر، سعد کے بیعت سے گریز کرنے سے انکار نہیں کر پائے اور اصل بات کو بیان کر دیا، ان کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں: ''علی کی بیعت کرنے سے ایک گروہ نے سرپیچی کی اور ان کی بیعت نہیں کی'' لیکن انھوں نے سعد کے نام کا تذکرہ نہیں کیا، اس کے علاوہ گفتگو میں کچھ ایسا انداز اپنایا ہے کہ پڑھنے والے کو یہ محسوس ہو کہ سعد نے علی کی بیعت سے مخالفت نہیں کی تھی، ان کا بیان ملاحظہ ہو: ''علی کی بیعت کے وقت، تمام لوگ مسجد میں جمع ہوئے، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور دیگر بزرگان قوم وملت بھی حاضر ہوئے، سب سے پہلے طلحہ و زبیر نے بیعت کی ان کے بعد مہاجرین وانصار نے بیعت کی، اور فقط ایک گروہ نے بیعت کرنے سے گریز کیا اور علی نے بھی اس گروہ کو بیعت پر مجبور نہیں کیا''۔(۲)

jabir.abbas@yahoo.com

---

۱. التاریخ الاوسط: محمد بن اسماعیل بخاری، ج۱، ص۱۹۵. الاستیعاب: ج۲، ص۱۷۳. الاصابة: ج۲، ص۳۳. سیر اعلام النبلاء: ج۱، ص۱۲۲. تاریخ الاسلام(حوادث ۴۱ تا ۶۰ھجری): ص۲۱۹. کتاب البدء و التاریخ: ابو زید بلخی، ج۲، ص۲۲۰. تھذیب الکمال: ج۷، ص۱۱۵.

۲. حیاة الحیوان الکبریٰ: ج۱، ص۸۱.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن خلدون کا بیان

ان کا بیان ہے: ''قتل عثمان کے وقت لوگ منتشر ہو چکے تھے لہٰذا علی کی بیعت نہیں کر پائے، جو لوگ علی کے ساتھ تھے ان میں سے کچھ لوگوں نے بیعت کر لی، لیکن بعض لوگوں نے بیعت نہیں کی تاکہ تمام لوگ جمع ہو جائیں اور ایک ساتھ بیعت کریں، ان میں سے ایک، سعد بھی ہیں''۔(۱)

اس میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے کہ ابن خلدون نے بھی اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ گویا سعد کا عمل مکمل طور پر صحیح تھا۔

روایت پر تبصرہ

ان کی گفتگو کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ حقیقت سے سازگار نہیں ہے چونکہ خلیفہ معین ہونے سے پہلے، لوگ منتشر ہی نہیں ہوئے تھے خاص طور سے بلوائی لوگ جو اہم سازش کے حامل تھے؛ لہٰذا لوگوں کا منتشر ہونا عقل سے باہر اور قابل قبول نہیں ہے، دوسرے یہ کہ لوگوں کا منتشر ہونا سعد کے بیعت کرنے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا کیونکہ اس زمانے میں یہ رائج تھا کہ مدینہ میں حاضر افراد بیعت کر لیا کرتے تھے اور اس خلافت کو مقبول شمار کیا جاتا تھا جیسا کہ گزشتہ خلفاء کے انتخاب میں بھی ایسا ہی کیا گیا۔

ایک اور بات یہ کہ اگر ابن خلدون کے بیان کو صحیح بھی فرض کر لیا جائے، تب

....

۱. تاریخ ابن خلدون: ج ۱، ص ۲٦۷.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی سعد کو سقیفہ میں ابوبکر کی بیعت نہیں کرنی چاہیئے تھی کیونکہ اس وقت تک دوسرے علاقے والوں نے اور بہت سے ان افراد نے بھی بیعت نہیں کی تھی جو مدینہ میں حاضر تھے، اور سعد نے ایسا نہیں کیا (یعنی ان سب کا انتظار نہیں کیا) اور بغیر غور و فکر کے ابوبکر کی بیعت کر لی، لہٰذا ابن خلدون کی تاویل نہ صرف یہ کہ تاریخی اعتبار سے معتبر نہیں ہے بلکہ سعد کی سیرت و زندگی سے بھی سازگار نہیں ہے۔

۲۔امام (علیؑ) کی بیعت میں سعد کی تاخیر

ہم اپنا گزشتہ سوال ایک بار پھر دوہراتے ہیں کہ مولا علیؑ کی بیعت کرنے میں سعد، شک و تردید کے شکار ہو گئے تھے، لیکن بعد میں بیعت کی یا آخر تک اپنی مخالفت پر ثابت قدم رہے کہ میں علی کی بیعت نہیں کروں گا؟ آخر ماجرا کیا ہے؟۔

شیخ مفیدؒ اور ابن ابی الحدید معتزلی کی تحریروں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے بعد میں بھی مولا علیؑ کی بیعت کی ہے:

شیخ مفیدؒ رقمطراز ہیں: ”جب جنگ جمل میں سعد اور دیگر افراد نے مولا علیؑ کی مدد سے گریز کیا تو امامؑ نے ان سے فرمایا: ألستم علیٰ بیعتی؟ کیا تم ابھی تک میری بیعت میں نہیں ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم سب آپ کی بیعت میں ہیں، آپؑ نے فرمایا: پھر کون سی چیز باعث بنی کہ میری مدد سے گریز کر رہے ہو...؟ پھر مولاؑ نے فرمایا: لیس کل مفتون معاتب، ألستم علیٰ بیعتی؟ یعنی ہر ابھرا ہوا فتنہ عتاب و سرزنش کا مستحق نہیں ہوتا، کیا تم ابھی بھی میری بیعت میں نہیں ہو؟ انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم آپ ہی کی بیعت میں ہیں، امامؑ نے ان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے فرمایا: انصرفوا فسیغنی اللہ تعالیٰ عنکم، یعنی (تمھیں جانا ہو تو چلے) جاؤ، خدا مجھے تم سے بے نیاز کر دے گا''۔ (۱)

ابن ابی الحدید کی تحریر کچھ اس طرح ہے: ''جب علیؑ نے انھیں جنگ کی دعوت دی تو انھوں نے عذر تراشی کی اور جنگ میں شریک نہیں ہوئے، امامؑ نے ان سے فرمایا: کیا تم میری بیعت سے انکار کر رہے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں ہم بیعت سے انکار نہیں کر رہے ہیں لیکن جنگ نہیں کریں گے، امامؑ نے ان کے جواب میں فرمایا: اگر تم نے میری بیعت کی ہوتی تو میری حمایت بھی کرتے''۔ (۲)

اس بحث کا لب لباب کچھ اس طرح ہے: پہلی بات یہ کہ سعد اور کچھ دیگر صحابہ نے بیعت میں تاخیر کی، دوسری بات یہ کہ جو بیعت تاخیر کے ساتھ انجام پائی وہ لوگ اس بیعت پر بھی ثابت قدم نہیں رہے، چونکہ اگر ان کی بیعت حقیقی ہوتی تو وہ جنگوں میں مولا علیؑ کا ساتھ دیتے، جیسا کہ (مولا علیؑ سے قبل) دیگر خلفاء کا ساتھ دیا ہے مثلاً خلیفۂ ثالث کا دفاع وغیرہ....۔

لیکن عباسی خلیفہ (ابو جعفر منصور) نے محمد بن عبداللہ (جو بنی حسن میں سے تھے اور بنی عباس کی حکومت کے خلاف، قیام کرنے کا ارادہ رکھتے تھے) کے جواب میں لکھا: ''...سعد نے علی کی بیعت سے گریز کیا اور اپنا دروازہ ان کے لئے بند کر دیا لیکن اس کے بعد معاویہ کی بیعت کر لی'' (۳)

....

۱۔ الجمل: ص ۹۵۔ الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۴۴۔ الاخبار الطوال: احمد بن داؤد دینوری، ص ۱۴۲۔ المعیار و الموازنۃ: ص ۱۰۵۔ بحارالانوار: ج۳۲، ص ۶۹۔

۲۔ شرح نہج البلاغۃ: ابن ابی الحدید، ج۱۸، ص ۱۱۵۔

۳۔ تاریخ الامم و الملوک: ج۴، ص ۴۳۳۔ العقد الفرید: ج۵، ص ۸۳۔ البدایۃ و النہایۃ: ج۱۰، ص ۸۸۔ الکامل فی التاریخ: ج۵، ص ۵۴۰۔

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس خط کے مطابق کہ سعد نے آخر تک علی کی بیعت سے گریز کیا، دو احتمال پائے جاتے ہیں:

۱۔شاید بیعت نہ کرنے سے مراد، واقعی وحقیقی بیعت ہو! یعنی سعد نے ظاہراً تو بیعت کی لیکن اپنی بیعت پر پابند نہیں رہے۔

۲۔ بیعت نہ کرنے کا اشارہ اس وقت کی طرف ہے کہ جب تمام لوگ علیؑ کی بیعت کررہے تھے تو سعد نے بیعت نہیں کی تھی۔

بہر حال سعد کا بیعت علیؑ کے خلاف آواز اٹھانا، فقط اسی زمانے سے مخصوص نہیں تھا بلکہ ابوجعفر منصور تک بھی پہونچا ہے۔

بیعت میں تاخیر کا سبب

سعد کے تاخیر سے بیعت کرنے کی وجہ شاید اس طرح بیان کی جائے کہ سعد خود کو خلافت کا گماشتہ (کنڈیڈیٹ۔رکن) سمجھتے تھے اور خود کو ان میں شریک شمار کرتے تھے ایک طرف تو لوگوں کا مولا علیؑ (جو کمیٹی کے ایک فرد تھے) کی جانب جوق در جوق آنا سعد کے دل پر بہت بھاری (پتھر کی مانند) تھا اسی لئے سعد کو بیعت کرنے میں تاخیر ہوئی، اور دوسری جانب طلحہ وزبیر کا پہلی ہی فرصت میں بیعت کر لینا سعد کو تحت الشعاع میں قرار دیتا ہے اسی وجہ سے انھوں نے اپنے رتبہ کی حفاظت اور لوگوں میں اپنا مقام محفوظ رکھنے کے لئے بیعت میں تاخیر کی۔

۳۔سعد نے تین جنگوں میں علیؑ کا ساتھ نہیں دیا

قتل عثمان کے بعد دو گروہوں (شیعیان علی وشیعیان عثمان) کے علاوہ ایک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسرا گروہ بھی وجود میں آیا جو ''قاعدین'' (بیٹھنے والوں) کے نام سے جانا گیا، بعض لوگوں کے نزدیک اس گروہ کی دو پہچانیں ہیں: ''حُلَسِیّة''، یعنی یہ گروہ کہتا تھا کہ فتنہ کے زمانے میں گوشہ نشینی اختیار کرلو، یہ گروہ ان دونوں گروہوں (علوی و عثمانی) کو گمراہ سمجھتا تھا اور جنگ سے ہاتھ روکنے کو عین دین اور جنگ کرنے کو دین میں فتنہ شمار کرتا تھا؛ ابن عمر، محمد بن مسلمہ اور سعد بن ابی وقاص ...اسی گروہ کے اجزاء تھے۔(۱)

☆ سعد اور جنگ جمل

تاریخی کتب میں سعد اور جنگ جمل کے عنوان سے صرف سرسری بحث ہوئی ہے، لیکن شیخ مفیدؒ نے تفصیل سے بیان کیا ہے، وہ رقمطراز ہیں: ''مولا علیؑ نے سعد، محمد بن مسلمہ، اسامہ بن زید اور عبداللہ ابن عمر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں نے تمہارے بارے ایسی ایسی باتیں سنی ہیں جو میں سننا نہیں چاہتا اور وہ باتیں مجھے پسند نہیں ہیں، کیا تم میری بیعت پر قائم ہو؟ سب نے کہا: جی ہاں! امامؑ نے فرمایا: تو پھر تم اس جنگ میں میرا ساتھ کیوں نہیں دے رہے ہو؟ سعد نے جواب دیا: میں اس جنگ میں اس لئے شرکت نہیں کررہا ہوں کہ مجھے خوف ہے کہ میرے ہاتھوں کسی مومن کا خون نہ بہہ جائے، اگر مجھے ایسی شمشیر دے دو جو مومن کو کافر سے جدا کردے تو میں تمہاری رکاب میں جنگ کرنے پر آمادہ ہوں...!!''۔

امامؑ نے آخر میں فرمایا: ''لیس کل مفتون معاتب، ألستم علیٰ بیعتی؟ ہر جنم

....

۱۔ تاریخ خلفاء: رسول جعفریان. ج۲، ص۲۲۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیا ہوا فتنہ عتاب کا مستحق نہیں ہوتا، کیا تم میری بیعت پر باقی نہیں ہو؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں! ہم بیعت پر قائم ہیں، امامؑ نے فرمایا: انصرفوا فیسغنی اللہ تعالیٰ عنکم، (تمہیں جانا ہے تو چلے) جاؤ، خداوند عالم مجھے تم لوگوں سے بے نیاز کردے گا''(۱) یہ تو اظہر من الشّمس ہے کہ امامؑ کی یہ گفتگو ان لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے تھی چونکہ وہ لوگ عام لوگ نہیں تھے بلکہ صحابہ تھے جو مولاؑ کے فضائل ومناقب سے بخوبی واقف تھے بلکہ امامؑ ان کو متوجہ کرنا چاہتے تھے کہ تمہاری انجام دی ہوئی بیعت، حقیقی و واقعی نہیں ہے اور اگر بیعت انجام بھی دی گئی (جو تا خیر سے انجام پائی) تو وہ فقط دکھاوے کی بیعت تھی۔(۲)

☆ سعد اور جنگ صفین

معاویہ نے جنگ صفین سے پہلے سعد کے لئے ایک خط لکھا جس میں مدد کی درخواست تھی، اس کی تحریر کچھ اس انداز میں تھی:

''عثمان کی مدد کے لئے بہترین مددگار، قریش کی وہ کمیٹی تھی جس نے ان کو منتخب کیا تھا اور ان کو دیگر افراد پر ترجیح دیتی تھی، طلحہ وزبیر بھی ان کی مدد کیلئے دوڑے جو کمیٹی بنانے میں تمہارے ہم مزاج بھی تھے اور تمہاری ہی طرح مسلمان بھی تھے، عائشہ (ام المومنین)

۱. الجمل: ص ۹۵. شرح نهج البلاغة: ابن ابی الحدید، ج ۱۸، ص ۱۱۹. بحارالانوار: ج ۲۴، ص ۲۸۶. نهج البلاغه: کلمات قصار، ۱۵ یا ۱۴. نہج البلاغہ میں ''ما کل مفتون یعاتب'' آیا ہے، علامہ شوشتری نے اس جملہ کے ذیل میں ان لوگوں کی مذمت کی ہے جنھوں نے جنگوں میں امام کا ساتھ نہیں دیا، اور ساتھ نہ دینے کا سبب، خلافت کی محبت کو قرار دیا ہے۔ بهج الصباغة: ج ۹، ص ۵۸۹.

۲. الجمل: ص ۹۶.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی ان کی مدد کے لئے دوڑیں، یہ مناسب نہیں ہے جوان لوگوں کی محبوب سنت تھی تم اس کو مکروہ اور ناپسند شمار کرو اور ان کے قبول کئے ہوئے امر کی تردید کرو، ہم پر لازم ہے کہ ہم خلافت کو کمیٹی کی طرف پلٹا دیں''۔

سعد نے جواب میں تحریر کیا: ''عمر ابن خطاب نے، کمیٹی میں ان افراد کا انتخاب کیا تھا جن کے لئے خلافت جائز تھی، ہم سے کوئی بھی لائق خلافت نہیں تھا، سوائے اس کے کہ ایک کو خلیفہ بنایا جائے اور دیگر تمام افراد اس کی خلافت پر مہر تصدیق ثبت کردیں؛ اگر ہم کسی فضیلت کے حامل تھے تو وہ فضیلت علیؑ میں بھی موجود تھی اور اس سے بڑھ کر یہ کہ علیؑ اتنی زیادہ صفات کے حامل تھے جو ہم میں نہیں پائی جاتیں، اگر طلحہ وزبیر گوشہ نشین ہوجاتے تو بہتر تھا۔ خداوند عالم، ام المومنین کے انجام دیئے ہوئے کام کو بخش دے''۔(۱)

بعض محققین ومورخین کی نگاہ میں معاویہ کے اس خط اور دیگر خطوط کا مقصد، ان لوگوں کی توجہ کو اپنی جانب مرکوز کرنا تھا جو بے طرف ہوگئے تھے، نہ تو انھوں نے علی کی بیعت کی تھی اور نہ ہی معاویہ کے ساتھ تھے، مثلاً عبداللہ ابن عمر، محمد بن مسلمہ وغیرہ... یہ سب لوگ مکہ و مدینہ کی باحیثیت، بااثر اور بانفوذ ہستیاں تھیں اسی لئے ان لوگوں کی توجہ کو اپنی جانب مرکوز کرنا، مکہ و مدینہ کے خلفشار کے خاتمہ کا باعث تھا،

سعد بن ابی وقاص

۱۔ وقعة صفین: ص ۷۴۔ ترجمۂ تاریخ یعقوبی، ج ۲، ص ۸۷۔ العقد الفرید: ج ۴، ص ۳۳۸۔ الامامة والسیاسة: ج ۱، ص ۱۲۔

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس پر قابو پانا ناممکن ہو رہا تھا۔(۱)

اس خط کی تحریر سے صاف صاف ظاہر ہے کہ معاویہ، خلافت کو اپنا حق سمجھتا تھا چونکہ سقیفہ میں اس مسئلہ کے چھیڑے جانے نے، معاویہ کے دل میں خلافت کی کرن کو نور دے دیا تھا، اس کمیٹی کی تشکیل نے سعد جیسے افراد کے دلوں میں بھی یہ آرزو جگا دی تھی کہ وہ خلافت کے مستحق ہیں (۲) باوجود اس کے کہ (علیؑ کے سوا) کمیٹی کے تمام افراد سیاست کی دنیا سے دور ہو گئے تھے۔

بہر حال سعد، خلافت کو اپنا حق سمجھتے تھے چونکہ ان کی نظر میں علیؑ کا خلیفہ بننا مشکل تھا اور دوسرے افراد چلے گئے تھے اور تنہا سعد ہی باقی بچے تھے، لہٰذا معاویہ سے اس لہجہ میں گفتگو کی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سعد کا معاویہ کی موافقت نہ کرنا، امام علیؑ سے وفاداری کا ثبوت نہیں ہے بلکہ یہ معاویہ کے صاحب قدرت ہونے اور خلافت کے مستحق نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

جنگ صفین میں جب امام علیؑ لوگوں کو معاویہ کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ کر رہے تھے تو سعد بن ابی وقاص، عبداللہ ابن عمر اور محمد بن مسلمہ امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے، امامؑ نے ان سے فرمایا: ''میں نے تمہارے بارے میں ایسی باتیں سنی ہیں جو میں سننا نہیں چاہتا''۔

....

۱. فروغ ولایت: جعفر سبحانی، ص ۴۹۶. (تھوڑے فرق کے ساتھ).

۲. حیات فکری و سیاسی امامان شیعه: رسول جعفریان، ص ۸۲.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد نے یہاں بھی اسی جواب کو دوہرایا جو جنگ جمل میں دیا تھا، انھوں نے کہا: ''جو آپ نے سنا ہے وہ ٹھیک ہے، مجھے ایسی شمشیر عطا کیجئے جو مسلمان و کافر کے درمیان فرق پیدا کر سکے، تب میں آپ کی رکاب میں جنگ کروں گا''۔(۱)

البتہ یہاں، امام علیؑ نے سعد کو ایسا دندان شکن جواب دیا کہ ان کو منھ کی کھانی پڑی (اس کی بحث: مولا علیؑ کے کلام میں سعد کی معزولیت میں آئے گی)۔

اور اسی طرح جب امام علیؑ معاویہ سے جنگ کے لئے آمادہ ہوئے تو سب نے امامؑ کا ساتھ دیا، سوائے سعد، ابن عمر اور محمد بن مسلمہ کے۔(۲)

مزہ کی بات تو یہ ہے کہ ہاشم بن عتبہ عرف ہاشم مرقال (جس نے مولا علیؑ کی رکاب میں جنگ کرتے ہوئے اپنی ایک آنکھ کھودی تھی، مولاؑ کے جانثاروں میں شمار ہوتا تھا اور جنگ صفین میں شہید بھی ہوا: وہ) سعد کا بھتیجا تھا اور سعد کے برخلاف (کہ قاعدین میں قرار پائے) مکمل اعتقاد کے ساتھ علیؑ کی رکاب میں جنگ کرتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔(۳)

....

۱. الاخبار الطوال: ص ۱۴۲. الآمالی: شیخ طوسیؒ، ص ۷۱۶، مجلس ۴۳، ج ۲. ترتیب الآمالی: ج ۳، ص ۴۹۷.

۲. الاخبار الطوال: ص ۱۴۰. وقعة صفین: ص ۶۵. محمد بن مسلمہ وہ انسان ہے جو قتل عثمان اور امام علیؑ کے دور حکومت میں گوشہ نشین ہو گیا تھا اور لکڑی کی شمشیر بنائے ہوئے تھا۔ العبر فی خبر من غبر: ج ۱، ص ۳۷.

۳. وقعة صفین: ص ۳۵۶. تاریخ خلفاء: رسول جعریان، ج ۲، ص ۳۰. عمرو عاص نے صفین کے موقع پر اپنے بیٹے سے کہا: علی کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا: وہ دیکھو... اس بلندی پر... پھر عمرو عاص نے ابن عمر اور سعد کی تعریف و تمجید کی اور کہا: خوشا بحال ابن عمر اور سعد کے کہ وہ جنگ میں شریک نہیں ہوئے.... (لسان العرب: ج ۱۲، ص ۲۶۱).

jabir.abbas@yahoo.com

سعد بن ابی وقاص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆سعد اور حکمیت

مورخین و محققین کے درمیان اختلاف ہے کہ سعد، حکمیت کے وقت موجود تھے یا نہیں؟۔(۱)

بعض مورخین کا کہنا ہے کہ اس وقت سعد وہاں موجود نہیں تھے، کیونکہ وہ جنگ صفین کی مخالفت کرنے کے بعد بنی سلیم کے علاقہ میں چلے گئے تھے اور کنارہ کشی کے بہانے سے اپنے بیٹے (عمر بن سعد) کے ذریعہ تمام واقعات کی خبریں دریافت کرتے رہتے تھے، جب ابوموسیٰ اشعری اور عمرو عاص کے درمیان حکمیت کا واقعہ درپیش ہوا تو عمر سعد اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص) کے پاس آیا اور حکمیت کی کہانی سنائی اور کہا: یہ بہترین موقع ہے کہ خلافت کی باگ ڈور کو اپنے ہاتھ میں لے لو، لیکن سعد نے چونکہ ماحول کا جائزہ لے لیا تھا اسی لئے اس رائے کو مناسب نہیں سمجھا اور خلافت کے بارے میں اپنی سوچ کو بیان نہیں کیا۔(۲)

دوسری روایت کچھ اس انداز سے بیان کرتی ہے: "جب عمر سعد نے اپنے باپ کو حکمیت کا واقعہ سنایا تو انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا: میں نے پیغمبر اکرمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی، یعنی بیشک

....

۱. البدایة و النهایة: ج۸، ص۷۵.

۲. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص۳۳۰. البدایة و النهایة: ج۷، ص۲۹۳. وقعة صفین: ص۵۳۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خداوند عالم متقی (اور لوگوں سے) بے نیاز بندہ کو محبوب رکھتا ہے''۔(۱)

لیکن بعض مورخین کا بیان ہے کہ حکمیت کے وقت سعد بھی موجود تھے اور اس دعوے کی دلیل میں، ابوموسیٰ اشعری سے سعد کی گفتگو کو پیش کرتے ہیں چونکہ حکمیت کے بعد، سعد نے ابوموسیٰ اشعری کی سرزنش کی تھی۔(۲)

اس بحث کا لُبّ لباب

۱۔ظاہراً ان دونوں روایتوں میں منافات موجود نہیں ہے، اس لئے کہ پہلی روایت حکمیت سے پہلے کو بیان کررہی ہے اور دوسری روایت حکمیت کے بعد کو۔

اور اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ معاویہ کی جانب سے سعد اور دیگر صحابہ کو حکمیت کے موقع پر دعوت دی گئی تھی لیکن سعد نے جواب دیا: ''میں دوسروں سے زیادہ مستحق خلافت ہوں، لہٰذا فتنہ انگیز محفلوں میں شرکت نہیں کروں گا''(۳) اور اس طرح خود کو حکمیت کے واقعہ سے کنارہ کش کرلیا، لیکن باقی تمام فتنہ انگیزیوں میں شریک رہے۔

....

۱. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۶۸ . جامع المسانید و السنن: ج۵، ص ۱۴۵ . البدایة و النهایة: ج۷، ص ۲۹۳.

۲. تاریخ ابن خلدون: ج ۲، ص ۶۳۶ . الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۳۲ . الکامل فی التاریخ: ج ۳، ص ۳۳۲.

۳. انساب الاشراف: ج۳، ص ۱۱۸ . قابل توجہ بات یہ ہے کہ معاویہ نے سعد جیسے صحابہ کو اس لئے دعوت دی تھی تا کہ یہ (محفل حکمیت) شرعی ہو جائے، اور اس طرف سے چونکہ سعد اس ماحول سے ناراض تھے اور خود کو خلافت کا اصل حقدار سمجھتے تھے لہٰذا ان کے لئے بہترین بہانہ فراہم ہو گیا کہ اس محفل (حکمیت) میں شرکت نہ کریں.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس بیان سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ سعد نے بزم حکمیت میں شرکت نہیں کی، جیسا کہ بلاذری کا بیان ہے:''تاریخی اعتبار سے مسلم الثبوت امر یہ ہے کہ سعد، بزم حکمیت میں حاضر نہیں ہوئے''(۱) لیکن بزم کے بعد، ابوموسیٰ اشعری کے پاس جاتے ہیں اور اس کی سرزنش کرتے ہیں۔

۲۔اس سے قبل بیان کیا جاچکا کہ سعد، اپنے دل میں آرزوئے خلافت کو پروان چڑھارہے تھے اور شکار کی کمین گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ موقع لگتے ہی تیر چلائیں اسی سبب اپنے بیٹے کو مخبر بنائے ہوئے تھے کہ وہ ان کو تمام خبریں دیتا رہے، تاریخ کے ظاہر سے تو ایسا لگتا ہے کہ ان کا بیٹا بھی اپنے باپ کے ارادوں سے واقف تھا تبھی تو اپنے باپ سے یہ کہہ رہا تھا:''موقع کو غنیمت شمار کرکے خلافت کے گھوڑے کی لگام کو مضبوطی سے پکڑلو اور اس پر سوار ہوجاؤ'' اور سعد نے اس کے جواب میں کہا تھا:''ابھی موقع غنیمت نہیں ہے''۔

۳۔عمر سعد کو''دومۃ الجندل''(شام و مدینہ کے درمیان کوہ طیؔ کے نزدیک ایک دیہات، جہاں بزم حکمیت منعقد ہوئی)(۲) کی جانب روانہ کرنے اور حکمیت کی داستان جاننے سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ سعد نے رسول اسلامؐ کی حدیث(ان اللہ یحب العبد...) کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا تھا اور اپنی سوچ کو پوشیدہ رکھا تھا۔

☆سعد اور جنگ نہروان

باوجود اس کے کہ سعد نے خود پیغمبر اکرمؐ سے یہ سنا تھا کہ خوارج، علیؑ سے جنگ

....

۱. انساب الاشراف: ج۳، ص ۱۳۰. ۲. معجم البلدان: ج۲، ص۴۸۷.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کریں گے اور شیطان (ذو الثدیہ) کو واصل جہنم کریں گے(۱) پھر بھی امامؑ کے ساتھ ہونے سے گریز کیا۔

سعد کا بہانہ

قابل توجہ بات یہ ہے کہ جنگوں میں شرکت نہ کرنے کے لئے سعد کا بہانہ یہ تھا:
''مجھے ایسی شمشیر ملنی چاہیئے جو کافر و مومن کو جدا کر دے، چونکہ میں تو یہ نہیں جانتا کہ میری تلوار سے کافر قتل ہو رہا ہے یا مومن!''۔

سب سے پہلے یہ جملہ سعد کی زبان پر اس بلوے کے وقت آیا جب عثمان کو محاصرہ میں لیا گیا تھا اور عمار یاسر سے گفتگو ہوئی تھی، اور اس جملہ کو اپنی ڈھال بنا لیا تھا تا کہ بلوائیوں کا ساتھ نہ دیں، اور بظاہر یہ جملہ سعد کی زبان پر متعدد مرتبہ آیا ہے مثلاً امامؑ سے کنارہ کش ہونے کیلئے بھی یہی جملہ استعمال کیا، جیسا کہ روایت میں نقل ہوا ہے: ''سعد کا بیٹا (عامر) سعد کے پاس آیا اور امامؑ کے ساتھ ہونے کی دعوت دی تو انھوں نے جواب دیا: اے بیٹا! کیا مجھے فتنے کی دعوت دے رہے ہو؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس فتنے کا ہتھیار قرار پاؤں؟ خدا کی قسم! میں یہ کام نہیں کروں گا یہاں تک کہ مجھے ایسی شمشیر مل جائے جو کافر و مومن کو جدا کر دے، چونکہ میں نے پیغمبرؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداند عالم غنی، کنارہ کش اور متقی بندہ کو پسند کرتا ہے''۔(۲)

....

۱۔ مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۷۹۔ المستدرک علی الصحیحین: ج ۴، ص ۵۲۱۔ البدایة و النهایة: ج ۷، ص ۳۰۸۔ اتحاف المهرة بزوائد العشرة: ج ۵، ص ۱۵۳۔

۲۔ تاریخ مدینة دمشق: ج ۲۲، ص ۲۴۲۔

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسرے مقام پر کہتے ہیں: ''میں اس فتنہ میں داخل نہیں ہوں گا جب تک کہ مجھے ایسی شمشیر نہ مل جائے جو آنکھ اور زبان کی مالک ہو اور جنگ کے وقت مجھے یہ بتا دے کہ یہ کافر ہے تاکہ اس کو قتل کردوں یا یہ کہ یہ مومن ہے یا مسلمان ہے تو اسے قتل نہ کروں''(۱) سعد کی زبان پر یہ بہانہ مختلف الفاظ میں مختلف مقامات پر نقل ہوا ہے۔

سعد کا جملہ: (مجھے کافر و مومن کو جدا کرنے والی شمشیر مل جائے تو جنگ کرونگا) ایسا جملہ ہے جس کو معاویہ نے سعد کا مذاق اڑانے کے لئے اپنا ہتھیار بنالیا تھا۔

ابن فوطی شیبانی کا بیان ہے: ''مصالحت کے بعد سعد، معاویہ کے پاس گئے تو معاویہ نے کہا: سلام ہو اس شخص پر جس کو حق و باطل کی پہچان نہیں ہے کہ کس پر عمل کرے اور کس کو ترک کرے! سعد نے جواب دیا: تیرا ارادہ یہ تھا کہ میں تیری رکاب میں علیؑ کے خلاف کھڑا ہو جاؤں حالانکہ میں نے رسول اسلامؐ کو فاطمہؑ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم باپ اور شوہر کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو''۔(۲)

اور اس طرح سعد، دونوں ہاتھوں میں لڈو لیکر بجھتی ہوئی آگ کو شعلہ ور کرتے تھے اور اس آگ کا خاتمہ ان کے لئے آگ تھی (جس میں وہ جلتے تھے) لیکن پھر بھی علیؑ کو معاویہ پر ترجیح دیتے تھے، اسی شب میں کچھ اشعار پڑھے جن میں معاویہ کی برائی اور علیؑ کی تعریف و تمجید تھی، اس قصیدہ کا ایک شعر یہ ہے:

ولو کنت یوما لامحالة وافدا   تبعت علیا و الھویٰ حیث یجعل

....

۱. ''ان کان لرجل خیراً منی قد جاهدت اذا انا أعرف الجهاد، لا حتی تأتونی بسیفٍ له عینان و لسان و شفتان، فیقول: هذا کافر فأقتله و هذا مؤمن أو مسلم''. تاریخ مدینة دمشق: ج۲۲،ص۲۴۳.

۲. مجمع الآداب فی معجم الالقاب: ج۵،ص۵۲۴. ترجمۂ احیاء علوم الدین: غزالی، ج۲، ص۵۰۲. مناقب آل ابی طالب: ابن شهرآشوب، ج۳،ص۸۶.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی اگر یہی طے پائے کہ اس امر کے لئے قدم اٹھاؤں تو میں علیؑ کا ساتھ دونگا (لیکن شرط یہ ہے کہ) اگر خواہشات نفسانی آڑے نہ آئیں۔

عصر حاضر کے بعض علماء نے سعد کی باتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے: "سعد کی چشم بصیرت کی نابینائی کے بارے میں یہی کہنا کافی ہے کہ انھوں نے اس امامؑ کی پیروی سے گریز کیا جس کو غدیر کے اجالے میں منتخب کیا گیا تھا اور قتل عثمان کے بعد تمام مہاجرین وانصار نے اس (امامؑ) کی بیعت کرلی تھی اور یہ اس کو فتنہ ہی شمار کرتے رہ گئے"۔(۱)

لائق ذکر ہے کہ سعد نے پیغمبر اکرمؐ کے دہن مبارک سے علیؑ کی فضیلت میں دوسری احادیث بھی سنی تھیں، مثلاً: "علی مع الحق و الحق مع علی... وغیرہ" لیکن ان کی منافقانہ رفتار (مثلاً علیؑ کے ساتھ، معاویہ کے ساتھ، عثمان کی حمایت) اور ان کی کنارہ کشی کے بہانوں کا مطالعہ کرنے کے بعد، تاریخی مطالعہ کرنے والا سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

دو نکتے

سعد اور ان کے ساتھیوں کی جانب سے بیعت میں تاخیر، بیعت پر پابند نہ رہنے اور جنگوں میں شرکت نہ کرنے کے متعلق پہلا نکتہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی فکر ایسی تھی جو بہانہ تلاش کراتی تھی، ان کی فکر یہ تھی: "ہم نے علی کو خلیفہ تسلیم کرتے ہوئے بیعت

....

۱. فروغ ولایت: جعفر سبحانی، ص۲۰۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی ہے جنگوں کے لئے نہیں!'' دوسرے الفاظ میں یوں تعبیر کیا جائے کہ وہ لوگ بیعت کے معنی نہیں سمجھ پائے تھے، اس لفظ کی غلط تفسیر کر رہے تھے، اور اس دعوے کی دلیل وہ وقت ہے جب حضرت علیؑ نے ان لوگوں کو جنگ کی دعوت دی تو انھوں نے انکار کر دیا، جواب میں مولا علیؑ نے فرمایا: اگر تم نے بیعت کی ہوتی تو جنگ بھی کرتے۔(۱)

اس گفتگو سے ان کی پست فکری کا اندازہ ہوتا ہے جس پر مولا علیؑ نے خط تردید کھینچا ہے۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ خلافت کے متمنی ہونے کے باوجود اور سردار لشکر ہوتے ہوئے آخر کنارہ کشی کا مطلب کیا ہے؟ یہ تو صحابہ میں سب سے زیادہ فنون جنگ سے واقف تھے!؟ درحقیقت ان کی یہ کنارہ کشی، ایک سازش تھی کہ جس کے ذریعہ مولا علیؑ کی قائم شدہ حکومت کے قدم اکھاڑنا چاہتے تھے، کیونکہ...سعد جیسے ماہر سورماؤں کا جنگ میں شرکت نہ کرنا(۲) مولا علیؑ کی حکومت کی خاطر خلفشار کا باعث بن سکتا تھا۔

اور دوسری جانب جنگ جمل، بلکہ اس سے بھی اہم جنگ صفین جس میں معاویہ جیسے دشمن اسلام سے مقابلہ آرائی تھی اور اس نے اپنی خلافت کے پائے گزشتہ خلفاء کی حمایت میں مستحکم کئے تھے، اس کے پاس مسلح افراد بھی موجود تھے پھر بھی انھوں نے اسلام کے بارے میں نہیں سوچا! دراصل یہ سوچ رہے تھے کہ ان جنگوں کے سبب، علی کا کام تو تمام ہو جائے گا اور میں خلیفہ بن جاؤں گا، باوجود اس کے کہ طلحہ وزبیر میدان سے نکل گئے تھے اور خلافت کے لئے علی اور سعد ہی باقی تھے لیکن پھر بھی انھوں نے یہ نہیں سوچا کہ اگر معاویہ علی کو شکست بھی دے دیتا تو وہ خود خلیفہ بنتا، ان کی نوبت کیسے

....

۱. شرح نهج البلاغة: ابن ابی الحدید، ج۱۸، ص ۱۱۵.

۲. تاریخ المدینة: ج۳، ص ۸۸۳. الاحتجاج: ج۲، ص۳۲۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آتی؟ یہی خطرہ سعد کی نیندیں حرام کئے ہوئے تھا۔ وہ اس کی جانب بھی متوجہ تھے لٰہذا جنگ صفین سے پہلے جب معاویہ نے علی کا ساتھ نہ دینے والوں کو خطوط روانہ کئے اور انھیں خلیفۂ سوم کے خون کا انتقام لینے کے لئے اکسایا تو سعد نے اس کے خط کے جواب میں لکھا: ''اگر یہی طے پایا ہے کہ لائق خلیفہ کا انتخاب کیا جائے تو کمیٹی کے افراد زیادہ مستحق ہیں، اور کمیٹی کے افراد میں سے فقط میں اور علی باقی ہیں، لٰہذا تم خلافت کے خواب مت دیکھو!''۔

اس سے قبل بیان کیا جاچکا ہے کہ صفین میں حکمیت کی ہوا چلی جو سعد کے سنہرے خوابوں کے پتوں کو اڑا کر لے گئی، جس سے سعد کے اضطراب میں اضافہ ہوگیا اور جب ان کے لئے یہ بات آشکار ہوئی کہ عمرو عاص نے ایک سازش کی اور اس میں کامیاب ہوگیا جس کے نتیجہ میں معاویہ کو خلیفہ بنا دیا گیا تو اپنے خیالوں میں بنائے ہوئے محل، منہدم ہوتے نظر آئے۔ لٰہذا جب سعد، اس واقعہ کے بعد معاویہ سے ملاقات کرنے گئے تو بادشاہ کہہ کر خطاب کیا، امیرالمومنین نہیں کہا۔(۱)

لٰہذا شاید یہ کہا جاسکتا ہے کہ سعد اور ان کے ہمراہیوں کی کنارہ کشی کا مقصد، مولا علیؑ کی حکومت کے پائے لرزانا تھا تا کہ خلافت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔

سعد بن ابی وقاص

۱۔ تاریخ یعقوبی: ج۲، ص۱۴۴۔ الکامل فی التاریخ: ج۳، ص۴۰۹۔ تاریخ مدینہ دمشق: ج۵، ص۲۵۱۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆سعد کی کنارہ کشی کا سبب، خلافت کا لالچ

سعد کا تاخیر سے بیعت کرنا، بیعت شکنی کرنا اور جنگوں میں شرکت نہ کرنا یہ سوال اٹھاتا ہے کہ آخر سعد نے امام علیؑ کے ساتھ ایسا رویہ کیوں اختیار کیا جو گزشتہ خلفاء کے ساتھ نہیں اختیار کیا تھا؟ خطبۂ شقشقیہ میں لفظ "ضغنہ" سے غض نظر کرنے کے باوجود کم از کم سعد کا کینہ نہیں تو ان کا حسد ضرور جھلک رہا ہے، اور ان کی کنارہ کشی بھی اسی حسد کے مدنظر تھی، جیسا کہ امامؑ نے عمار یاسر سے سعد کے بارے میں فرمایا: "اما سعد، فحسود"(۱) جہاں تک سعد کا سوال ہے تو وہ بہت زیادہ حاسد ہیں۔

اسی طرح شیخ مفیدؒ نے بھی سعد کی کنارہ کشی کا سبب، حسد اور لالچ کو بتایا ہے اور یہ حسد کی آگ اس وقت اور بھی زیادہ بھڑک اٹھی جب سعد کو اپنے خواب کے مطابق تعبیر نہ مل سکی، اور اس کا نتیجہ ہوا کہ امامؑ کی حکومت کو حقیر دکھانے کی غرض سے گوشہ نشینی اختیار کی اور حضرتؑ کا ساتھ نہ دیا۔(۲)

اس حسد کا گمان، خود سعد کو بھی تھا چونکہ جب وہ سلیم سے مولا علیؑ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ''میں فقط علی کا ساتھ دینے میں تردّد کا شکار ہوا اور جب ان کے فضائل مجھ سے زیادہ ہو گئے تو میں نے ان سے حسد کیا اور میں یہ بھول بھی نہیں سکتا،

....

۱. الامامة و السیاسة: ج ۱، ص ۷۳. الآمالی: شیخ طوسی، ص ۷۱۶، مجلس ۴۳. قاموس الرجال: ج۵، ص ۲۱.

۲. الجمل: ص ۹۷.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بلکہ علی برحق ہیں"۔(۱)

اگر خطبۂ شقشقیہ کے مدنظر، سعد کی گوشہ نشینی کا سبب، کینہ کو بھی تسلیم کرلیا جائے تب بھی امامؑ کا یہ جملہ "سعد، بہت بڑے حاسد ہیں" منافی نہیں ہے، اس لئے کہ تھوڑا سا غور کرنے کے بعد آشکار ہوجاتا ہے کہ یہ دونوں لفظ (کینہ اور حسد) ایک دوسرے کی ردیف میں قرار پارہے ہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہیں بلکہ کینہ معلول ہے اور حسد علت۔ امامؑ نے ایک مقام پر کینہ کی جانب اشارہ کیا ہے اور دوسرے مقام پر کینہ کے سبب کی جانب۔

اس وضاحت کی ضرورت اس لئے پیش آئی چونکہ کینہ کے مختلف اسباب ہوسکتے ہیں مثلاً: جہل، تعصب...وغیرہ، لیکن امامؑ نے کینے کے سبب کو آشکارا بیان فرمادیا تاکہ کسی قسم کی پیچیدگی باقی نہ رہے اور حسد کو سعد کے کینے کا سبب بتایا ہے، اور چونکہ حسد علم کی صورت میں پیش آتا ہے لہٰذا امامؑ نے یہ اشارہ کرنا چاہا ہے کہ سعد کا حسد، نہ تو لاعلمی کی بنا پر تھا نہ ہی جہالت و تعصب کی بنیاد پر بلکہ ان کا حسد جان بوجھ کر انجان بننا تھا۔

....

۱۔ کتاب سلیم بن قیس ھلالی: ج۲، ص۸۸۸۔ ترتیب الآمالی: ج۲، ص۳۰۸۔ البتہ یہ روایتیں اہل سنت کی جانب سے نقل ہوئی ہیں اور سعد کے حوالے سی ہی نقل ہوئی ہیں: شواھد التنزیل: ج۱، ص۱۶۰۔ جامع المسانید و السنن: ج۵، ص۲۱۵۔ مسند احمد بن حنبل: ج۱، ص۱۷۰۔ دلائل النبوۃ: ج۵، ص۲۲۰۔ کشف المشکل: ج۱، ص۲۳۶۔ تاریخ الخلفاء: ص۱۷۶۔ مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۰۷۔ مجمع الآداب فی معجم الالقاب: ج۴، ص۳۳۸۔ صحیح مسلم: ج۴، ص۱۰۷۔ صحیح ترمذی: ج۵، ص۶۳۸۔ المستدرک علی الصحیحین: ج۳، ص۱۰۸۔ اسد الغابۃ: ج۴، ص۲۸۔ جامع الاصول: ابن اثیر، ج۸، ص۶۰۵۔ الاصابۃ: ج۲، ص۵۰۹۔ خصائص امام علی: شعیب نسائی، ص۹۴۔

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کے حسد کا سبب

حسد کا سبب بیان کرنے سے پہلے یہ بیان کرنا لازم ہے کہ دنیا پرست انسان کا دل، دو چیزوں (ثروت اور قدرت) سے لگا ہوتا ہے اور ان دونوں کے حصول کی خاطر کچھ بھی کر گزرنے کو آمادہ رہتا ہے، اور اگر کسی انسان کو اپنے مقصد تک پہونچنے میں رکاوٹ محسوس کرتا ہے تو پہلے اس کانٹے کو نکالنے کی کوشش کرتا ہے، چاہے وہ (حائل ہونے والا انسان) کتنا ہی با فضیلت کیوں نہ ہو، لیکن اگر کسی بھی طرح اپنی راہ میں پڑے ہوئے کانٹوں کو صاف نہیں کر پاتا تو پھر جنگ وجدال پر تُل جاتا ہے اور اپنے طریقۂ کار کو تبدیل کر دیتا ہے، اس کو طرح طرح کی اذیتیں پہونچاتا ہے نئی نئی سازشیں کرتا ہے تا کہ کسی طرح اپنا راستہ صاف کرلے، مثلاً: حکم عدولی، وقت پڑنے پر دھوکہ دینا وغیرہ۔

سعد میں بھی یہ تمام اوصاف پائے جاتے تھے، جن کو بیان کیا گیا اور اب ان کو فہرست کے اعتبار سے بیان کر رہے ہیں:

۱۔ سعد اپنے قبیلہ میں (اگر ان کو بنی زہرہ کے قبیلہ سے تسلیم کیا جائے) اپنے آپ کو خلیفہ کے عنوان سے پہچنواتے تھے اور ان سے اپنی بیعت بھی کرائی، ابوبکر کی خلافت کے آخری ایام میں سعد اور ان کے ہمنواؤں کی ابوبکر سے گفتگو اور ان کو ابوبکر کے دندان شکن جوابات، اس دعوے کی دلیل ہیں۔

۲۔ چھ افراد کی کمیٹی میں شرکت، کہ جس میں خلیفۂ ثانی نے خلافت کے مستحق افراد کو رکھا تھا۔

۳۔ سعد کا مختلف طریقوں سے خلافت کی تمنا کا اظہار کرنا: مثلاً معاویہ کے خط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا جواب، معاویہ کے پاس جا کر امیر المومنین کے بجائے بادشاہ کہہ کر خطاب کرنا کہ جس پر معاویہ کو غصہ آیا اور کہا: مجھے امیر المومنین کیوں نہیں کہتے ہو؟ سعد نے جواب دیا: یہ لقب اس وقت زیب دیتا جب ہم خود تجھ کو اپنا امیر بناتے اور ایسا نہیں ہے بلکہ تو نے یہ عہدہ خود ہی حاصل کیا ہے۔(۱)

سعد اس جواب سے یہ سمجھانا چاہتے تھے کہ خلافت کے مستحق صرف ہم (کمیٹی کے) افراد ہیں نہ کہ تو، جو کمیٹی میں شامل ہی نہیں۔

۴۔ جب معاویہ حج کرنے گیا تو سعد کے ساتھ خانۂ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا، طواف کے بعد دارالندوہ میں گئے، معاویہ نے علیؑ پر سبّ و شتم کرنا چاہا، سعد کی تیوریوں پر بل پڑ گئے اور اس سے کہا: مجھے اپنے پاس اس لئے بیٹھایا ہے کہ علیؑ پر سبّ و شتم کرو! خدا کی قسم! جو فضائل علی میں موجود ہیں اگر ان میں سے ایک فضیلت بھی مجھے مل گئی ہوتی تو وہ میرے لئے نور و تنویر کے حامل آفتاب سے زیادہ بہتر تھی، خدا کی قسم! اگر میں علی کی مانند داماد پیغمبرؐ ہوتا تو میرے لئے چمکتے ہوئے سورج سے زیادہ اچھا تھا، خدا کی قسم! جنگ خیبر میں رسولؐ کے دہن مبارک سے نکلا ہوا جملہ "لأعطين الراية غدا رجلا يحب الله و رسوله ليس بفرار يفتح الله علىٰ يديه" "کل میں اس کو علم دوں گا جو مرد ہوگا، خدا اور رسول کا محبوب ہوگا، میدان سے فرار کرنے والا نہیں ہوگا اور اسی کے ہاتھوں جنگ فتح ہوگی" میری شان میں ہوتا تو میرے لئے نورانی خورشید سے افضل تھا۔ خدا کی قسم! میں آئندہ تیرے پاس نہیں بیٹھوں گا اور یہ کہہ کر غصہ کے عالم میں معاویہ کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے، معاویہ نے کہا:

....

۱۔ ترجمۂ تاریخ یعقوبی: ج۲، ص۱۴۴۔ الکامل فی التاریخ: ج۳، ص۴۰۹۔ تاریخ مدینۃ دمشق: ج۵، ص۲۵۱۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

''تھوڑا صبر کرو، اپنا جواب تو سنتے جاؤ؛ ابھی تک مجھ سے اتنے زیادہ ناراض ہو؟ کیا تم نے علی کی مدد کی؟ ان کی بیعت کیوں نہیں کی؟ اگر میں نے یہ فقرے، پیغمبرؐ کی زبانی سنے ہوتے تو زندگی بھران کا غلام بن کر رہتا، سعد نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں اس تخت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں (جس پر تو حق جمائے بیٹھا ہے)''، معاویہ نے کہا: ''تمہارا قبیلہ، تمہارے اس دعوے کو قبول نہیں کرے گا''(۱) بعض روایتوں کی بنیاد پر یہ گفتگو کئی بار ہوئی ہے (۲) قابل ذکر ہے کہ جب سعد، معاویہ کے پاس سے اٹھ کر جانے لگے تو معاویہ نے آواز دی اور اپنی پیٹھ کو ان کی طرف کر کے ریاح خارج کر دی، اور اسطرح ان کو ذلیل و خوار کر کے ان کا مذاق اڑایا اور پھر وہ مذکورہ باتیں کیں۔(۳)

مذکورہ باتوں اور روایتوں کے مدنظر، سعد کی دلی تمنا خلافت اور صرف خلافت تھی، ان کے نزدیک خلافت ایک اہم چیز تھی اور رحلت پیغمبرؐ کے بعد انھوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تا کہ اس عہدہ کو حاصل کر سکیں جس کی دلیل، امامؑ کی مخالفت، کنارہ کشی اور حسد جیسی مذموم صفات ہیں اور ان کے زعم ناقص کے مطابق علیؑ ان کی راہ کا کانٹا تھے؛ انھوں نے ابوبکر و عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا تا کہ کسی طرح علی کو ان کے حق سے محروم رکھیں۔

اسی لئے جب قتل عثمان کے بعد، تمام لوگوں نے علیؑ کی بیعت کی تو سعد اور ان جیسے

....

۱. مروج الذهب: ج۳،ص۱۸. البداية و النهاية: ج۷،ص۳۵۳. مجمع الآداب فی معجم الالقاب: ج۴،ص۳۳۸. قاموس الرجال: ج۵،ص۲۴. صحيح مسلم: ج۴،ص۱۰۷. الجامع الصحيح: ج۵، ص۶۳۸. اسد الغابة: ج۴،ص۲۸. الاصابة: ج۲،ص۵۰۹. حديقة الشيعة: ج۱،ص۴۹۸. اس سے قبل بیان کیا جاچکا ہے کہ سعد کے نسب میں اختلاف ہے، لہٰذا معاویہ یہ سمجھانا چاہتا تھا کہ تم قریش میں سے نہیں ہو؛ تا کہ اس کے ذریعہ سعد کے ذہن سے خلافت کے تصور کو محو کر دے اور ان کی قوت دراکہ کو زنگ آلود کر دے۔

۲. الآمالی: شيخ طوسیؒ، ص۵۹۸. البداية و النهاية: ج۸،ص۸۰.   ۳. مروج الذهب: ج۳،ص۱۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

افراد کے دلوں پر خنجر چل گئے کیونکہ لوگوں نے ان کے خلاف تحریک چلائی، جب ان کا یہ حربہ ناکام رہا تو گوشہ نشینی اور بیعت شکنی جیسی رکیک حرکتوں کے مرتکب ہوئے، جی ہاں! درہم و دینار کی چمک، سعد کے حسد کا سبب بن گئی۔ جیسا کہ خود سعد نے کہا ہے: ”میرے گمان کے مطابق، (علی) مجھ سے زیادہ خلافت کے حقدار نہیں ہیں چونکہ میں بھی ایک بہادر سورما ہوں لیکن اگر کوئی مجھ سے زیادہ لائق نظر آگیا تو میں اس کی تعریف میں کنجوسی سے کام نہیں لوں گا“۔(۱)

اسی طرح حکومت حضرت علیؑ کے دوران، معاویہ کے خط میں وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں زیادہ خلافت کا حقدار ہوں۔(۲)

تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے اور بعض علماء کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے شیخ مفیدؒ نے سعد کے حسد کے سبب کو اس طرح بیان کیا: ”جس چیز نے سعد کو فاسد العقیدہ بنادیا اور ان کے دل میں خلافت کی تمنا انگڑائی لینے لگی اور علیؑ سے کنارہ کش ہوگئے ان سب کے پیچھے عمر ابن خطاب کا ہاتھ ہے کہ انھوں نے ان کو کمیٹی میں لے لیا اور اس طرح سے پوری کمیٹی کو لائق خلافت قرار دیا“(۳) شاید یہ بات ناتمام ہو اس لئے کہ گزشتہ بیان کے مدنظر کمیٹی میں شامل ہونے سے پہلے بھی سعد کے سر میں خلافت کا سودا تھا، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کمیٹی کے بننے نے ان کے اندر موجود جذبۂ خلافت کو شدت دے دی۔

....

۱. الطبقات الکبری: ج۳، ص ۱۰۱. حلیة الاولیاء: ج ۱، ص ۹۴. المعجم الکبیر: ج ۱، ص ۱۴۴. مجمع الزوائد: ج۷، ص ۵۸۴. تاریخ الاسلام: ص ۲۱۹.

۲. وقعة صفین: ص ۷۴. العقد الفرید: ج۴، ص ۳۳۸. الامامة و السیاسة: ج ۱، ص ۱۲۰.

۳. الجمل: ص ۹۷.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆سعد کی کنارہ کشی کا تحقیقی جائزہ

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ کے کلام میں

ابن حجر عسقلانی اپنی سند کے ذریعہ، پیغمبر اکرمؐ سے نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: ''اتقوا فتنة الأُخَيْنِس ، سعد کے فتنے سے بچو، سعد حق اور اہل حق کو ذلت و خواری کی دعوت دیتے ہیں''۔(۱)

سلیم بن قیس ہلالی کا بیان ہے: ''ایک روز میری ملاقات سعد سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ میں نے علیؑ کی زبانی پیغمبر اسلامؐ کا فرمان سنا ہے، انھوں نے فرمایا: فتنہ سے پرہیز کرو، سعد کے فتنے سے بچو، سعد حق اور اہل حق کو ذلت و خواری کی جانب دعوت دیتے ہیں''۔ سعد نے جواب دیا: ''میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں علی سے دشمنی کروں یا وہ مجھ سے دشمنی کریں''۔(۲)

مولا علی علیہ السلام کے کلام میں

حضرت علیؑ بھی اس زمانے میں سعد اور دیگر صحابہ کی کنارہ کشی پر مختلف طریقوں سے تبصرہ فرماتے تھے، جیسا کہ بیان ہوا کہ حضرتؑ نے جنگ جمل و جنگ صفین میں شرکت نہ کرنے پر ان لوگوں کی مذمت بھی کی۔

نصر بن مزاحم سے منقول ہے: ''جنگ جمل و جنگ صفین کے بعد، مخالفوں کا گروہ

---

۱. المطالب العالية: ج۴، ص۶۳، ح۳۹۶۶.

۲. كتاب سليم بن قيس هلالي: ج۲، ص۸۸۸. بحار الانوار: ج۴۲، ص۱۵۵.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولاؑ کی خدمت میں آیا جن میں عبداللہ ابن عمر، سعد بن ابی وقاص اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ بھی شامل تھے، انھوں نے مولاؑ سے اپنا حق طلب کیا، امامؑ نے ان سے فرمایا: تم نے مجھ سے روگردانی کیوں کی؟ انھوں نے جواب دیا: عثمان قتل کر دیئے گئے اور ہمیں نہیں معلوم کہ ان کا قتل، حق تھا یا باطل! حالانکہ انھوں نے توبہ بھی کر لی تھی لیکن پھر بھی قتل کیے گئے اور ہمیں نہیں معلوم کہ آپ نے صحیح کام کیا یا غلط! اور ہم آپ کے گزشتہ فضائل سے بھی واقف ہیں اے امیر المومنین! امامؑ نے فرمایا: کیا تمھیں یہ معلوم نہیں ہے کہ خدا نے تمھیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا ہے؟ اور پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ﴾(۱) پھر سعد نے امام سے کہا: اے علی! مجھے ایسی شمشیر دیجیے جو مومن کو کافر سے جدا کر دے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ کسی مومن کو قتل کر کے جہنم کا ایندھن بن جاؤں، امامؑ نے فرمایا: کیا تمھیں یہ معلوم نہیں تھا کہ عثمان امام ہیں یا نہیں! جو ان کی بیعت کی! اگر وہ نیک و صالح انسان تھے تو پھر ان کو ذلیل و خوار کیوں کیا؟ اور اگر گنہگار تھے تو ان سے جنگ کیوں نہیں کی؟ اگر عثمان کا کام صحیح تھا تو پھر تم ظالم ہو اس لئے کہ ان کی مدد نہیں کی اور اگر وہ گنہگار تھے تو پھر بھی تم ظالم ہو اس لئے کہ جو شخص ان کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کر رہا تھا تم نے اس کی مدد نہیں کی، اور حکم خدا پر عمل پیرا نہیں ہوئے"۔(۲)

---

۱. یعنی اور جب مومنوں کے دو گروہ آپس میں جنگ و جدال کریں تو ان کے درمیان صلح و آشتی قائم کرو؛ اور اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر (اسلامی حدود سے) تجاوز کرے تو اس کے ساتھ جنگ کرو تا کہ وہ خدا کے فرمان کی جانب پلٹ آئے۔سورۂ حجرات/۹.

۲. وقعة صفين: ص ۵۵۱.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری روایت کچھ اس طرح منقول ہے: ''مولا علیؑ نے مدینہ کے گورنر کو یہ حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ ابن عمر کو مال غنیمت میں سے کچھ نہ دیا جائے اس لئے کہ مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے''۔(۱)

شیخ طوسیؒ سے ایک اور روایت بھی نقل ہے: ''ایک وہ شخص جس نے جنگ جمل میں حق و باطل کی معرفت حاصل کر لی تھی، اور یہ جانتا تھا کہ علیؑ حق پر ہیں؛ اس نے مولا علیؑ سے سوال کیا: طلحہ وزبیر اور عائشہ حق پر ہیں یا نہیں؟ امامؑ نے جواب دیا: حق و باطل کو لوگوں کے ذریعہ نہیں پہچانا جاتا بلکہ لوگوں کو اس طرح پہچانو کہ وہ کس کی پیروی کر رہے ہیں! اور اسی طرح باطل کو پہچانو، اس نے سوال کیا: کیا عبداللہ ابن عمر اور سعد بن وقاص کی مانند ہو جاؤں؟ امامؑ نے جواب دیا: عبداللہ ابن عمر اور سعد بن ابی وقاص نے حق کو ذلیل وخوار کیا اور باطل کی بھی حمایت نہیں کی تو وہ کس طرح حق کے پیروکار ہو گئے کہ ان کی پیروی کی جائے؟''۔(۲)

اسی طرح نقل ہوا ہے کہ امامؑ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا جنھوں نے حضرتؑ کا ساتھ نہیں دیا تھا تو امامؑ نے فرمایا: '' خذلوا الحق ولم ينصروا الباطل ، یعنی انھوں نے حق کو ذلیل وخوار کیا اور باطل کی بھی مدد نہیں کی''۔(۳)

....

۱. اختیار معرفة الرجال: شیخ طوسیؒ، ص ۳۹.

۲. ''فان الحق و الباطل لا يعرفان بالناس و لكن اعرف الحق باتباع من اتبعه، و الباطل باجتناب من اجتنبه... ان عبدالله بن عمر و سعد اخذلا الحق و لم ينصرا الباطل متى كان امامين فى الخير فيتبعان''. الآمالى: شیخ طوسیؒ، ص ۱۳۴. ترتيب الآمالى: ج۳، ص ۵۴۰. مستدركات علم رجال: ج۲، ص ۲۶۷. اسی مضمون کے ساتھ: تاریخ یعقوبی: ج۲، ص ۲۱۰.

۳. الاستیعاب: ج۲، ص ۱۷۳. تهذيب الكمال: ج۷، ص ۱۱۵. تاريخ يعقوبى (تھوڑے اختلاف کے ساتھ): ج۲، ص ۲۱۰. الآمالى: شیخ طوسى، ص ۱۳۴. ترتيب الآمالى: ج۳، ص ۵۴۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن ابی الحدید نے اس فقرہ کی تفسیر میں کہا ہے: ''اس فقرہ کے معنی یہ ہیں کہ انھوں نے مجھے ذلیل وخوار کیا اور میرے ساتھ معاویہ سے جنگ نہیں کی'' آگے چل کر مولا علیؑ اوران لوگوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کی طرف اشارہ کرتے ہیں: ''علیؑ نے یہ فقرے ان صحابہ کے بارے میں کہے ہیں جنھوں نے جنگوں میں امامؑ کا ساتھ نہیں دیا، ان میں سعد بھی شامل ہیں''۔

اپنی بات جاری وساری رکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: ''جب امام علیؑ نے انھیں جنگ کی دعوت دی تو وہ بہانہ بازی کرنے لگے، امامؑ نے ان سے کہا: کیا میری بیعت سے انکار کررہے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں بیعت سے انکار نہیں، لیکن آپ کے ساتھ میدان جنگ میں نہیں جائیں گے، امامؑ نے فرمایا: اگر تم نے بیعت کی ہوتی تو جنگ بھی کرتے''۔

ابن ابی الحدید نے ابوالحسین کے حوالہ سے نقل کیا ہے: ''اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ علیؑ ان سے راضی ہوگئے تھے اور انھیں بخش دیا تھا''۔(۱)

ابن ابی الحدید کی گفتگو بہت عجیب وغریب ہے، اس لئے کہ اس روایت اور گزشتہ روایتوں میں امامؑ نے ان کی مذمت کی ہے، تو پھر یہ نتیجہ کس طرح نکالا جاسکتا ہے کہ حضرتؑ نے انھیں معاف کردیا تھا! اسی طرح دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب انھوں نے جنگ جمل میں مولاؑ کی حکم عدولی کی تو امامؑ نے ان سے فرمایا: ''انصرفوا فسیغنی اللہ تعالی عنکم، (جانا چاہتے ہو تو چلے) جاؤ، خدا مجھے تم سے بے نیاز کردے گا''(۲) ان روایتوں میں امامؑ کا لہجہ (معاف کرنے والا نہیں بلکہ) مذمت والا لہجہ ہے،

....

۱. شرح نہج البلاغۃ: ابن ابی الحدید، ج۱۸، ص۱۱۵.

۲. الجمل: ص۹۶.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایسی صورت میں امامؑ کی رضایت کا نتیجہ نکالنا کیسے ممکن ہے؟۔

امام حسن علیہ السلام کے کلام میں

امام حسنؑ فرماتے ہیں: ''میں اپنی شکایتیں صرف خدا کے حضور پیش کرتا ہوں... جب خوارج کے سردار (ذوالثدیہ) کے قتل کی خبر، سعد کو ملی تو انھوں نے رنجیدگی اور شرمندگی کا اظہار کیا...اور کہا: اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ یہ وہی ذوالثدیہ ہے تو میں علی کے ساتھ اس کے خلاف قیام کرتا...'' آگے فرماتے ہیں: ''جب معاویہ، سعد کے پاس پہونچا تو ان سے سوال کیا: اے ابواسحاق! کون سی چیز سبب بنی کہ امام مظلوم (عثمان) کے انتقام میں میرا ساتھ نہ دو؟ سعد نے جواب دیا: کیا میں تیرا ساتھ دے کر، علیؑ کے خلاف جنگ کروں؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا اس لئے کہ میں نے پیغمبرؐ سے سنا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ، معاویہ نے کہا: تم نے یہ جملہ پیغمبرؐ سے سنا ہے؟ سعد نے کہا: ہاں! اگر ایسا نہ ہو تو میں بہرا ہو جاؤں، پھر معاویہ نے کہا: اب تمہارے پاس، کنارہ کشی کا کوئی عذر نہیں ہے، خدا کی قسم! اگر میں نے یہ جملہ پیغمبرؐ سے سنا ہوتا تو میں کبھی بھی علیؑ سے جنگ نہیں کرتا''۔

امام حسنؑ فرماتے ہیں: ''معاویہ نے اس حدیث کے علاوہ بھی بہت سی حدیثیں سنی تھیں جن میں پیغمبرؐ نے علیؑ کے فضائل بیان کئے ہیں لیکن اس جملہ سے سعد کو یہ سمجھانا چاہتا تھا کہ تمہارے پاس گوشہ نشینی و کنارہ کشی کا کوئی بہانہ نہیں ہے''۔(۱)

....

۱. علل الشرائع: ج ۱، ص ۲۲۳. معادن الحکمة فی مکاتیب الائمة: ج ۲، ص ۱۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس بیان سے سمجھ میں آتا ہے کہ امامؑ نے سعد کی مذمت کی ہے اس لئے کہ سعد امامؑ کی حقانیت سے واقف تھے لیکن انھوں نے پھر بھی امامؑ کی حمایت نہیں کی، لہٰذا کنارہ کشی کا کوئی بہانہ باقی نہیں بچتا ہے۔

صحابہ کے کلام میں

امامؑ کا ساتھ نہ دینے کے متعلق سعد کی بارہا مذمت ہوئی ہے خاص طور سے معاویہ نے کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں کچھ یوں رقم کیا ہے: ''مصعب ابن سعد کا بیان ہے: ایک روز ایک شخص نے سعد سے کہا: اشهدانك من ائمة الكفر ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تم کفر کے اماموں میں سے ایک امام ہو، سعد نے جواب دیا: ابوجہل اور اس کے ساتھی، کفر کے امام ہیں، اس نے کہا: اے سعد! تم اس آیت کے مصداق ہو: ﴿الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾ (۱) ''یعنی: سب سے زیادہ گھاٹے میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی عمر کو دنیائے فانی کی خاطر تباہ کردیا اور اپنے زعم ناقص کے مطابق، یہ سمجھے کہ وہ نیک وصالح لوگ ہیں'' (۲)''۔

معاویہ نے بھی بارہا سعد کی سرزنش کی (۳) اور ان کا مذاق اڑایا (۴) جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

....

۱. سورۂ کہف/۱۰۴. ۲. تاريخ مدينة دمشق: ج۲۲، ص۲۴۷.

۳. مروج الذهب: ج۳، ص۱۸. البداية و النهاية: ج۷، ص۳۵۳. معجم الآداب فی معجم الالقاب: ج۴، ص۳۳۸. مناقب آل ابیطالب: ج۳، ص۷۶.

۴. معجم الآداب فی معجم الالقاب: ج۵، ص۵۲۴. مناقب آل ابیطالب: ج۳، ص۷۶. ترجمة احياء علوم الدين غزالي: ج۲، ص۵۰۲.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کا اظہار ندامت

جب سعد، اپنے مقصد (خلافت) تک دست رسی حاصل نہیں کر پائے تو اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا، سلیم بن قیس ہلالی کا بیان ہے: ''میں ایک روز محمد بن مسلمہ، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ ابن عمر کے پاس گیا تو میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا: ہم علی کی رکاب میں جنگ نہ کرنے کے نتیجہ میں باغیوں سے خوف زدہ ہیں''۔

سلیم کہتے ہیں: ''میں نے ان سے کہا: میں نے علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: پیغمبرؐ نے مجھے ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہے، سلیم کا بیان ہے: ''جب انھوں نے یہ جملہ سنا تو سب رونے لگے اور کہا: علی صحیح کہہ رہے تھے اس لئے کہ علیؑ جو کچھ خدا و رسول سے نقل کرتے ہیں وہ حق کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ خدا ہمیں اس گوشہ نشینی کے جرم میں معاف کر دے(۱)'' لیکن کیا فائدہ! ضرورت کے وقت تو امامؑ کا ساتھ چھوڑ دیا اور ان کی حکومت کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا، اگر وہ حقیقتاً اپنی خطا پر نادم تھے تو ان کو علیؑ کے بیٹے (امام حسنؑ) کی حمایت کرنی چاہئے تھی لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا۔

متعصب مورخین کے نظریہ پر تبصرہ

پیغمبر اسلامؐ، مولا علیؑ، امام حسنؑ، بعض صحابہ اور خود سعد کی گفتگو کے باوجود بھی بعض مورخین نے تعصب کی عینک کو نہیں اتارا، جن میں سرفہرست: محمد بن اسماعیل بخاری (۲)

....

۱. کتاب سلیم بن قیس هلالی: ج ۲، ص ۸۹۰.

۲. تاریخ الاوسط: ج ۱، ص ۱۹۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن عبدالبر قرطبی (۱) ابن حجر عسقلانی (۲) ذہبی (۳) اور دیگر افراد (۴) ہیں، انھوں نے نہ صرف یہ کہ سعد کے جنگوں میں شرکت نہ کرنے اور تاخیر سے بیعت کرنے کو بیان نہیں کیا ہے بلکہ ان کے افعال کو ترجیح دیتے ہوئے مولا علیؑ کے دوران حکومت کو فتنہ سے تعبیر کیا ہے اور اس طرح سعد کی گوشہ نشینی کو مکمل طور پر صحیح قرار دیا ہے۔

ان کی کنارہ کشی کی تاویل میں اس روایت کو نقل کرتے ہیں: ''علیؑ نے حکمیت کے مسئلہ کے بعد ایک تقریر میں فرمایا: خداوند عالم کے نزدیک ایک بلند و بالا درجہ ہے جس پر سعد اور ابن عمر کو فائز کیا ہے، خدا کی قسم! اگر انھوں نے گناہ کیا ہے (کنارہ کشی کی ہے) تو یہ بہت چھوٹا ہے اور لائق بخشش ہے اور اگر نیک ہوں تو خداوند عالم، بزرگ اور رحم کرنے والا ہے''۔(۵)

ہیثمی اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں: ''میں محمد بن ضحاک اور اس کے بیٹے یحییٰ کو نہیں پہچانتا''۔(۶)

ہیثمی کا بیان، مکمل طور پر صحیح ہے کیونکہ علم رجال کی کتابوں میں ان ناموں کے افراد موجود نہیں ہیں اور علمائے رجال اہل سنت کے نزدیک مجہول الحال اور شیعہ علمائے رجال کی اصطلاح میں مہمل ہیں۔

....

۱. الاستیعاب: ج۲، ص ۱۹۵. ۲. الاصابۃ: ج۲، ص ۳۳.

۳. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۱۲۲. تاریخ الاسلام (حوادث ۴۱ تا ۶۰ ھجری): ص ۲۱۹.

۴. کتاب البدء و التاریخ: ج۲، ص ۲۲۰. تھذیب الکمال: ج۷، ص ۱۱۵.

۵. المعجم الکبیر: ج ۱، ص ۱۴۳. تاریخ الاسلام (حوادث ۴۱ تا ۶۰ ھجری): روایت کی سند: حسن بن علی طوسی نے زبیر بن بکار سے انھوں نے یحییٰ بن محمد بن ضحاک خزّامی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا:....

۶. مجمع الزوائد: ج۷، ص ۴۹۳.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس سلسلۂ سند پر دوسرا اعتراض، اس میں زبیر بن بکار کا وجود ہے، اور چونکہ یہ جعل حدیث میں مشہور ہے لہٰذا اس کی روایتوں کو احتجاج کے قابل نہیں مانا جاتا۔(۱)

یہی چیز اس روایت کے ضعف کی دلیل ہے (کہ اس میں ابن بکار موجود ہے)

قابل توجہ بات یہ ہے کہ خود سعد بھی اپنی کنارہ کشی کی تاویل میں پیغمبر اکرمؐ سے منقول احادیث نقل کرتے تھے، ان تاویلوں کے بارے میں دو احتمال پائے جاتے ہیں:

۱۔ یہ تمام روایتیں جھوٹی اور جعلی ہیں۔

۲۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ یہ تمام روایتیں پیغمبر اکرمؐ سے منقول ہیں لیکن روایتوں کے مصادیق معین کرنے میں خطا سے دوچار ہوگئے۔

پہلا احتمال، ذہن سے دور نہیں ہے چونکہ اس کی سند قابل غور ہے۔(۲)

اگر دوسرا احتمال بھی صحیح ہو تو اس کا مصداق، سعد نہیں ہیں، اس لئے وہ مولا علیؑ کے تمام فضائل و مناقب سے واقف تھے، جیسا کہ انھوں نے سلیم سے کہا: ''میں نے فقط، علی کا ساتھ دینے میں شک کیا اور اگر کسی فضیلت میں مجھ سے آگے بڑھے تو میں نے حسد کیا اور میں یہ بات بھولنے والا نہیں ہوں، بلکہ علیؑ برحق ہیں''۔(۳)

....

۱. الجرح و التعدیل: ج۳، ص۵۸۵. سیر اعلام النبلاء: ج۱۲، ص۳۱۴. میزان الاعتدال: ج۲، ص۶۶.

۲. ابن حجر عسقلانی کا بیان ہے: ''ان میں سے بعض روایتیں ضعیف ہیں''۔ اتحاف المھرة: ج۵، ص۱۵۰.

۳. کتاب سلیم بن قیس ھلالی: ج۲، ص۸۸۸. ترتیب الآمالی: ج۲، ص۳۰۸. البتہ یہ روایتیں اہل سنت کے ذریعہ سعد سے منقول ہیں: شاھد التنزیل: ج۱، ص۱۶۰. جامع المسانید و السنن: ج۵، ص۲۱۵. مسند احمد بن حنبل: ج۱، ص۲۳۶. دلائل النبوة: ج۵، ص۲۲۰. کشف المشکل: ج۱، ص۲۳۶. تاریخ الخلفاء: ص۱۷۶. مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۷۰. مجمع الآداب فی معجم الالقاب: ج۴، ص۲۳۸. صحیح مسلم: ج۴، ص۱۰۷. صحیح ترمذی: ج۵، ص۶۳۸. المستدرک علی الصحیحین: ج۳، ص۱۰۸. اسد الغابة: ج۴، ص۲۸. جامع الاصول: ج۸، ص۶۰۸. الاصابة: ج۲، ص۵۰۹. خصائص امام علی: ص۹۴.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لہٰذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انھوں نے مصداق معین کرنے میں غلطی کی ہے، ہاں! یہ کہا جاسکتا ہے کہ (اگر روایتوں کو صحیح تسلیم کریں) وہ پیغمبرؐ کے نورانی اقوال کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے تھے یا یوں تعبیر کیا جائے کہ وہ حق بول کر باطل کا ارادہ کیا کرتے تھے۔

شیعہ علماء کا نظریہ

شیعہ علماء نے مولا علیؑ کی گفتگو سے استفادہ کرتے ہوئے، سعد کی مختلف طریقوں سے مذمت کی ہے کیونکہ سعد نے علیؑ کا ساتھ نہیں دیا اور ان کی بیعت نہیں کی؛ ان علماء کی فہرست کچھ اس طرح ہے: شیخ مفید (۱) کشّی (۲) شیخ طوسی (۳) قہپائی (۴) سید مصطفےٰ تفرشی (۵) اردبیلی حائری (۶) ابوعلی حائری (۷) شیخ عباس قمی (۸) شیخ عبد اللہ مامقانی (۹) محمد تقی شوشتری (۱۰) سید ابوالقاسم خوئی (۱۱) شیخ علی نمازی شاہرودی (۱۲) وغیرہ۔

---

۱. الارشاد: ص ۲۸۸. الجمل: ص ۱۲۶.
۲. اختیار معرفة الرجال: ص ۳۹.
۳. رجال الطوسی: ص ۲۰. الآمالی: ص ۳۷۲. تلخیص الشافی: ج۳، ص ۵۹.
۴. مجمع الرجال: ج۳، ص ۱۰۰.
۵. نقد الرجال: ج۲، ص ۳۰۴.
۶. جامع الرواة: ج ۱، ص ۳۵۳.
۷. منتهی المقال: ج۲، ص۷.
۸. سفینة البحار: ج۴، ص۱۴۷.
۹. تنقیح المقال: ج۲، ص ۱۲.
۱۰. قاموس الرجال: ج۵، ص ۲۰.
۱۱. معجم رجال الحدیث: ج۸، ص۵۳.
۱۲. مستدرک علم رجال الحدیث: ج۴، ص ۲۴.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کا بیعت نہ کرنا،جنگوں میں شرکت نہ کرنا،معاویہ کے ذریعہ سعد کی توہین وغیرہ کا تذکرہ کرنے کے بعد،شیخ عبداللہ مامقانی کچھ اس طرح رقمطراز ہیں:

''شاید سعد کی مخالفت کا سبب اہل سنت کا ان کی شان میں مبالغہ آرائی سے کام لینا ہے(اگر سعد میں وہ فضائل موجود بھی ہوں)تب بھی علیؑ سے روگردانی کے بعد معاشرہ میں ان کی بنی ہوئی تمام ہَوا،ہَوا ہوجاتی ہے''۔(۱)

سید ابوالقاسم خوئی فرماتے ہیں:''سعد نے حضرت علیؑ کی مخالفت کی''انھوں نے سعد کے متعلق مولا علیؑ کے اقوال کو بیان کرنے کے بعد کہا ہے:''یہ روایت،سعد کی مذمت پر دلالت کرتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ سعد،علیؑ کے نزدیک مبغوض ترین شخص تھے''۔(۲)

☆سعد کی زبانی،علیؑ کے فضائل

احادیث وروایات کی کتابوں میں سعد کی زبانی،علیؑ کے فضائل بھی نقل ہوئے ہیں،جب ہم ان روایتوں کو دیکھتے ہیں تو سمجھ میں آتا ہے کہ سعد نے اہم روایات نقل کی ہیں،ان میں سے کچھ احادیث کی جانب اشارہ کیا جارہا ہے:

حدیث غدیر

ابن جریر نے اپنی سند سے سعد ابن ابی وقاص کی بیٹی(عائشہ)سے اور اس نے اپنے والد(سعد بن ابی وقاص)سے نقل کیا ہے:''سمعت رسول اللہ یقول یوم الجحفة

....

۱. تنقیح المقال: ج۲،ص۱۲.   ۲. مجمع رجال الحدیث: ج۸،ص۵۳.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و اخذ بيد علي، فقال: هذا وليي و المؤدي عني و ان الله موالي من والاه و معادي من عاده"۔(۱)

بزّار نے بھی سعد کی بیٹی (عائشہ) سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنے والد (سعد) کے حوالے سے نقل کیا: "ان رسول الله اخذ بيد علي فقال: ألستُ اولیٰ من المومنين بأنفسهم، من كنت وليه فان عليا وليه"۔(۲)

حدیث منزلت

مسلم نے اپنی سند سے سعد کے بیٹے (عامر) کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اس نے اپنے والد (سعد) سے نقل کیا: "قال رسول الله لعلي: انت مني بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبي بعدي، قال سعيد: فأحببت ان اشافه بها سعداً فلقيت سعداً فحدثته بما حدثني عامر، فقال أنا سمعته، فقلت: أنت سمعته؟ فوضع اصبعيه على اذنيه فقال: نعم، و الا فاستكتا"۔(۳)

....

۱. ابن کثیر کہتے ہیں: "ہمارے بزرگ ذہبی نے کہا: یہ روایت حسن اور غریب ہے": البداية و النهاية: ج۵، ص۱۸۷. خصائص نسائی: ص۹۶. فرائد السمطين: حمويني، ج۱، ص۷۰. ترتيب الآمالي: ج۴، ص۱۴۵. ترجمۂ روایت: "میں نے روز جحفہ پیغمبر کی زبانی سنا کہ آپ علی کا ہاتھ تھامے ہوئے فرما رہے تھے: یہ میرا ولی اور میرا قرض ادا کرنے والا ہے اور خداوند عالم اس کو محبوب رکھتا ہے جو اس سے محبت کرے اور اس کا دشمن خدا کا دشمن ہے" (مترجم).

۲. جامع المسانيد و السنن: ج۵، ص۲۴۱. روایت کا ترجمہ: رسول خدا نے علی کا ہاتھ تھام کر فرمایا: کیا میں مومنین کے نفسوں پر خود ان سے زیادہ تسلط نہیں رکھتا؟ جس کا میں ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے۔ (مترجم).

۳. صحيح مسلم: ج۴، ص۱۰۷. حلية الاولياء: ج۷، ص۱۹۴. تاريخ بغداد: ج۹ ص۳۶۵. مسند طيالسي: ص۲۹. اتحاف المهرة: ج۵، ص۱۱۹. الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان: ۶، ص۲۶۸. مناقب ابن مغازلي: ص۳۴. المعجم الصغير: ج۲، ص۲۲. روایت کا ترجمہ: رسول خدا نے علی کی شان میں فرمایا: میرے نزدیک تمہاری منزلت ایسی ہی ہے جیسی ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، سعید کہتے ہیں: میں نے چاہا کہ میں خود سعد سے پوچھوں، میں نے سعد سے ملاقات کی اور جو کچھ میں نے عامر سے سنا تھا۔← (بقیہ اگلے صفحہ پر).

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن سعد نے اپنی سند کے ذریعہ، سعید بن مسیّب سے نقل کیا ہے:

"میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا: میں تم سے ایک روایت کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں؛ اوراس کے بدلے میں تمہیں کچھ دوں گا، سعد نے کہا: اے بھائی ایسا نہ کرو، اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ میں کس قدر علم کا حامل ہوں تو کیا تم اس کا عوض دے سکتے ہو! میں نے کہا: جب رسول اسلام جنگ تبوک میں جا رہے تھے تو علیؑ کو مدینہ میں چھوڑ گئے تھے، اس وقت علی نے کیا کہا؟ سعد نے جواب دیا کہ علی نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے بچوں اور خواتین کے درمیان چھوڑے جا رہے ہیں؟ رسول اسلامؐ نے جواب دیا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی؟ لہٰذا جلدی ہی پیچھے جا کر ان سے مل گئے"۔(۱)

احمد بن حنبل نے اپنی سند کے ذریعہ سعید بن مسیّب سے نقل کیا ہے:

"میں سعد کے پاس گیا اوران سے کہا کہ میں نے تمہارے بارے میں یہ سنا ہے کہ تم نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب رسول علی کو مدینہ میں چھوڑ رہے تھے تو انھیں غصہ آ گیا! سعد نے کہا: تم سے یہ کس نے کہا؟ مجھے یہ کہتے ہوئے اچھا نہیں لگا کہ ان سے کہوں کہ تمہارے ہی بیٹے نے نقل کیا ہے کہ وہ اس پر غصہ کریں گے، پھر سعد نے کہا: جب رسول نے جنگ تبوک کے وقت علی کو مدینہ میں چھوڑا تو علی نے

(پچھلے صفحہ بقیہ)...وہ دوہرایا، انھوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے (رسول خداؐ سے) سنا ہے، میں نے کہا: کیا تم نے سنا ہے؟ انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور (چلا کر) کہا: ہاں!۔..(مترجم)۔

۱. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۲۴. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۷۳. جامع المسانید و السنن: ج۵، ص ۱۳۵. الجامع الصحیح: ج۵، ص ۶۴۱.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا: یارسول اللہ میں ایسا کوئی وقت نہیں دیکھنا چاہتا جہاں آپ ساتھ نہ ہوں، حضورؐ نے جواب دیا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟"۔(۱)

احمد بن حنبل نے اپنی سند سے سعید بن مسیّب سے بیان کیا ہے: "میں نے سعد ابن ابی وقاص سے کہا: میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، انھوں نے کہا: بولو، کیا سوال ہے؟ میں نے کہا: علی کی حدیث کے بارے میں؛ سعد نے کہا: رسول اسلامؐ نے علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی؟ علی نے کہا: میں راضی ہوں"۔(۲)

مسلم نے اپنی سند کے ذریعہ مصعب ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ اس نے اپنے والد (سعد) سے نقل کیا ہے: "جب جنگ تبوک کے ہنگام، رسولؐ نے علیؑ کو مدینہ میں چھوڑا تو علیؑ نے کہا: یارسول اللہ! کیا مجھے خواتین اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جارہے ہیں؟ رسولؐ نے فرمایا: کیا تم اس سے خوش نہیں ہو کہ تمہیں میری بابت وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ کی بابت تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟"۔(۳)

مسلم نے اپنی سند کے ذریعہ، ابراہیم ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ اس نے اپنے والد (سعد) سے نقل کیا: "نبیؐ نے علیؑ سے کہا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے

۱۔ مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ۱۷۷۔ ابن کثیر کا بیان ہے: اس روایت کا سلسلۂ سند صحیح ہے: جامع المسانید و السنن: ج۵، ص ۱۳۹۔

۲۔ مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ۱۷۵۔ جامع المسانید و السنن: ج۵، ص ۱۳۷۔

۳۔ صحیح مسلم: ج۴، ص ۱۰۷۔ کشف المشکل: ج ۱، ص ۲۳۶۔ تاریخ الخلفاء: ص ۱۷۶۔ دلائل النبوة: ج۵، ص ۲۲۰۔ جامع المسانید و السنن: ج۵، ص ۲۱۵۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نزدیک تمہاری منزلت وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ کے نزدیک تھی؟"۔(۱)

حدیث "سدّالابواب الا باب علی"

سعد ابن ابی وقاص کا بیان ہے:"سد رسول الله ابواباً كانت شارعة في المسجد و ترك باب علي"۔(۲)

ابویعلی نے اپنی سند سے، سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہے:"ان رسول الله سد ابواب الناس و فتح باب علي فقال الناس في ذالك، فقال: ما انا فتحه ولكن الله فتحه"۔(۳)

عبداللہ بن رقیم کنانی کا بیان ہے: "ہم جنگ جمل کے زمانے میں مدینہ کی جانب روانہ تھے، راستے میں سعد بن ابی وقاص سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: رسول اسلامؐ نے علی کا دروازہ چھوڑ کر وہ تمام دروازے بند کردیئے جو مسجد (نبوی) کی جانب کھلے ہوئے تھے۔(۴)

....

۱. صحيح بخاری: ج۲، ص ۳۰۰. صحيح مسلم: ج۴، ص ۱۰۸. سنن ابن ماجه: ج ۱، ص ۴۲. جامع المسانيد و السنن: ج۵، ص ۱۲۰. البداية و النهاية: ج۵، ص۸.

۲. تاريخ دمشق: ج ۱، ص ۲۳۸. خصائص نسائی: ح۷۸ ۲. ترتيب الآمالی: ج۴، ص۳۴۷. روایت کا ترجمہ: رسول اسلامؐ نے مسجد کی جانب کھلے ہوئے تمام دروازوں کو بند کردیا اور علی کے دروازے کو چھوڑ دیا۔(مترجم).

۳. جامع المسانيد و السنن: ج۵، ص ۱۲۸. البدايه و النهاية: ج۷، ص ۳۵۶. روایت کا ترجمہ: بے شک رسول خداؐ نے مسجد کی جانب کھلے ہوئے تمام دروازے بند کردیئے اور علی کا دروازہ کھول دیا، لوگوں نے (اعتراضاً) کہا تو آپؐ نے فرمایا: یہ دروازہ میں نے نہیں کھولا بلکہ خدا نے کھولا ہے۔(مترجم).

۴. مسند احمد بن حنبل: ج ۱، ص ۱۷۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیث "اوّل من اسلم علی"

حاکم نیشاپوری اپنی سند کے ذریعہ، قیس ابن ابی مزاحم سے نقل کرتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے: "ہم لوگ مدینہ میں تھے، میں نے دیکھا کہ ایک جگہ مجمع اکھٹا ہے اور ایک انسان گھوڑے پر سوار ہے اور علیؑ پر سبّ وشتم کر رہا ہے، میں وہیں کھڑا ہو گیا اتنے میں سعد بن ابی وقاص آئے اور انھوں نے ماجرا دریافت کیا تو انھیں پتہ چلا کہ علیؑ پر سبّ وشتم کیا جا رہا ہے وہ اس شخص کے نزدیک گئے اور بولے: اے شخص! تو علیؑ پر سب وشتم کیوں کر رہا ہے؟ کیا علی وہی انسان نہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے؟ کیا علیؑ وہی انسان نہیں جنھوں نے رسول اسلامؐ کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھی؟۔

حدیث کساء

حاکم نیشاپوری نے عامر ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ سعد کہتے ہیں: "نزل علی رسول الله الوحی فادخل علیا و فاطمة و ابنیهما تحت ثوبه ثم قال: اللهم ان هؤلاء اهلی و اهل بیتی"۔(۲)

....

۱. المستدرک علی الصحیحین: ج۳، ص۴۹۹. تفسیر الحبری: ص۳۹۵.

۲. المستدرک علی الصحححین: ج۳، ص۱۴۷. اتحاف المهرة: ج۵، ص۱۳۳. تفسیر الحبری: ص۵۰۶. تفسیر ابن کثیر: ج۳، ص۴۹۲. تفسیر جامع البیان: ج۲۲، ص۷. السنن الکبریٰ: بیهقی، ج۱۰، ص۲۰۴. روایت کا ترجمہ: رسول اسلامؐ پر وحی نازل ہوئی تو انھوں نے علی و فاطمہ اور ان دونوں کے دونوں بیٹوں (حسن وحسین) کو اپنی چادر میں لیا اور فرمایا: پروردگار! یہ میرے اہل وعیال ہیں، یہ میرے اہل بیتؑ ہیں۔(مترجم).

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیث "من اذیٰ علیا"

مصعب بن سعد، اپنے والد (سعد) سے نقل کرتا ہے: ''ایک روز میں دولوگوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ہم علی کی برائیاں کر رہے تھے، اسی اثناء میں میں نے دیکھا کہ پیغمبر اکرمؐ غصہ کے عالم میں آئے، ان کے چہرے سے غضب نمایاں تھا، میں نے کہا: میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ رسول حالت غضب میں ہوں! حضورؐ نے فرمایا: تمہیں مجھ سے کیا بیر؟ (کیا تمہیں نہیں معلوم؟) جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی..اس جملہ کی تین بار تکرار کی''۔(۱)

حدیث علَم، منزلت اور مباہلہ

مسلم نے عامر ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ اس نے اپنے والد (سعد) سے نقل کیا ہے: ''معاویہ بن ابوسفیان نے سعد کو طلب کیا اور کہا: تمہیں ابوترابؑ پر سبّ و شتم کرنے سے کس چیز نے روکا؟ سعد نے جواب دیا: کیا تو بھول گیا کہ میں نے رسولؐ سے سنا ہے علیؑ میں تین فضیلتیں ایسی ہیں کہ اگر مجھے ان میں سے ایک بھی مل جاتی تو میرے لئے سرخ بالوں والے اونٹ سے بہتر تھی! میں نے رسولؐ سے سنا ہے کہ بعض جنگوں میں علیؑ کو مدینہ میں ہی چھوڑ گئے؛ علی نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے خواتین اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ رسول اسلامؐ نے جواب دیا:

....

۱. المصنف: ابن ابی شیبة، ج۷، ص۵۰۴. المطالب العالیة: ج۴، ص۶۳. جامع المسانید و السنن: ج۵، ص۲۲۲. مجمع الزوائد: ج۹، ص۱۷۵.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت کا خاتمہ ہے؟ اور میں نے خیبر میں رسولؐ کی زبانی سنا: میں کل اس کو علم دوں گا جو مرد ہوگا وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور وہ خود بھی محبوب خدا اور رسول ہوگا اور جب جنگ خیبر کا دن آیا تو علیؑ کو طلب کیا اور پرچم کو علیؑ کے حوالے کر دیا، اور جب آیۂ مباہلہ نازل ہوئی تو رسول اسلامؐ نے فرمایا: معبود! یہی میرے اہل بیتؑ ہیں"۔(۱)

☆ بحث کا لبّ لباب

انسان کے باطن (ضمیر) کو پہچاننے کے راستوں میں سے ایک راستہ احادیث وروایات ہیں جو نقل ہوئی ہیں کہ جن کے ذریعہ ایک حد تک باطن کا علم حاصل کرنا ممکن ہے۔ اس حصہ میں ان احادیث وروایات کو نقل کیا گیا جو سعد سے نقل ہوئی ہیں تا کہ سعد کا کردار واضح ہو جائے اور قارئین کو یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جائے کہ ان کی کیا حقیقت تھی:

۱۔ سعد نے بہت سی اہم روایتیں نقل کی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کو علی کی معرفت تھی، تمام احادیث کا علم تھا (لاعلمی کی بنیاد پر مخالفت نہیں تھی)۔

۲۔ ان احادیث میں سے اکثر احادیث وروایات، مولاؑ کی شہادت کے بعد نقل ہوئی ہیں۔

۳۔ ان روایتوں کے نقل کرنے کا مطلب، سعد کی جانب سے امامؑ کی محبت یا ان

۱۔ صحیح مسلم: ج۴، ص۱۰۸۔ الجامع الصحیح: ج۵، ص۶۳۸۔ (ترمذی کا بیان ہے: یہ روایت حسن ہے لیکن صحیح وغریب ہے) البدایة و النهایة: ج۷، ص۳۵۲۔ جامع المسانید و السنن ← (اگلے صفحہ پر)

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا ساتھ دینا نہیں ہے، کیونکہ وہ ان حدیثوں کو فقط (اپنے نفع کے لئے) ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

۴۔ حدیث منزلت میں سعید بن میسّب کا استفہام حقیقی نہیں تھا بلکہ مجازی تھا اور ان کا مقصد فقط سعد کو اکسانا تھا، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب عامر بن سعد سے حدیث منزلت سنی اور دوسری طرف سے سعد کے اس سلوک سے بھی واقف تھے جو امامؑ کے ساتھ تھا، سعد کے اس حدیث نقل کرنے سے بہت حیرت زدہ ہوئے اور ان کے پاس پہونچے اور اس روایت کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا۔

۵۔ ان میں سے اکثر احادیث و روایات، سعد کے بیٹوں سے نقل ہوئی ہیں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کا نقل احادیث کا سلسلہ مخفیانہ تھا، جیسا کہ ظاہر ہوگیا کہ جب سعید نے سعد سے حدیث منزلت کے متعلق سوال کیا تو سعد کو غصہ آ گیا اور ان سے سوال کیا کہ تم نے کس سے سنا؟۔ ابن سعد کا بیان ہے: ''خلیفۂ ثانی کے دور خلافت میں، سائب بن یزید ایک دن کا واقعہ بیان کرتا ہے: میں سعد کے ساتھ مدینہ سے مکہ گیا لیکن انھوں نے اتنی طویل مسافت میں ایک حدیث بھی نقل نہیں کی، یہاں تک کہ مدینہ واپس آ گئے''(۱)

۶۔ وہ بعض روایتیں جو مجمع عام میں نقل کی ہیں ان کے بیان کرنے کا مقصد بھی نقل احادیث نہیں تھا بلکہ معاویہ کو حقیر دکھانا مقصود تھا۔

....

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)...ج۵،ص ۱۴۲. مجمع الزوائد: ج۹،ص۱۰۷. تاریخ الخلفاء: ص ۱۷۶. مسند احمد بن حنبل: ج ۱،ص ۱۸۵. اسد الغابة: ج۴،ص ۲۵. الاصابة: ج۲،ص ۵۰۹. جامع الاصول: ج۸، ص ۶۰۵. شواهد التنزيل: ج۲،ص ۳۵. خصائص نسائی: ص ۱۱۹. المستدرک علی الصحيحين: ج۳، ص ۱۰۸. تاريخ دمشق: ج۲۰،ص ۳۶۱. المصنف: ج۷،ص ۵۰۴.

۱. الطبقات الكبرىٰ: ج۳،ص ۱۴۴.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسرا حصہ

سعد بن ابی وقاص
کا انجام

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد بن ابی وقاص

پہلی فصل

معاویہ کی حکومت کے دوران

سعد کی عمر کے آخری ایام میں معاویہ کی جانب سے سعد کی بابت اور سعد کی جانب سے معاویہ کے حق میں بہت تعجب خیز اور حیرت انگیز سلوک ملتا ہے، جن میں سے سب سے اچھا واقعہ وہ ہے جب معاویہ، سعد کی کنارہ کشی اور خلافت کی محبت کا مذاق اڑاتا تھا۔

☆سعد کی بیعت، معاویہ کے ہاتھوں پر

معاویہ کے ظاہراً امام حسنؑ سے صلح کرنے کے حیلے میں آکر سعد نے بیعت کر لی اور اس طرح سے معاویہ کی حکومت و بادشاہت کو رائج کیا۔(۱)

☆سعد کا خلیفۂ ثانی کی سنتوں کی مخالفت کرنا

متعۂ حج (حج تمتّع) خلیفۂ ثانی کی وہ پرانی سنت یا بدعت ہے جو آج بھی رائج

....

۱. تاریخ الامم و الملوک: ج۴، ص۴۳۳. العقد الفرید: ج۵، ص۸۳. البدایة و النهایة: ج۱۰، ص۸۸.
تاریخ ابن خلدون: ج۲، ص۶۵۰. الکامل فی التاریخ: ج۵، ص۵۴۰. حدیقة الشیعة: ج۱، ص۳۳.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے، حالانکہ اسی زمانے میں بعض صحابہ اس کے مخالف تھے اور انھیں مخالفین میں سے ایک صحابی کا نام سعد ابن ابی وقاص ہے۔

اگر چہ سعد نے خلیفۂ ثانی کے دور میں اس بدعت کو عملی جامہ پہنایا لیکن معاویہ کے دور میں اس بدعت کا پردہ فاش کیا اور اس سے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔

معاویہ بھی اس بدعت پر عمل پیرا تھا اور معاشرہ میں رائج کرتا تھا، لیکن جب وہ اپنی بادشاہت کے دوران، دو بار حج کرنے گیا تو ان میں سے ایک بار سعد نے آشکار طور پر خلیفۂ ثانی کی اس بدعت پر انگشت اعتراض بلند کی۔

تاریخی کتب کچھ اس طرح بیان کرتی ہیں: ''جس سال معاویہ بن ابوسفیان حج کرنے گیا ہوا تھا، اسی دوران ایک روز سعد بن ابی وقاص ضحاک بن قیس کے درمیان ایک گفتگو ہوئی جس میں اس موضوع پر بحث ہوئی۔ ضحاک نے کہا: کوئی حاجی، حج تمتع کو انجام نہیں دیتا سوائے ایسے انسان کے جو حکم خدا سے جاہل ہو! سعد نے جواب دیا: بہت بری بات کر رہے ہو! ضحاک نے کہا: عمر ابن خطاب نے اس حج (حج تمتع) کو منع کیا ہے۔ سعد نے کہا: پیغمبر اسلامؐ تو اس حج کو انجام دیتے تھے اور ہم بھی انھیں کی پیروی کرتے ہوئے انجام دیتے تھے''۔(۱)

ترمذی اور قرطبی نے اس حدیث کو صحیح شمار کیا ہے۔(۲)

البتہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب غنیم بن قیس نے سعد سے حج تمتع کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: ہم حج تمتع کو اس زمانے میں رسول اسلامؐ کی

---

۱. الموطأ: مالک بن انس، ج ۱، ص ۳۴۴، ح ۶۰. السنن الکبریٰ: ج ۷، ص ۳۱، ح ۸۹۳۴. صحیح ترمذی: ج ۳، ص ۱۸۵، ح ۸۲۳. الجامع لاحکام القرآن: قرطبی، ج ۲، ص ۲۸۸.

۲. صحیح ترمذی: ج ۳، ص ۱۸۵، ح ۸۲۳. الجامع لاحکام القرآن: قرطبی، ج ۲، ص ۲۸۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقتدا میں انجام دیتے تھے جب معاویہ کافر تھا اور اسلام نہیں لایا تھا۔(۱)

قابل ذکر ہے کہ سعد کا اس مسئلہ کی مخالفت کرنے کا مقصد، فقط معاویہ کی مخالفت تھی، اور یہ ایسا صرف اس لئے کر رہے تھے کہ ''لومڑی کو انگور نہیں مل پائے تھے'' ورنہ سانپ نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے کا کیا فائدہ!۔

☆ معاویہ کے ساتھ سعد کا رویّہ

سعد کے ذریعہ معاویہ کا مذاق اڑایا جانا

جب سعد، معاویہ کے پاس پہونچے تو اس سے کہا: سلام ہو بادشاہ پر، معاویہ کو غصہ آگیا اور کہا: مجھے امیر المومنین کیوں نہیں کہا؟ سعد نے جواب دیا: امیر المومنین اس وقت کہتے جب ہم نے تجھے اپنا امیر بنایا ہوتا لیکن تو تو خود ہی امیر بن بیٹھا ہے۔(۲)

معاویہ کے ذریعہ سعد کا مذاق اڑایا جانا

سعد، مختلف مقامات پر معاویہ کے مذاق اور توہین کا نشانہ بنے، مثلاً سعد کا وہ جملہ ''مجھے کافر و مومن میں جدائی ڈالنے والی شمشیر چاہئے'' معاویہ کے لئے مذاق اڑانے کا بہانہ بن گیا۔

....

۱. صحیح مسلم: کتاب الحج، ج ۱، ص ۵۳۱. السنن الکبریٰ: ج۷، ص ۲۸۸، ح۸۵۳۵.

۲. تاریخ یعقوبی: ج ۲، ص ۱۴۴. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۴۰۹. تاریخ دمشق: ج۵، ص ۲۵۱.

الغدیر: ج ۱۰، ص ۴۱. تاریخ تمدن اسلام: جرجی زیدان، ص ۸۲۷.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ابن فوطی شیبانی کا بیان ہے: ”صلح وآشتی کے بعد، سعد معاویہ کے پاس گئے، معاویہ نے ان کی جانب رخ کرکے کہا: سلام ہو اس شخص پر جو حق و باطل کو نہیں پہچانتا تاکہ حق کی پیروی اور باطل سے دوری اختیار کرے، سعد نے جواب دیا: تو یہ چاہتا تھا کہ میں تیری رکاب میں رہ کر علیؑ کے خلاف جنگ کروں! حالانکہ میں نے خود پیغمبرؐ سے سنا ہے کہ اپنی بیٹی سے فرمارہے تھے: تم شوہر اور باپ کے اعتبار سے سب سے بہتر ہو“۔(۱)

مسعودی نے محمد بن اسحاق سے نقل کرتے ہوئے تحریر کیا ہے: ”جب معاویہ حج کے لئے گیا ہوا تھا تو سعد اور معاویہ دونوں ساتھ طواف کر رہے تھے، اس کے بعد دونوں دار الندوہ کی جانب گئے، معاویہ نے علیؑ پر سبّ وشتم کرنا شروع کیا، سعد کو غصہ آگیا اور اس سے کہا: مجھے اپنے پاس اس لئے بیٹھایا ہے کہ علیؑ پر سبّ وشتم کرو، خدا کی قسم! علیؑ کے اوصاف میں سے اگر ایک صفت بھی مجھے مل جاتی تو میرے لئے نورانی آفتاب سے زیادہ اہمیت کی حامل تھی“۔

خدا کی قسم! اگر پیغمبرؐ کی دامادی نصیب ہوگئی ہوتی تو میرے لئے نور خورشید سے بہتر تھی۔

خدا کی قسم! خیبر میں علی کی شان میں رسول کی زبان سے نکلا ہوا جملہ (پرچم دینا) اگر میری شان میں ہوتا تو میرے لئے چمکتے ہوئے سورج سے بہتر تھا۔

خدا کی قسم! آئندہ تیرے پاس نہیں بیٹھوں گا اور یہ کہہ کر غصہ کے عالم میں معاویہ کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے، معاویہ نے انھیں آواز دی اور ان کی جانب ریاح خارج کرکے کہا: رک جاؤ، اپنا جواب تو سنتے جاؤ؛ اب تک تو میری محفل سے اتنے ناراض

....

۱۔ مجمع الآداب فی معجم الالقاب: ج۵، ص ۵۲۴. ترجمۃ احیاء علوم الدین: ج۲، ص ۵۰۲. مناقب آل ابیطالب: ج۳، ص ۸۶.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں گئے ہو!، اب تم یہ بتاؤ کہ تم نے علی کی مدد کیوں نہیں کی؟ ان کی بیعت کیوں نہیں کی؟ اگر میں نے یہ فقرے پیغمبر کی زبانی سنے ہوتے تو ہمیشہ ان کا غلام بن کر رہتا، سعد نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں اس خلافت کا (تجھ سے) زیادہ حقدار ہوں، معاویہ نے کہا: قبیلۂ بنی عذرہ تمہارے اس دعوے کو قبول نہیں کریں گے۔(۱)

دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب معاویہ اعمال حج انجام دینے کے بعد، مدینہ آیا اور اس محفل میں شرکت کی جس میں سعد بن ابی وقاص، عبداللہ ابن عمر اور عبداللہ ابن عباس بھی موجود تھے، معاویہ ان سب کو مجرم قرار دے رہا تھا چونکہ انھوں نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا، ہر ایک اپنا بچاؤ کر رہا تھا، جب سعد کی نوبت آئی تو معاویہ نے سعد سے کہا: اے ابواسحاق! تم نے ہمارے حق کو نہیں پہچانا، نہ تو ہمارا ساتھ دیا اور نہ ہی ہمارے خلاف جنگ کی۔ سعد نے جواب دیا: میں نے دنیا پر تاریکی کے بادل چھاتے ہوئے دیکھے، اپنے اونٹ سے کہا: اِخ (بیٹھ جا) وہ بیٹھ گیا یہاں تک کہ تاریکیاں نور میں تبدیل ہوگئیں، معاویہ نے ان کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: میں نے لوح محفوظ کا مطالعہ کیا ہے لیکن یہ لفظ ''اِخ'' نہیں ہے، سعد نے جواب دیا: میں نے تیرا ساتھ اس لئے نہیں دیا کیونکہ میں نے پیغمبر کو علی سے خطاب کرتے فرماتے ہوئے سنا تھا: انت مع الحق والحق معك حيث مادار، اے علی! تم حق کے ساتھ ہو اور حق تمہارے ساتھ ہے، چاہے وہ کسی بھی جانب گھومتا رہے۔

....

۱۔ مروج الذهب: ج۳، ص۱۸۔ البداية و النهاية: ج۷، ص ۳۵۳۔ مجمع الآداب فی معجم الالقاب: ج۴، ص ۳۳۸۔ صحیح مسلم: ج۴، ص ۱۰۷۔ اسد الغابة: ج۴، ص ۲۸۔ الاصابة: ج۲، ص ۵۰۹۔ حدیقة الشیعة: ج۱، ص ۴۹۸۔ قاموس الرجال: ج۵، ص ۲۴۔ جیسا کہ اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے کہ معاویہ کا مقصد اس گفتگو سے صرف یہ تھا کہ سعد کے ذہن سے خلافت کے فتور کو باہر نکال دے اور ان سے خلافت کی صلاحیت کو چھین لے، چونکہ معاویہ اور دیگر صحابہ کے مطابق، سعد قبیلۂ قریش سے نہیں تھے بلکہ بنی عذرہ نامی خاندان سے تھے اور اہل یمن تھے۔

سعد بن ابی وقاص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

معاویہ نے سعد سے کہا: میرے لئے اس حدیث کو ثابت کرو، سعد نے ام سلمہ کو گواہ بنایا اور یہ سب لوگ ام سلمہ کے گھر پہونچے اور کہا: اے ام المومنین! پیغمبر کی جانب جھوٹی حدیثیں بہت منسوب کی جا رہی ہیں اور سعد نے ایک ایسی حدیث نقل کی ہے جو ہم نے آج تک نہیں سنی تھی، کیا آپ نے پیغمبر کی زبانی یہ حدیث یہ سنی ہے؟ ام سلمہ نے جواب دیا: ہاں! یہ حدیث میرے ہی گھر میں ارشاد فرمائی تھی، معاویہ نے سعد سے کہا: اے سعد! میں ابھی تک تم سے اتنا زیادہ ناراض نہیں ہوا تھا کہ تم نے پیغمبر کی زبانی یہ حدیث سننے کے بعد بھی علیؑ کا ساتھ نہیں دیا!۔(۱)

بعض دیگر روایات کے مطابق، سعد اور معاویہ کے درمیان یہ گفتگوئی مرتبہ ہوئی ہے۔(۲)

چونکہ خلافت کی مستحق کمیٹی میں سے صرف سعد ہی باقی بچے تھے اسی لئے ہر طریقہ سے اپنی خواہشوں کا اظہار کرتے تھے۔ اس بات پر توجہ کرتے ہوئے، سعد و معاویہ کے درمیان ہوئی گفتگو سے مندرجہ ذیل نتائج حاصل ہوتے ہیں:

الف: سعد کی کنارہ کشی کا مطلب تخت خلافت کی محبت ہے۔

ب: سعد نے خود اقرار کیا ہے کہ مولا علیؑ کے فضائل کے پیش نظر حسد کرتے تھے۔

ج: اگر حسد سے انکار کیا جائے تو بھی سعد کی زبانی علیؑ کے فضائل کا بیان، معاویہ کی مخالفت کے لئے ہوتا تھا، چونکہ سعد خلافت کو اپنا حق سمجھتے تھے اور ہر طرح سے معاویہ کو ذلیل و خوار کرنے اور اس میں خلافت کی صلاحیت کے نہ ہونے کو ثابت کرنا چاہتے تھے

....

۱. تاریخ دمشق: ج۲۲،ص۲۴۶. البدایة و النهایة: ج۸،ص۸۰. المستدرک علی الصحیحین: ج۳،ص۱۱۹.
مسند ابی یعلی: ج۱،ص۴۱۹،ح۵۵۰.

۲. ترتیب الآمالی: ج۲،ص۳۸۱. مناقب آل ابی طالب: ج۳،ص۴۷. البدایة و النهایة: ج۸،ص۸۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور یہ راستہ (امامؑ کے فضائل بیان کرنا) سعد کے لئے بہترین طریقہ کار تھا۔

۵: یہاں فارسی محاورہ "عدو شود سبب خیر اگر خدا خواهد" صادق آتا ہے چونکہ معاویہ سبب بنا کہ سعد کے دل میں دفن تمناؤں کو باہر نکالے، اس طرح سے کہ جب سعد، علیؑ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں تو معاویہ سمجھ جاتا ہے کہ یہ فقرے ایسی حق بیانی ہیں کہ جن کو استعمال کر کے باطل کو مراد لیا جا رہا ہے لہٰذا سعد سے کہتا ہے: تم نے علیؑ کی بیعت کیوں نہیں کی؟ سعد نے بھی بالواسطہ یہ کہا: "میں سب سے زیادہ خلافت کا حقدار ہوں" یعنی اگر میں نے علی کا ساتھ نہیں دیا تو اس کا سبب یہ تھا کہ میں اپنے آپ کو مستحق خلافت سمجھتا ہوں۔

۶: معاویہ کا یہ جملہ "اگر میں نے یہ فضائل رسول کی زبانی سنے ہوتے تو ہمیشہ علیؑ کا غلام بن کر رہتا" حقیقت سے دور ہے، اور ایسے جملوں سے اس کا مقصد کیا تھا! اس کو امام حسنؑ نے بھی واضح کیا ہے: "معاویہ نے اکثر وبیشتر احادیث، خود پیغمبر اکرمؐ کی زبانی سنی تھیں لیکن یہاں صرف سعد کو نیچا دکھانے کی خاطر ایسے جملوں کا استعمال کیا ہے تاکہ ان کی مذمت کر سکے"۔(۱)

قابل توجہ نکتہ

معاویہ اور سعد میں ایک (عجیب وغریب) قسم کی مشابہت پائی جا رہی ہے، معاویہ نے حصول خلافت کی خاطر عثمان کے انتقام کو بہانا بنایا اور سعد نے گوشہ نشینی کو، اور معاویہ کے زمانے میں علیؑ پر سبّ وشتم سے پرہیز کو اپنی ڈھال بنا کر معاویہ کی جڑیں کاٹنے کی کوشش کرتے رہے اور آخر تک تخت خلافت کے امیدوار رہے۔

....

۱. علل الشرائع: ج ۱، ص ۲۲۲. معادن الحکمة: ج ۲، ص ۱۰.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

☆ سعد کو امارت مدینہ کی پیشکش

قبول یا تردید؟

یعقوبی کا بیان ہے: ”معاویہ نے چاہا کہ سعد کو اپنا گماشتہ مقرر کرے لیکن انھوں نے انکار کر دیا، اور گوشہ نشینی اختیار کر لی یہاں تک کہ موت کی آغوش میں سو گئے“۔(۱)

ابن جوزی کا بیان ہے: ”معاویہ نے ۴۹ ھ میں مروان بن حکم کو مدینہ کی امارت سے معزول کیا اور اس کی جگہ سعد کو مقرر کیا“۔(۲)

ابن جوزی کا کلام، حقیقت وواقعیت سے بہت دور لگتا ہے اس لئے کہ سعد کے دل میں امارت نہیں بسی ہوئی تھی بلکہ اس میں خلافت کے خواب پروان چڑھ رہے تھے اور یہی سبب تھا کہ سعد، معاویہ کی مخالفت پر تُلے ہوئے تھے اور معاویہ کو خلیفہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھے بلکہ اسے بادشاہ کہتے تھے، بعض مقامات پر خلافت کو طلب بھی کیا، اور دوسری بات یہ کہ سعد کی عمر کے آخری ایام میں بھی مدینہ کا حاکم مروان بن حکم تھا اور اسی نے سعد کی نماز جنازہ پڑھائی۔(۳)

☆☆☆

---

۱. تاریخ یعقوبی: ج۲، ص۱۷۳.

۲. المنتظم: ج۴، ص۱۴۰۱.

۳. تاریخ دمشق: ج۲۰. ص۲۹۳. المنتظم: ج۴، ص۱۴۵۵. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص۱۴۹.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دوسری فصل

سعد کا انجام کار

☆ سعد کی وفات

سعد کی وفات، معاویہ کی بادشاہت کے زمانے میں ہوئی۔(۱)

عامر بن سعد کا بیان ہے: ”سعد، مہاجرین میں سے آخری صحابی تھے جنھوں نے دارفانی کو الوداع کہا“۔(۲)

سعد کی تاریخ وفات کے سلسلے میں اختلاف ہے:

مشہور یہ ہے: ”سعد نے ۵۵ھ میں ۸۲ سال(۳) یا ۷۲ سال(۴) کی عمر میں عقیق نامی علاقے میں یا حمراء الاسد نامی علاقے میں وفات پائی(۵)“۔

jabir.abbas@yahoo.com

....

۱. تاریخ الخلفاء: ص ۲۱۲. البدایة و النهایة: ج۸، ص ۴۶.

۲. المعجم الکبیر: ج ۱، ص ۱۳۸. تاریخ بغداد: ج ۱، ص ۱۴۶.

۳. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۱۲۴. ۴. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۴۹.

۵. تتمة المنتهیٰ: ص ۴۳۹. النجوم الزاهرة: ج ۱، ص ۱۹۲. البدایة و النهایة: ج۸، ص ۴۶. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۱۲۳. شذرات الذهب: ج ۱، ص ۲۵۶. تاریخ دمشق: ج ۲۲، ص ۲۴۹. المنتظم: ج۴، ص ۱۴۵۵. الطبقات الکبریٰ: ج۳، ص ۱۶۹. بعض روایتوں میں سعد کا مقام وفات، حمراء الاسد نامی علاقہ کو بتایا گیا ہے: تاریخ دمشق: ج ۲۲، ص ۲۴۹. حمراء الاسد، مدینہ کے باہر اور عقیق نامی علاقے کے نزدیک ایک علاقے کا نام ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعض مورخین کا کہنا ہے کہ سعد کی وفات، ۵۰ھ میں ہوئی۔(۱)

سعد کی وفات کا سبب

مشہور یہ ہے کہ سعد کی موت معمول کے مطابق ہوئی (۲) لیکن بعض مورخین مثلاً: ابوالفرج اصفہانی (۳) ابوالعرب تمیمی (۴) کا کہنا ہے کہ امام حسنؑ اور سعد کو معاویہ کے زمانے میں زہر دیا گیا۔

البتہ بعید نہیں ہے کہ سعد کو معاویہ کے ذریعہ زہر پینا پڑا ہو کیونکہ ابوالفرج اصفہانی کی نقل کے مطابق، معاویہ اپنے بیٹے یزید کی بیعت کرانا چاہتا تھا اور اس کی بیعت میں امام حسنؑ اور سعد ابن ابی وقاص دو اہم رکاوٹیں تھیں لہٰذا ان دونوں کو زہر دے دیا۔

روز روشن کی مانند آشکار ہے کہ سعد کے دل میں خلافت کی شمع روشن تھی تو وہ معاویہ کے بعد یزید کو خلیفہ کی شکل میں برداشت نہیں کر سکتے تھے لہٰذا کھلم کھلا معاویہ کی مخالفت پر تُل گئے اور معاویہ نے انھیں زہر دلا دیا۔

---

۱. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۴۷۱. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۱۲۴.

۲. البدایة و النهایة: ج۸، ص ۴۶. النجوم الزاهرة: ج ۱، ص ۱۹۲. تاریخ الخلفاء: ص ۲۱۲. الطبقات الکبری: ج۶، ص ۲۳. الکامل فی التاریخ: ج۳، ص ۴۷۱. تاریخ دمشق: ج ۲۰، ص ۲۹۳. المنتظم: ج۴، ص ۱۴۵۵. سیر اعلام النبلاء: ج ۱، ص ۱۲۳. شذرات الذهب: ج ۱، ص ۲۵۶.

۳. مقاتل الطالبیین: ص ۶۰.

۴. کتاب المِحن: ص ۱۵۷. کتاب البدء و التاریخ: ج ۲، ص ۲۵۳. (لیکن ان روایتوں میں معاویہ کا نام ذکر نہیں ہے).

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد کے جنازہ پر مروان کی نماز

سعد نے عقیق نامی علاقے میں واقع اپنے عالیشان محل میں دارفانی سے کوچ کیا اوران کا جنازہ مدینے لے جایا گیا(۱)اوران کی نماز جنازہ، مدینہ کے گورنر مروان بن حکم نے پڑھائی(۲)اور قبرستان بقیع میں دفن کئے گئے۔(۳)

قابل ذکر ہے کہ یہ(سعد کا جنازہ عقیق سے مدینہ جانا)دلیل ہے کہ جنازے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے(۴)اوران لوگوں کا منھ توڑ جواب ہے جو خودکو اسلام سے منسوب کر کے یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ دفن سے پہلے جنازے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا جائز نہیں ہے۔

☆ اولاد حاسد

بلاذری نے سعد کی اولاد کی تعداد چالیس سے زیادہ رقم کی ہے،ان میں سے اہم اولاد کے نام یہ ہیں:"عامر،مصعب،عمر،محمد،اورعائشہ"(۵) کہ ان میں سے بعض نے

---

۱. تاریخ بغداد: ج۱،ص۱۴۶. صفة الصفوة: ج۱،ص۱۵۲. تاریخ دمشق: ج۲۲،ص۲۴۹. المستدرک علی الصحیحین: ج۳،ص۴۹۶. البدایة و النهایة: ج۸،ص۸۱.

۲. مروان وہ شخص ہے جس نے امام حسنؑ کی شہادت پرملال کے بعد،ان کے جنازے کومسجد النبی میں نہیں آنے دیا: سیر اعلام النبلاء: ج۲،ص۲۰۵.

۳. تاریخ دمشق: ج۲۰،ص۲۹۳. المنتظم: ج۴،ص۱۴۵۵. الطبقات الکبریٰ: ج۳،ص۱۴۹. تاریخ مدینة: ج۱،ص۱۱۶. الکامل فی التاریخ: ج۳،ص۴۷۱. معجم ما استعجم: ج۳،ص۲۱۶.

۴. التاج الجامع للاصول: ناصف منصور علی، ج۱،ص۳۷۴.

۵. انساب الاشراف: ج۱۰،ص۲۴.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنے باپ (سعد) کے تمام خصائل وصفات میراث میں پائے تھے جو آخر تک اہل بیت کرام علیہم السلام کے شجرۂ طیبہ کے مقابل کھڑے رہے اور راہ حق میں رکاوٹ بنتے رہے۔

محمد بن سعد

اس کے بارے میں ابن ابی الحدید کا نظریہ ہے: ''ایک روز عبداللہ ابن زبیر نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا: میں بنی ہاشم کو اچھا سبق دینا چاہتا ہوں، اس طرح سے کہ انھیں آگ میں جلا دوں، اس وقت جس نے سب سے پہلے اس کی مدد کے لئے قدم بڑھایا وہ محمد بن سعد بن ابی وقاص تھا''۔(۱)

ابن حجر عسقلانی کا بیان ہے: ''محمد بن سعد کے پست قد ہونے کے پیش نظر، اس کو شیطان کا سایہ کہا جاتا تھا''۔(۲)

محمد بن سعد بن ابی وقاص کا انجام کار، حجاج بن یوسف کے ہاتھوں مرقوم ہوا اور اس کی شمشیر برہنہ کے ذریعہ لقمۂ اجل بن گیا۔(۳)

عمر ابن سعد

اس فرض کے ساتھ کہ یہ سعد کا بیٹا تھا، یہ وہ انسان ہے جو ابن زیاد کے لشکر کا سپہ سالار تھا اور امام حسینؑ کو شہید کیا جیسا کہ اہل سنت حضرات نے اس کی وضاحت

....

۱. شرح نهج البلاغة: ابن ابی الحدید، ج۲۰،ص۱۲۸. قاموس الرجال: ج۹،ص۳۸۶.

۲. تقريب التهذيب: ج۲،ص۱۶۴. تهذيب التهذيب: ج۹،ص۱۶۲. تهذيب الكمال: ج۱۶، ص۳۳۰.

۳. تاريخ خليفة ابن خياط: ص۱۷۹. المعارف: ص۲۴۴. سير اعلام النبلاء: ج۴،ص۳۴۸. تهذيب الكمال: ج۱۶،ص۳۰۰. تهذيب التهذيب: ج۹،ص۱۶۲. تاريخ الاسلام(حوادث ۸۱ تا ۱۰۰): ص۱۸۰. الوافی بالوفيات: ج۳،ص۸۸. قاموس الرجال: ج۹،ص۲۸۶.

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی ہے(۱) اور کربلا میں عمر سعد کے اشعار، اس کی بے دینی اور اس کے کفر کا منھ بولتا شاہکار ہیں۔

عمر سعد کا انجام، مختار ثقفی کی شمشیر برّاں کی نوک سے رقم ہوا۔(۲)

☆☆☆

....

۱. تقریب التھذیب: ج۲، ص ۵۶. الاصابۃ: ج۳، ص ۱۷۲. سیر اعلام النبلاء: ج۴، ص ۳۴۹.

۲. المعارف: ص ۲۴۴. تاریخ خلیفۃ ابن خیاط: ص ۱۶۴. العِبر: ج ۱، ص ۵۴. سیر اعلام البنلاء: ج۴، ص ۳۵۰. علامہ نمازی کا ماننا ہے کہ مصعب بن سعد گمراہوں میں سے تھا، اور انھوں نے اپنے دعوے کی دلیل میں مصعب بن سعد کی روایت کو نقل کیا ہے: مصعب ناقل ہے کہ ایک روز میں دو لوگوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ہم علی کی برائیاں کر رہے تھے، اسی اثناء میں پیغمبر اکرمؐ غصہ کے عالم میں آئے اور فرمایا: تمہیں مجھ سے کیا بیر ہے؟ (کیا تمہیں نہیں معلوم؟) جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی...(مستدرکات علم الرجال: ج۷، ص ۴۲۵). علامہ نمازی کی دلیل صحیح نہیں ہے، اور ظاہراً مصعب نے یہ روایت اپنے والد (سعد) کے حوالے سے نقل کی ہے اس لئے کہ مصعب صحابی نہیں بلکہ تابعین میں سے تھا اور اس نے پیغمبر کا زمانہ دیکھا ہی نہیں ہے لہٰذا براہ راست حضور اکرمؐ سے حدیث نقل نہیں کر سکتا.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسن ختام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلاصہ

گزشتہ بحثوں کے پیش نظر، مندرجہ ذیل نتائج تک دست رسی ہوتی ہے:

پہلے حصے میں: پیغمبر اکرمؐ کے زمانے میں سعد کی کارکردگی بیان ہوئی ہے اور سعد کے فضائل نقل ہوئے ہیں جن پر تبصرہ بھی کیا گیا اور کچھ نظریات کو باطل بھی کیا گیا۔

دوسرے حصے میں: چار فصلیں بنائی گئیں، خلفاء کی بابت سعد کا ردّ عمل، خاص طور سے مولا علیؑ کے ساتھ سعد کا سلوک بیان کیا گیا جس سے یہ نتیجہ نکلا کہ خلافت کے متعلق، خلفاء کے ساتھ سعد کے تعلقات سازگار نہیں تھے۔

تیسرے حصے میں: سعد کا معاویہ کی بیعت کرنا اور علیؑ کے فضائل کو اپنے ہتھیار کے طور پر پیش کرنا اور سعد کی بعض ناہنجار اولاد کا تذکرہ ہے۔

☆ لبّ لباب

ا۔ مشہور و معروف علمائے اہل سنت کی معتبر کتب میں سعد کی زندگی کا بغور مطالعہ کرنے اور ان کی حیات کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد سمجھ میں آتا ہے کہ اگر وہ مشرکین کی جانب پہلا تیر پھینکنے والے اور راہ اسلام میں سب سے پہلا خون بہانے والے تھے، تو اس طرف منفی نقطۂ نظر سے بھی آگے نظر آتے ہیں مثلاً اہل کوفہ میں سب سے پہلا اختلاف ایجاد کرنے والے، اور خلیفۂ ثانی کے دور حکومت میں ان کی بدعت "الصلوٰۃ خیر من النوم" کو رائج کرنے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں سب سے آگے۔(۱)

۲۔ سعد کی ایک واضح و آشکار صفت، قدرت وخلافت خواہی ہے، اور اپنے اس مقصد تک پہونچنے کے لئے انھوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا، اس کی خاطر خلفاء کے مخالف رہے، خاص طور سے ان کا رابطہ مولا علیؑ کے ساتھ کبھی بھی بحال نہ ہوسکا، ان کی منافقانہ چال ثابت کرتی ہے کہ ان کا تمام ہمّ وغم صرف اور صرف خلافت کے لئے تھا جیسا کہ ابوبکر، مولا علیؑ اور معاویہ وغیرہ کے اقوال میں بھی اس بات کا بالکل واضح ثبوت موجود ہے۔

اگر سعد کے فضائل بیان کرنے والی احادیث وروایات سے غض نظر بھی کرلیا جائے اور یہ قبول کرلیا جائے کہ پیغمبرؐ نے ان کے فضائل بیان کئے، انھوں نے حضورؐ کے دور میں اہم کردار ادا کیا لیکن یہ تمام فضائل رحلت پیغمبرؐ کے ساتھ ساتھ بعض دوسرے صحابہ کی مانند رحلت کر گئے، اور امام غزالی کے مطابق، وہ خواہشات نفسانی کے دام فریب میں گرفتار اور عشق خلافت میں مبتلا ہو گئے (۲) اور اس عشق وجنون نے انھیں اس منزل پر پہونچا دیا کہ خلفاء رسولؐ اور بالخصوص علیؑ کے مقابلے میں آ کھڑے ہوئے اور حیات رسولؐ میں ہی جس امام (علیؑ) کی امامت ثابت ہو چکی تھی، اس پر سبّ وشتم کرتے تھے... لیکن یہ اپنے خواب کی تعبیر حاصل نہ کرسکے اور ان کی خود پسندی نے اسلام کے مستحکم پایوں کو لرزا دیا۔

۳۔ شاید ان کی فضیلت میں جعل کی ہوئی جھوٹی احادیث کا سبب یہ ہو کہ ان کے اس سنگین جرم کو ہلکا کیا جائے جو انھوں نے انجام دیا (یعنی علیؑ کی مخالفت) ہم نبیؐ پر

....

۱. المصنف: عبد الرزاق، ج ۱، ص ۴۷۴.

۲. سیر اعلام النبلاء: ج ۱۹، ص ۳۲۸.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جھوٹ اور بہتان باندھنے سے پناہ مانگتے ہیں۔

۴۔افسوس کی بات ہے کہ جب حیات سعد کا مطالعہ کرتے ہیں تو سمجھ میں آتا ہے کہ ان کی مکمل کمزوری، مال جمع کرنے اور عشق خلافت میں مبتلا ہونے میں منحصر ہے۔

اگر ایک فہرست کے عنوان سے سعد پر اٹھنے والے سوالوں کو شمار کیا جائے تو وہ مندرجہ ذیل فہرست کی صورت میں دکھائی دیں گے:

۱۔سعد کا اپنی والدہ کے ساتھ بدسلوکی اختیار کرنا۔

۲۔سعد کا اپنے سپہ سالار کے حکم سے سرپیچی کرنا۔

۳۔سعد کا، لات وعزّیٰ کی قسم کھانا۔

۴۔جنگ بدر میں سعد کا مال غنیمت کا لالچ اور پیغمبر کی جانب سے ان کی مذمت۔

۵۔آغاز اسلام میں سعد کا مہاجرین وانصار کے درمیان اختلاف ایجاد کرنا۔

۶۔سعد کا جنگ احد سے فرار اختیار کرنا۔

۷۔سعد کی شراب خواری، شراب کی حرمت پر نزول آیت کا باعث۔

۸۔مستی کے عالم میں سعد کی ناک کا ٹوٹنا۔

۹۔سعد اور دیگر صحابہ کا اسامہ بن زید کے لشکر سے سرپیچی کرنا اور حضورؐ کا ملامت کرنا۔

۱۰۔سعد کا علیؑ پر سبّ وشتم کرنا اور ان کی برائی کرنا۔

۱۱۔وضو میں سعد کا پانی اسراف کرنا اور پیغمبرؐ کا منع کرنا۔

۱۲۔حالت احرام میں سعد کی نغمہ سرائی۔

۱۳۔رحلت پیغمبرؐ کے بعد، خود کو خلیفۂ رسولؐ کے عنوان سے پہچنوانا۔

۱۴۔سعد کا، ابوبکر کی بیعت کرنا۔

۱۵۔سعد کا، خلیفۂ ثانی کی بیعت کرنا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶۔کوفہ میں بہترین بنگلہ بنانا اور خلیفہ کے حکم سے اس میں آگ لگنا۔

۱۷۔اہل کوفہ کا،سعد کی شکایت کرنا اور ان کا معزول ہونا۔

۱۸۔قدرت وخلافت نہ ملنے پر سعد کا غیظ وغضب۔

۱۹۔خلیفہ کے ذریعہ سعد کے اموال کی تفتیش۔

۲۰۔سعد کا خلیفۂ ثانی کے ساتھ(لالچ کے مدنظر)تو تو میں میں (قیل وقال) کرنا۔

۲۱۔غنیمت کی تقسیم کے وقت سعد کا لالچ۔

۲۲۔سعد کا حکم پیغمبرؐ سے سرپیچی کرنا؛حضورؐ نے منع کیا تھا کہ یہودی یا عیسائی کو جزیرۃ العرب میں داخل نہ ہونے دیا جائے لیکن سعد نے جُفینہ نامی عیسائی کو مدینے میں واپس بلا لیا۔

۲۳۔سقیفہ میں سعد کا اہم کردار اور عثمان کی خلافت میں ان کے کردار کا نتیجہ خیز ہونا۔

۲۴۔سقیفہ میں امامؑ کا سعد پر تبصرہ کرنا۔

۲۵۔امامؑ سے سعد کا کینہ،عثمان کو ووٹ دینے کا باعث۔

۲۶۔سعد کا،عثمان کی بیعت کرنا۔

۲۷۔امارت کوفہ سے سعد کی دوبارہ معزولی۔

۲۸۔سعد کا بیت المال کے متعلق امین نہ ہونا،ان کی معزولی کا باعث۔

۲۹۔سعد کے ذریعہ کوفہ میں سب سے پہلا اختلاف رونما ہونا۔

۳۰۔عثمان کے دورخلافت میں سعد کے مال میں اضافہ ہونا۔

۳۱۔سعد کا،محاصرہ کے وقت عثمان کی شدید طرح سے حفاظت۔

۳۲۔عمار اور بلوائیوں کے ساتھ سعد کی بدسلوکی۔

۳۳۔عثمان کے محاصرہ کے وقت،سعد کا مولا علیؑ کے ساتھ تندرویّہ اختیار کرنا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۴۔سعد کا مولا علیؑ کی بیعت نہ کرنا یا بیعت میں تاخیر کرنا۔

۳۵۔جنگوں میں مولا علیؑ کا ساتھ نہ دینا۔

۳۶۔حسد اور عشق خلافت،علیؑ سے کنارہ کشی کا باعث۔

۳۷۔امامؑ سے کنارہ کشی پر سعد کا نادم ہونا۔

۳۸۔سعد کا،معاویہ کی بیعت کرنا۔

۳۹۔معاویہ کے ذریعہ،سعد کی حقارت وتوہین۔

۴۰۔معاویہ کے ذریعہ سعد کا قتل ہونا۔

۴۱۔سعد کی حاسد اولاد:محمد بن سعد،عمر بن سعد...وغیرہ۔

حرف آخر

اگر سعد کے تمام کردار کو دیکھا جائے،مثلاً ان کی منافقانہ رفتار،دشمنی اہل بیتؑ کا اظہار نہ کرنا(حالانکہ شدید دشمن تھے)،معاشرہ میں مقبولیت حاصل کرنا،ان کا ابوبکر و عمر وعثمان اور معاویہ کی بیعت کرنا اور علیؑ کی بیعت نہ کرنا وغیرہ کے مدنظر،حق یہ ہے کہ سعد کو ناکثین میں شمار کیا جائے،اس لئے کہ سعد اور طلحہ وزبیر کے کردار میں فرق ہی کیا رہا؟ اگر انھوں نے مخالفت کی تھی تو انھوں نے بھی مخالفت کی مثلاً بیعت میں تاخیر، جنگوں میں شرکت نہ کرنا(گوشہ نشینی اختیار کرنا)ان کی مخالفت بھی،خلافت کے حصول کی خاطر تھی اور سعد کی مخالفت کا مقصد بھی یہی تھا،لیکن ہاں!ایک فرق ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ طلحہ وزبیر تو شمشیر برہنہ لے کر سامنے آئے لیکن سعد گوشہ نشینی کے ذریعہ اس جرم کے مرتکب ہوئے کہ تاریخ کے دامن میں محفوظ ہے۔

قابل ذکر بات ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ ''اہل بیت رسولؐ اور خلفاء یا بعض صحابہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے درمیان دوستانہ تعلقات تھے" یا یہ کہ "اصحاب پیغمبرؐ کے درمیان خلافت کے موضوع پر کوئی جنگ وجدال نہیں ہوا" یہ سب باتیں حقیقت سے بہت دور ہیں اوراس بات کا گواہ، سعد کا وہ رویّہ ہے جو انھوں نے خلفاء اور بالخصوص امام علیؑ کے زمانے میں اپنایا، اور جو شیعوں پر تہمت لگائی جاتی ہے کہ یہ لوگ اصحاب کا کردار سیاہ کرتے ہیں اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے (چونکہ سیاہ اس کو کیا جاتا ہے جو پہلے سفید ہو) اگر وہ لوگ تہمت کا ارادہ کر چکے ہیں تو ان پر لازم ہے کہ اہل سنت کے بزرگ علماء پر تہمت لگائیں اور اگر سعد کے جعلی فضائل بھی بیان کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ ساتھ ان کی رکیک حرکتوں کا بھی تذکرہ ضروری ہے مثلاً مال ودولت جمع کرنا، عشق خلافت، لالچ، دولت کی محبت وغیرہ۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

سیدغافر حسن رضوی چھولسی "ھندی"

قم المقدسہ "ایران"

۲؍صفر ۱۴۳۵ھ بمطابق ۶؍دسمبر ۲۰۱۳ء (۱۵؍آذر ۱۳۹۲ش)

☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سعد بن ابی وقاص

منابع ومآخذ

١. **قرآن کریم:** ترجمۂ ناصر مکارم شیرازی.

٢. **نہج البلاغہ:** ترجمۂ فیض الاسلام.

٣. **نہج البلاغہ:** ترجمۂ محمد دشتی.

۴. **ابصار العین فی انصار الحسین:** محمد طاہر سماوی، تحقیق:محمد جعفرطبسی،چاپ اول،انتشارات سپاہ،قم،١٣٧٧ ش.

۵. **اتحاف المھرۃ بالفوائد المبتکرۃ من اطراف العشرۃ:** ابن حجر عسقلانی،چاپ اول،جامعۃ الاسلامیۃ فی المدینۃ،عربستان.

٦. **الاحتجاج:** ابومنصور احمد بن علی بن ابیطالب طبرسی،تحقیق: شیخ ابراھیم بہادری و محمد ہادی بہ،چاپ دوم،دارالاسوۃ،قم،١۴١٦ ھجری.

٧. **الاحسان بہ ترتیب صحیح ابن حبان:** علاء الدین علی بن بلبان، چاپ اول،دارالفکر،بیروت، لبنان، ١۴٢١ ھجری.

٨. **الاخبار الطوال:** احمد بن داؤد دینوری، انتشارات شریف رضی، قم، ایران.

٩. **اخبار مکۃ:** ابوعبداللّٰہ محمد بن اسحاق فاکھی، دار خضر، چاپ دوم، بیروت، لبنان، ١۴١۴ ھجری.

١٠. **اختیار مصباح السالکین:** ابن میثم بحرانی،تحقیق:محمد ہادی، چاپ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اول،انتشارات آستان قدس رضوی،مشهد،۱۴۰۸ هجری.

۱۱. ***اختیار معرفة الرجال:*** شیخ طوسی، چاپ اول، دانشگاہ مشهد، کنگرۂ هزارۂ شیخ طوسی، مشهد،۱۳۴۸ ش.

۱۲. ***تاریخ الخمیس فی احوال انفس و نفیس:*** دیّار بکری، دار صادر بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۳. ***الارشاد فی معرفة حجج اللّٰہ علی العباد:*** شیخ مفید، تحقیق: مؤسسة آل البیت لاحیاء التراث،چاپ اول،بیروت،۱۴۱۶ هجری.

۱۴. ***ارشاد الساری فی شرح صحیح بخاری:*** شهاب الدین قسطلانی، چاپ اول،دارالفکر،بیروت،۱۴۱۰هجری.

۱۵. ***الاستیعاب فی معرفة الاصحاب:*** ابن عبد البر قرطبی، چاپ اول، دارالکتب العلمیة،بیروت،۱۴۱۵ هجری.

۱۶. ***اسد الغابة فی معرفة الصحابة:*** عزالدین ابن اثیر، مکتبة اسلامیة، تهران،(بغیرتاریخ).

۱۷. ***الاصابة فی تمییز الصحابة:*** ابن حجر عسقلانی،چاپ اول، دار صادر، بیروت، ۱۳۲۸هجری.

۱۸. ***الاصفیٰ فی تفسیر القرآن:*** فیض کاشانی، چاپ اول، دفتر تبلیغات اسلامی، قم،۱۴۱۸ هجری.

۱۹. ***اعلام الدین فی صفات المؤمنین:*** حسن بن ابی الحسن دیلمی، مؤسسة آل البیت لاحیاء التراث، چاپ دوم،قم،ایران، ۱۴۱۴ هجری.

۲۰. ***اعلام الوریٰ باعلام الهدیٰ:*** ابوعلی فضل بن حسن طبرسی، چاپ اول،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مؤسسة آل البیت،قم،ایران،۱۴۱۷ھجری.

۲۱. ***اعلام نہج البلاغہ:*** علی بن ناصر سرخسی، تحقیق:عزیزاللّٰہ عطاردی، چاپ اول،وزارت ارشاد اسلامی،تہران،۱۴۱۵ھجری.

۲۲. ***الاغانی:*** ابوالفرج اصفہانی، دار الفکر،بیروت،(بغیرتاریخ).

۲۳. ***افسانۂ عشرۂ مبشرہ:*** اکبر روستائی.

۲۴. ***الامالی:*** شیخ ابوجعفرمحمد بن الحسن طوسی،چاپ اول، مؤسسة انوار الهدیٰ،۱۴۱۴ھجری.

۲۵. ***الامالی:*** شیخ صدوق، چاپ پنجم،مؤسسة اعلمی، بیروت، ۱۴۱۰ھجری.

۲۶. ***الامام الحسین فی کربلاء:*** عزت اللّٰہ مولائی ومحمد جعفرطبسی، چاپ اول،انتشارات سپاہ،قم،ایران،۱۴۲۳ھجری.

۲۷. ***الامامة و السیاسة:*** ابن قتیبة دینوری،چاپ اول، انتشارات شریف رضی، قم، ایران،۱۳۶۳ش.

۲۸. ***انساب الاشراف:*** احمد بن یحییٰ بلاذری، چاپ اول،دارالفکر، بیروت،۱۴۱۷ھجری.

۲۹. ***انوار التنزیل:*** بیضاوی، چاپ اول،مؤسسة الاعلمی،بیروت، ۱۴۱۰ھجری.

۳۰. ***اولین یار پیامبر کیست؟:*** محمد محسن طبسی،چاپ اول، برگ فردوس، قم، ایران،۱۳۸۵ش.

۳۱. ***الایام المکیة من عمر نهضة الحسینیة:*** نجم الدین طبسی، چاپ اول، دار الولاء، بیروت، ۱۴۲۳ھجری.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۲. **بحارالانوار:** محمد باقرمجلسی،چاپ دوم،مؤسسة الوفاء، بیروت، ۱۴۰۳ هجری.

۳۳. **البدایة و النهایة:** ابن کثیر دمشقی،چاپ پنجم،دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۰۹ هجری.

۳۴. **بررسی حدیث عشرۂ مبشره:** نجم الدین طبسی، مرکز جهانی علوم اسلامی، مدرسۂ علمیة امام خمینی،قم،ایران،۱۳۷۷ ش.

۳۵. **بهج الصباغة فی شرح نهج البلاغة:** محمد تقی شوشتری، چاپ اول، امیرکبیر،تهران،۱۴۱۸ هجری.

۳۶. **پرتوی از نهج البلاغه:** محمد مهدی جعفری،چاپ اول، وزارت ارشاد، تهران، ۱۳۷۲ ش.

۳۷. **پیام امام(شرح نهج البلاغه):** ناصر مکارم شیرازی وجمعی از نویسندگان، چاپ اول، دارالکتب الاسلامیة،قم،ایران،۱۳۷۵ ش.

۳۸. **التاج الجامع للاصول فی احادیث الرسول:** منصور علی ناصف، چاپ دوم، دارالفکر،بیروت،لبنان،۱۴۱۸ هجری.

۳۹. **تاریخ ابن خلدون:** عبدالرحمن بن خلدون، ترجمۂ عبدالمحمد آیتی، چاپ دوم،پژوهشگاه علوم انسانی و مطالعات فرهنگی، تهران، ۱۳۸۵ ش.

۴۰. **تاریخ الاسلام:** شمس الدین ذهبی، چاپ اول، دار الکتب العلمیة، بیروت،۱۴۱۰ هجری.

۴۱. **تاریخ الامم والملوک:** ابن جریر طبری، چاپ اول، دار الکتب العلمیة، بیروت،۱۴۰۸ هجری.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۲. **تاریخ الخلفاء:** جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی، تحقیق:ڈاکٹر رحاب خضر عطاوی،چاپ اول،ناشرمؤسسة عزالدین،بیروت،۱۴۱۲ ھجری.

۴۳. **تاریخ المدینة المنورة:** ابن شبّہ نُمیری،چاپ اول،مدینة المنورة، ۱۴۱۰ ھجری.

۴۴. **تاریخ بغداد:** خطیب بغدادی، دار الکتب العلمیة،بیروت،(بغیر تاریخ).

۴۵. **تاریخ تمدن اسلام:** جرجی زیدان، ترجمۂ علی جواھر الکلام، چاپ ھفتم، انتشارات امیرکبیر،تھران،۱۳۷۴ ش.

۴۶. **تاریخ خلفاء:** رسول جعفریان، چاپ اول، وزارت فرھنگ و ارشاد اسلامی، تھران،۱۳۷۴ ش.

۴۷. **تاریخ خلیفة بن خیاط:** ابوعمرخلیفة بن خیاط عصفری، چاپ اول، دارالکتب العلمیة، بیروت،۱۴۱۵ ھجری.

۴۸. **تاریخ دمشق:** ابن عساکر،چاپ اول،دارالفکر،بیروت،۱۴۱۹ ھجری.

۴۹. **تاریخ یعقوبی:** احمد بن ابی یعقوب،ترجمۂ ابراھیم آیتی، چاپ سوم، بنگاہ ترجمہ و نشر کتاب،تھران،(بغیر تاریخ).

۵۰. **تتمة المنتھیٰ فی تاریخ الخلفاء:** شیخ عباس قمی، چاپ اول، دار الاسلامیة، بیروت،۱۴۲۱ ھجری.

۵۱. **تذکرة الخواص:** سبط ابن جوزی، چاپ اول، مؤسسة اھل البیت، بیروت،۱۴۰۱ ھجری.

۵۲. **ترتیب الامالی(ترتیب موضوعی امالی صدوق و طوسی):** محمد جواد محمدی، چاپ اول، مؤسسة معارف اسلامی،قم،ایران،۱۴۲۰ ھجری.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۳. **ترجمۂ احیاء علوم الدین غزالی:** مؤید الدین محمد خوارزمی، چاپ سوم، شرکت انتشارات علمی فرهنگی،تهران،۱۳۷۲ ش.

۵۴. **تسمیة من قتل مع الحسین:** فضیل بن زبیر بن عمر درهم کوفی اسدی، مجلۂ تراثنا، ش ۲،سال اول،۱۴۰۶ ھجری،تحقیق:سید محمد رضا حسینی جلالی.

۵۵. **تفسیر الحبری:** ابوعبداللّٰہ حسین بن حکم بن مسلم حبری، چاپ اول، مؤسسة آل البیت،بیروت،۱۴۰۸ ھجری.

۵۶. **تفسیر الصافی:** فیض کاشانی، چاپ دوم، مؤسسة الاعلمی، بیروت، ۱۴۰۲ ھجری.

۵۷. **تفسیر القرآن:** ابومظفرسمعانی شافعی،دار الوطن،ریاض،۱۴۱۸ ھجری.

۵۸. **تفسیر القرآن العظیم:** ابوالفداء ابن کثیر دمشقی، دارالکتب العلمیة، بیروت،لبنان.

۵۹. **تفسیر القرآن العظیم:** عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازی، چاپ دوم، المکتبة العصریة،بیروت،۱۴۱۹ ھجری.

۶۰. **تفسیر القمی:** علی ابن ابراھیم بن ھاشم قمی،چاپ دوم،انتشارات علامه، قم،ایران،۱۳۸۷ ھجری.

۶۱. **تفسیر الکبیر:** فخر رازی، چاپ چھارم، مکتبة الاعلام الاسلامی، قم، ایران،۱۴۱۳ ھجری.

۶۲. **تفسیر المنار:** محمد رشید رضا، چاپ دوم، دارالمعرفة،بیروت، (بغیر تاریخ).

۶۳. **تفسیر النسائی:** احمد بن شعیب بن علی نسائی، چاپ اول، دارالفکر، بیروت،۱۴۱۰ ھجری.

jabir.abbas@yahoo.com

سعد بن ابی وقاص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶۴. **تفسیر عبد الرزاق:** عبد الرزاق بن همام صنعانی، چاپ اول، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۹ ھجری.

۶۵. **تفسیر:** مقاتل بن سلیمان،چاپ اول،مؤسسة التاریخ العربی، دار احیاء التراث العربی، بیروت،۱۴۳۲ ھجری.

۶۶. **تقریب التهذیب:** ابن حجر عسقلانی، چاپ دوم، دارالفکر، بیروت ۱۳۹۵ ھجری.

۶۷. **تقریب المعارف:** ابوالصلاح حلبی،انتشارات محقق،قم، ایران.

۶۸. **تلخیص الشافی:** شیخ طوسی،چاپ دوم، مطبعة الآداب،نجف اشرف، ۱۳۸۳ ھجری.

۶۹. **التنبیه و الاشراف:** علی بن حسین مسعودی، دار الصاوی، قاهرة، مصر، (بغیر تاریخ).

۷۰. **تنقیح المقال:** شیخ عبداللّٰہ مامقانی، مرتضویة، نجف اشرف، (بغیر تاریخ).

۷۱. **التوشیح علی الجامع الصحیح:** جلال الدین سیوطی، چاپ اول، دارالکتب العلمیة،بیروت، ۱۴۲۰ ھجری.

۷۲. **تهذیب التهذیب:** ابن حجر عسقلانی، دارالفکر، بیروت،لبنان.

۷۳. **تهذیب الکمال فی اسماء الرجال:** ابوحجاج جمال الدین مزّی، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۴ ھجری.

۷۴. **جامع الاصول فی احادیث الرسول:** مجد الدین ابن اثیر جزری، چاپ دوم، مکتبة النجاریة، مکة مکرمة،۱۴۰۳ ھجری.

۷۵. **جامع البیان فی تفسیر القرآن:** محمد بن جریر طبری، دارالفکر، بیروت،

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۴۱۵ ھجری۔

۷۶. **جامع الرواۃ:** محمد بن علی اردبیلی، مکتبۃ المصطفوی، قم، ایران، (بغیر تاریخ)۔

۷۷. **جامع الصحیح:** ابوعیسیٰ ترمذی، چاپ اول، احیاء التراث العربی، بیروت،(بغیر تاریخ)۔

۷۸. **جامع المسانید و السنن:** ابن کثیر دمشقی، چاپ اول، دار الکتب العلمیۃ، بیروت،۱۴۱۵ ھجری۔

۷۹. **الجامع فی العلل و معرفۃ الرجال:** احمد بن حنبل، چاپ اول، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت، ۱۴۱۰۔

۸۰. **الجامع لاحکام القرآن:** ابوعبداللّٰہ قرطبی،چاپ سوم، دارالکتب العربی، مصر، ۱۳۸۷ ھجری۔

۸۱. **الجرح والتعدیل:** عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازی، چاپ اول، دار الفکر، بیروت، ۱۳۷۲ ھجری۔

۸۲. **جلاء العیون:** محمد باقر مجلسی، چاپ دوم، انتشارات سرور، قم، ایران،۱۳۷۴ ش۔

۸۳. **الجمل و النصرۃ لسید العترۃ:** شیخ مفید، چاپ دوم، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ایران،۱۴۱۶ ھجری۔

۸۴. **حدائق الحقائق فی شرح نہج البلاغۃ:** قطب الدین بیھقی، تحقیق: شیخ عزیزاللّٰہ عطاردی، چاپ اول، انتشارات عطارد، مشھد، ایران، ۱۳۷۵ ش۔

۸۵. **حدیقۃ الشیعۃ:** مقدس اردبیلی، تصحیح: صادق حسن زادہ، چاپ دوم، انصاریان،قم،ایران،۱۳۷۸ ش۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۶. **حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء:** ابونعیم اصفہانی، دارالفکر، بیروت، ۱۴۱۶ ھجری.

۸۷. **حیات فکری و سیاسی امامان شیعہ:** رسول جعفریان، چاپ پنجم، انتشارات انصاریان، قم، ایران، ۱۳۸۱ ش.

۸۸. **حیاۃ الحیوان الکبریٰ:** دمیری، چاپ اول، انتشارات ناصر خسرو، تہران، ایران، (بغیر تاریخ).

۸۹. **خصائص الامام علی:** ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، چاپ اول، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ ھجری.

۹۰. **دائرۃ المعارف الشیعیۃ العامۃ:** محمد حسین اعلمی حائری، چاپ دوم، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت، ۱۴۱۳ ھجری.

۹۱. **الدر المنثور:** جلال الدین سیوطی، ناشر محمد امین،بیروت، لبنان، (بغیرتاریخ).

۹۲. **دلائل الصدق:** محمد حسن مظفر، دارالقلم،قاہرہ،مصر.

۹۳. **دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ:** احمد بن حسین بیہقی، تحقیق: ڈاکٹر عبد المعطی قلعجی، چاپ اول، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۵ ھجری.

۹۴. **الذریعۃ الی تصانیف الشیعۃ:** شیخ آغا بزرگ طہرانی، چاپ اول، نشر المکتبۃ الاسلامیۃ، تہران،ایران،۱۳۸۷ ھجری.

۹۵. **رجال الطوسی:** شیخ طوسی، چاپ اول، منشورات رضی،قم، ۱۳۸۱ ھجری.

۹۶. **رجال مقارن:** شیخ نجم الدین طبسی، مؤسسۃ مذاہب اسلامی، قم، ایران.

۹۷. **روافد الایمان الی عقاید الاسلام:** نجم الدین طبسی، دارالولاء، بیروت.

۹۸. **روح المعانی:** آلوسی بغدادی، چاپ چہارم، دار احیاء التراث العربی، بیروت،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۴۰۵ ھجری.

۹۹. ***زاد المسیر فی علم التفسیر:*** ابوالفرج عبد الرحمٰن ابن جوزی، چاپ اول، دار الکتب العرب،بیروت،لبنان،۱۴۲۲ ھجری.

۱۰۰. ***سعد بن ابی وقاص:*** صلاح عبد الفتاح خالدی، چاپ اول، دارالقلم، دمشق،سوریہ.

۱۰۱. ***سفینة البحار:*** شیخ عباس قمی، چاپ اول، دار الاسوة، قم،۱۴۱۴ ھجری.

۱۰۲. ***السقیفة و فدک:*** احمد بن عبدالعزیز جوھری بصری بغدادی، تحقیق: محمد ھادی امینی، مکتبۂ نینوا، تھران،ایران، (بغیرتاریخ).

۱۰۳. ***سنن ابن ماجه:*** محمد بن یزید قزوینی، دار الفکر، بیروت.

۱۰۴. ***سنن ابی داؤد:*** ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ازدی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان،(بغیر تاریخ).

۱۰۵. ***سنن الدار قطنی:*** علی بن عمر دار قطنی، چاپ چھارم، عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۶ ھجری.

۱۰۶. ***سنن الدارمی:*** عبداللّٰہ بن عبد الرحمٰن دارمی سمر قندی، دار الکتب العربی، چاپ اول، بیروت، لبنان، ۱۴۰۷ ھجری.

۱۰۷. ***سنن الکبریٰ:*** احمد بن حسین بیھقی،دارالفکر، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۰۸. ***سنن النسائی:*** احمد بن شعیب نسائی،احمد بن شعیب نسائی، بشرح سیوطی، دار احیاء التراث العربی،بیروت،(بغیر تاریخ) .

۱۰۹. ***سنن النسائی:*** احمد بن شعیب نسائی، چاپ اول،دارالکتب العلمیة، بیروت،۱۴۱۶ ھجری.

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۱۰. سیر اعلام النبلاء: شمس الدین ذہبی، چاپ یازدھم، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۴۱۷ھجری.

۱۱۱. السیرة النبویة: ابن ہشام،چاپ اول، دار احیاء التراث العربی، بیروت.

۱۱۲. الشجرة المبارکة فی انساب الطالبیة: فخر رازی، چاپ اول، انتشارات آیة اللّٰہ مرعشی النجفی، قم، ایران، (بغیر تاریخ).

۱۱۳. شذرات الذھب فی اخبار من ذھب: ابن عماد حنبلی، دار ابن کثیر، چاپ اول، دمشق، ۱۴۰۶ھجری.

۱۱۴. شرح المقاصد: سعد الدین تفتازانی، چاپ اول، انتشارات شریف رضی، قم، ایران، ۱۴۰۹.

۱۱۵. شرح دیوان منسوب به امام علی: کمال الدین میبدی یزدی، چاپ دوم، انتشارات میراث مکتوب، تهران، ایران، ۱۳۷۹ش.

۱۱۶. شرح سنن ابن ماجه: ابوالحسن حنفی سِندی،چاپ اول، دار الجیل، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۱۷. شرح نہج البلاغه: عباس علی موسوی، چاپ اول، دار الرسول الاکرم، بیروت، ۱۴۱۸ھجری.

۱۱۸. شرح نہج البلاغه: علی محمد علی دخیل، چاپ اول، دار المرتضیٰ، بیروت، ۱۴۰۶ھجری.

۱۱۹. شرح نہج البلاغه: محمد تقی جعفری، چاپ چهارم، نشر و فرهنگ اسلامی، تهران، ایران، ۱۳۷۰ش.

۱۲۰. شرح نہج البلاغه: ابن ابی الحدید معتزلی، چاپ دوم، دار احیاء الکتب العربیة، بیروت، ۱۳۸۵ھجری.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲۱. **شرح نہج البلاغہ:** ابن میثم بحرانی، چاپ دوم، دارالعالم الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۲ھجری۔

۱۲۲. **شرح نہج البلاغہ المقتطف من بحار الانوار:** محمد باقر مجلسی، چاپ اول، انتشارات وزارت ارشاد اسلامی،تہران، ایران، ۱۴۰۸ھجری۔

۱۲۳. **شرح نہج البلاغہ:** محقق، تحقیق: شیخ عزیز اللّٰہ عطاردی، چاپ اول، انتشارات عطارد، مشہد، ایران، ۱۳۷۵ش۔

۱۲۴. **شرح نہج البلاغہ:** محمد عبدہ، چاپ اول، انتشارات وزارت ارشاد اسلامی، تہران، ۱۴۱۰ھجری۔

۱۲۵. **شواھد التنزیل:** حاکم حسکانی، چاپ اول، انتشارات وزارت ارشاد اسلامی، تہران، ۱۴۱۰ھجری۔

۱۲۶. **صحیح بخاری:** محمد بن اسماعیل بخاری، چاپ اول، دار المعرفۃ، بیروت، (بغیر تاریخ)۔

۱۲۷. **الصحیح فی سیرۃ النبی الاعظم:** سید جعفر مرتضیٰ عاملی، چاپ چہارم، دار السیرۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۱۵ھجری۔

۱۲۸. **صحیح مسلم:** ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، چاپ اول، دار الاحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۷۷ھجری۔

۱۲۹. **صفوۃ الصفوۃ:** ابو الفرج ابن جوزی، چاپ اول، دار الجیل، بیروت، ۱۴۱۲ھجری۔

۱۳۰. **الصواعق المحرقۃ:** احمد بن حجر ہیثمی، چاپ اول، مکتبۃ القاہرۃ، مصر، ۱۴۱۵ھجری۔

۱۳۱. **الضعفاء الکبیر:** موسیٰ بن حماد عقیلی، چاپ اول، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۴ھجری۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳۲. **الطبقات الکبریٰ:** محمد بن سعد بصری، چاپ اول، دار صادر، بیروت، ۱۴۱۸ هجری.

۱۳۳. **عبد اللّٰہ بن سبأ:** سید مرتضیٰ عسکری، مترجم: سید احمد فہری، مجمع علمی اسلامی، تہران، ایران، ۱۳۶۰ ش.

۱۳۴. **العِبَر فی تفسیر من غَبَر:** شمس الدین ذہبی، دارالکتب العلمیة، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۳۵. **عدالت صحابہ در میزان کتاب و سنت:** غلام رضا کاردان، چاپ اول، نشر الہادی، قم، ایران، ۱۳۷۷ ش.

۱۳۶. **العقد الفرید:** ابن عبدربہ اندلسی، چاپ سوم، دارالکتاب العربی، بیروت، ۱۳۸۴ ہجری.

۱۳۷. **علل الشرائع:** شیخ صدوق، چاپ اول، مکتبة الداوری، قم، ایران، ۱۳۸۵ ش.

۱۳۸. **عَمالقة الاسلام:** عبد القادر شیخ ابراھیم، چاپ اول، دار القلم العربی، حلب، ۱۴۲۰ ہجری.

۱۳۹. **عمدة القاری فی شرح صحیح البخاری:** بدر الدین عینی، چاپ اول، دار احیاء التراث العربی، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۴۰. **عوائد الایام:** مولیٰ احمد نراقی، چاپ اول، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ایران، ۱۴۱۷ ہجری.

۱۴۱. **العین فی اللغة:** خلیل بن احمد فراہیدی، چاپ اول، دار الاسوة، قم، ایران، ۱۴۱۴ ہجری.

۱۴۲. **عیون الاخبار:** ابن قتیبہ دینوری، چاپ اول، انتشارات شریف رضی، قم،

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایران، ۱۴۱۵ھجری.

۱۴۳. **الغارات:** ابو اسحاق ابراھیم بن محمد ثقفی، حاشیہ: میر جلال الدین حسینی ارموی، چاپ اول، سلسلۂ انتشارات انجمن آثار ملی، تھران، ایران، ۱۳۹۵ش.

۱۴۴. **الغدیر فی الکتاب و السنة و الادب:** علامہ عبد الحسین امینی، چاپ اول، مرکز الغدیر للدراسات الاسلامیة، قم، ایران، ۱۴۱۶ھجری.

۱۴۵. **فتح الباری بشرح صحیح البخاری:** ابن حجر عسقلانی، چاپ اول، ناشر دار الریان للتراث، قاھرة، ۱۴۰۷ھجری.

۱۴۶. **فتح القدیر:** محمد بن علی بن محمد شوکانی، چاپ دوم، المکتبة العصریة، بیروت، لبنان، ۱۴۱۹ھجری.

۱۴۷. **الفتوح:** ابو محمد احمد بن اعثم کوفی، چاپ اول، دار الاضواء، بیروت، ۱۴۱۱ھجری.

۱۴۸. **فرائد السمطین:** ابراھیم بن محمد جوینی، چاپ اول، مؤسسة المحمودی، بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ھجری.

۱۴۹. **فروغ ابدیت:** جعفر سبحانی، دار التبلیغ الاسلامی، قم، ایران.

۱۵۰. **فروغ ولایت:** جعفر سبحانی، چاپ دوم، انتشارات صحیفہ، قم، ایران، ۱۳۷۱ش.

۱۵۱. **فضائل الخمسة من الصحاح الستة:** سید مرتضیٰ فیروزآبادی، چاپ دوم دارالکتب الاسلامی، تھران، ایران، ۱۳۹۲ھجری.

۱۵۲. **الفھرست:** محمد بن اسحاق بن ندیم، دار الفکر، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۵۳. **فی ضلال نھج البلاغة:** محمد جواد مغنیة، چاپ سوم، دارالعلم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

للملایین، بیروت، ۱۹۷۹ عیسوی۔

۱۵۴۔ **قاموس الرجال:** محمد تقی شوشتری، چاپ دوم، جامعۂ مدرسین، قم، ایران، ۱۴۱۰ ھجری۔

۱۵۵۔ **کامل الزیارات:** جعفر بن محمد بن قولویہ قمی، تحقیق: جواد قیومی، چاپ اول، مؤسسۃ نشر الفقاھۃ، قم، ایران، ۱۴۱۷ ھجری۔

۱۵۶۔ **الکامل فی التاریخ:** عز الدین ابن اثیر، چاپ اول، دارالاحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۰۸ ھجری۔

۱۵۷۔ **الکامل فی ضعفاء الرجال:** عبد اللّٰہ بن عدی جرجانی، چاپ سوم، دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۹ ھجری۔

۱۵۸۔ **کتاب البدء و التاریخ:** احمد بن سھل بلخی، چاپ اول، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۷ ھجری۔

۱۵۹۔ **کتاب الثقات:** محمد بن حبان بُستی، چاپ اول، دارالفکر، بیروت، (بغیر تاریخ)۔

۱۶۰۔ **کتاب المجروحین:** ابن حبان بُستی، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۱۲ ھجری۔

۱۶۱۔ **کتاب المحن:** محمد بن احمد بن تمیم تمیمی، چاپ دوم، دار العرب الاسلامی، بیروت، ۱۴۰۸ ھجری۔

۱۶۲۔ **کتاب المغازی:** محمد بن عمر واقدی، چاپ سوم، نشر عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۴ ھجری۔

۱۶۳۔ **کتاب سلیم بن قیس ھلالی:** تحقیق: محمد باقر انصاری، چاپ دوم، نشر الھادی، قم، ایران، ۱۴۱۶ ھجری۔

۱۶۴۔ **الکشاف:** ابوالقاسم محمود بن محمد زمخشری، چاپ اول، دار الکتب العلمیۃ،

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیروت، ۱۴۱۵ھجری.

۱۶۵. ***کشف المشکل من حدیث الصحیحین:*** عبد الرحمٰن بن جوزی، چاپ اول، دار الوطن، ریاض، ۱۴۱۸ھجری.

۱۶۶. ***الکشف و البیان فی تفسیر القرآن:*** ابواسحاق احمد ثعلبی، چاپ اول، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۲ھجری.

۱۶۷. ***کنز الدرر و جامع الغرر:*** ابوبکربن عبداللّٰہ دواداری، چاپ اول، قاھرۃ، ۱۴۰۲ھجری.

۱۶۸. ***کنزالعمال:*** حسام الدین متقی ھندی، چاپ پنجم، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۴۰۵ھجری.

۱۶۹. ***الکنیٰ و الالقاب:*** شیخ عباس قمی، مکتبة الصدر، تھران، ایران، ۱۳۶۸ش.

۱۷۰. ***لسان العرب:*** ابن منظور افریقی مصری، چاپ سوم، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۴ھجری.

۱۷۱. ***لسان المیزان:*** ابن حجر عسقلانی، چاپ اول، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۶ھجری.

۱۷۲. ***المبسوط:*** شمس الدین سرخسی، دار المعرفة، بیروت، ۱۴۰۶ھجری.

۱۷۳. ***مجمع الآداب فی معجم الالقاب:*** ابن فوطی شیبانی، چاپ اول، وزارت ارشاد اسلامی، تھران، ایران، ۱۴۱۶ھجری.

۱۷۴. ***مجمع الامثال:*** ابو الفضل نیشاپوری میدانی، چاپ دوم، دار الجیل، بیروت، ۱۴۰۷ھجری.

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۷۵. ***مجمع البیان فی تفسیر القرآن:*** شیخ ابو علی طبرسی، چاپ دوم، مؤسسة الاعلمی، بیروت، ۱۴۲۵ هجری.

۱۷۶. ***مجمع الرجال:*** شیخ علی قهپائی، قم، ایران، (بغیر جگہ، بغیر تاریخ).

۱۷۷. ***مجمع الزوائد و منبع الفوائد:*** علی بن ابوبکر ہیثمی، چاپ اول، دار الفکر، بیروت، ۱۴۲۵ هجری.

۱۷۸. ***المجموع فی شرح المهذب:*** محی الدین بن شرف نوری، جدّة، (بغیر تاریخ).

۱۷۹. ***المحلی:*** ابن حزم اندلسی، چاپ اول، دار الآفاق الجدیدة، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۸۰. ***مرآة الجنان و عبرة الیقظان:*** عبد اللّٰه بن اسعد یافعی، چاپ اول، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۷ هجری.

۱۸۱. ***مروج الذهب:*** علی بن حسین مسعودی، چاپ اول، دارالکتب العلمیة، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۸۲. ***مرویات الامام احمد بن حنبل فی التفسیر:*** حکمت بشیر یاسین، چاپ اول، مکتبة المؤید، ریاض، ۱۴۱۴ هجری.

۱۸۳. ***مستدرکات علم رجال الحدیث:*** محمد علی محمدی شاهرودی، چاپ اول، انتشارات شفق، تهران، ایران، ۱۴۱۲ هجری.

۱۸۴. ***مستدرک الوسائل:*** محمد بن حسین نوری، چاپ اول، مؤسسة آل البیت، قم، ایران، ۱۴۰۸ هجری.

۱۸۵. ***المستدرک علی الصحیحین:*** حاکم نیشاپوری، حاشیه: ذهبی، چاپ دوم، دار المعرفة، بیروت، (بغیرتاریخ).

۱۸۶. ***مسند ابی یعلی:*** احمد بن علی بن مثنیٰ ابو یعلی موصلی، چاپ اول، مؤسسة علوم القرآن، بیروت، لبنان، ۱۴۰۸ هجری.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۸۷. **مسند احمد بن حنبل:** چاپ اول، دار صادر، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۸۸. **مسند طیالسی:** ابو داؤد طیالسی، دار المعرفة، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۸۹. **مصادر نهج البلاغة و اسانیده:** عبد الزهراء حسینی الخطیب، چاپ سوم، دار الاضواء، بیروت، ۱۴۰۵ هجری.

۱۹۰. **مصباح الفقاهة:** تقریرات بحث آیة اللّٰه خوئی، محمد علی توحیدی تبریزی، چاپ چهارم، مؤسسة انصاریان، قم، ایران، ۱۴۱۷ هجری.

۱۹۱. **المصنف:** ابن ابی شیبة، چاپ اول، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۹ هجری.

۱۹۲. **المصنف:** عبد الرزاق صنعانی، مکتبة الاسلامی، بیروت، (بغیر تاریخ).

۱۹۳. **المطالب العالیة:** ابن حجر عسقلانی، چاپ اول، دار الفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۱۴ هجری.

۱۹۴. **معادن الحکمة فی مکاتیب الائمة:** فیض کاشانی، چاپ اول، مکتبة وزیری، یزد، (بغیر تاریخ).

۱۹۵. **المعارف:** ابن قتیبه دینوری، چاپ اول، انتشارات شریف رضی، قم، ایران، ۱۴۱۵ هجری.

۱۹۶. **معالم التنزیل فی التفسیر و التاویل:** ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، چاپ چهارم، دار الطیبة، ریاض، ۱۴۱۷ هجری.

۱۹۷. **معانی الاخبار:** شیخ صدوق، تصحیح: علی اکبر غفاری، چاپ چهارم، مؤسسة نشر اسلامی، قم، ایران، ۱۴۱۸ هجری.

۱۹۸. **معجم البلدان:** ابو عبداللّٰه یاقوت حموی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۹ هجری.

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹۹. ***المعجم الصغیر:*** سلیمان بن احمد طبرانی، چاپ دوم، دارالفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۰۱ ہجری.

۲۰۰. ***المعجم الکبیر:*** سلیمان بن احمد طبرانی، چاپ دوم، داراحیاء التراث العربی، بیروت، (بغیر تاریخ).

۲۰۱. ***المعجم المفهرس لالفاظ احادیث النبوی:*** گروہ مستشرقین، (بغیر جگہ ۱۹۶۵ عیسوی.

۲۰۲. ***المعجم المفهرس لالفاظ احادیث بحارالانوار:*** چاپ اول، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، ایران، ۱۴۱۷ ہجری.

۲۰۳. ***المعجم المفهرس لالفاظ نهج البلاغة:*** محمد دشتی و کاظم محمدی، سترھویں اشاعت،جامعۂ مدرسین، قم، ایران، ۱۳۷۸ ش.

۲۰۴. ***معجم رجال الحدیث:*** سید ابوالقاسم خوئی، چاپ سوم، مدینة العلم، قم، ایران، ۱۴۰۳ ہجری.

۲۰۵. ***معجم ما استعجم:*** عبد اللّٰہ بن عبد العزیز بکری اندلسی، چاپ اول، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۸ ہجری.

۲۰۶. ***المعیار و الموازنة:*** ابوجعفر محمد بن عبد اللّٰہ اسکافی، ترجمہ: ڈاکٹر محمود مہدوی، چاپ اول، نشرنی، تہران، ایران، ۱۳۷۴ ش.

۲۰۷. ***المغنی فی الضعفاء:*** شمس الدین ذھبی، چاپ اول، دار المعارف، حلب، سیریة (شام)، ۱۳۹۱ ہجری.

۲۰۸. ***مفتاح السعادة فی شرح نهج البلاغة:*** محمد تقی نقوی، چاپ اول، مکتبۂ مصطفوی، تہران، ایران، (بغیر تاریخ).

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۰۹. **مفتاح کنوز السنة:** فِنِسُک، دار الباز، مکة مکرمة، ۱۴۰۳ھجری.

۲۱۰. **المفصّل فی تاریخ العرب قبل الاسلام:** ڈاکٹر جواد علی، دار الفکر، بیروت، لبنان، (بغیر تاریخ).

۲۱۱. **مقاتل الطالبیین:** ابو الفرج اصفھانی، چاپ دوم، انتشارات شریف رضی، قم، ایران، ۱۴۰۵ھجری.

۲۱۲. **مقتل الحسین:** سید عبد الرزاق موسوی المقرم، چاپ پنجم، دار الکتاب الاسلامی، بیروت، ۱۳۹۹ھجری.

۲۱۳. **مکاتیب الرسول:** شیخ علی احمدی میانجی، چاپ اول، دار الحدیث، قم، ایران، ۱۹۹۸ عیسوی.

۲۱۴. **الملل و النحل:** ابو الفتح محمد بن عبد الکریم شھرستانی، چاپ سوم، انتشارات رضی، قم، ایران، ۱۳۶۴ش.

۲۱۵. **مناقب آل ابی طالب:** ابن شھر آشوب، چاپ دوم، دار الاضواء، بیروت ۱۴۱۲ھجری.

۲۱۶. **مناقب علی ابن ابی طالب:** ابن مغازلی شافعی، چاپ اول، مکتبة الاسلامیة، تھران، ایران، ۱۳۹۴ھجری.

۲۱۷. **المنتظم:** ابو الفرج ابن جوزی، چاپ اول، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان، ۱۴۱۵ھجری.

۲۱۸. **منتھی المقال فی معرفة الرجال:** ابو علی حائری، مؤسسة آل البیت لاحیاء التراث، قم، ایران.

۲۱۹. **منھاج البراعة فی شرح نھج البلاغة:** قطب الدین راوندی، چاپ اول،

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کتابخانہ مرعشی نجفی، قم، ایران، ۱۴۰۶ ھجری۔

۲۲۰۔ ***منہاج البراعة فی شرح نہج البلاغة:*** مرزا حبیب اللّٰہ خوئی، چاپ چہارم، دار الھجرۃ، قم، ایران، (بغیر تاریخ)۔

۲۲۱۔ ***منہاج الولایة فی شرح نہج البلاغة:*** ملا عبد الباقی صوفی تبریزی، تحقیق: حبیب اللّٰہ عظیمی، چاپ اول، دفتر میراث مکتوب، تہران، ایران، ۱۳۷۸ ش۔

۲۲۲۔ ***موسوعة اطراف الحدیث:*** ابوھاجرمحمد سعید بن بسیونی عرف زغلول، چاپ اول، دارالفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۱۴ ھجری۔

۲۲۳۔ ***موسوعة التاریخ الاسلامی:*** شیخ محمد ھادی یاوسفی غروی، چاپ اول، مجمع الفکر الاسلامی، قم، ایران، ۱۴۱۷ ھجری۔

۲۲۴۔ ***الموطأ:*** مالک بن انس، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۳۷۰ ھجری۔

۲۲۵۔ ***النجوم الزاھرة فی ملوک مصر و القاھرة:*** جمال الدین بردی اتابکی، چاپ اول، دارالکتب العلمیة، بیروت، ۱۴۱۳ ھجری۔

۲۲۶۔ ***نسخۂ خطی نہج البلاغہ:*** حسین بن مؤدب، چاپ اول، کتابخانہ مرعشی نجفی، قم، ایران، ۱۴۰۶ ھجری۔

۲۲۷۔ ***النفخ الطیب من غُصن الانْدلس الرطیب:*** احمد بن مقریٔ تِلمسانی، دار صادر، بیروت، ۱۴۰۸ ھجری۔

۲۲۸۔ ***نقد الرجال:*** سید مصطفیٰ بن حسین تفرشی، چاپ اول، مؤسسة آل البیت، لاحیاء التراث العربی، قم، ایران، ۱۴۱۸ ھجری۔

۲۲۹۔ ***النُکت و العیون:*** علی بن محمد ماوردی، دار الکتب العلمیة، بیروت، (بغیر تاریخ)۔

سعد بن ابی وقاص

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۳۰. **نوادر الاخبار:** فیض کاشانی، چاپ سوم، پژوهشگاه علوم اسلامی و مطالعات فرهنگی، تهران، ایران، ۱۳۷۵ ش.

۲۳۱. **النهایة فی غریب الحدیث:** مجد الدین ابن اثیر جزری، چاپ اول، مؤسسة اسماعیلیان، قم، ایران، ۱۳۶۴ ش.

۲۳۲. **نهج السعادة فی مستدرک نهج البلاغة:** محمد باقر محمودی، چاپ اول، وزارت ارشاد اسلامی، تهران، ایران، ۱۴۱۸ هجری.

۲۳۳. **الوافی بالوفیات:** صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی، چاپ دوم، ناشر: جرمنی مستشرقین، ۱۳۸۱ هجری.

۲۳۴. **وفیات الاعیان:** شمس الدین ابن خلکان، دار صادر، بیروت، لبنان، ۱۳۹۸ هجری.

۲۳۵. **وقعة صفین:** نصر بن مزاحم منقری، چاپ دوم، کتابخانه مرعشی، قم، ایران، ۱۳۸۲ هجری.

۲۳۶. **یکصد و پنجاه صحابی ساختگی:** سید مرتضیٰ عسکری، انتشارات بدر، تهران، ایران.

۲۳۷. **ینابیع المودة:** سلیمان بن ابراهیم قندوزی، چاپ اول، دار الاسوة، قم، ایران، ۱۴۱۶ هجری.

☆☆☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas